

خدا چاہتا ہے

رضائے محمد ﷺ

(حصہ سوم)

تألیف

پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نسیمی دامت برکاتہم

رجس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاندھلی بازار، میٹھھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

مؤلف

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نسیمی دامت برکاتہم

نظر ثانی

حضرت علامہ مولانا مولانا محمد عرفان ضیائی مدظلہ

حضرت مولانا محمد عابد قادری

سن اشاعت

ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ / اپریل ۲۰۱۰ء

تعداد اشاعت

۳۰۰۰

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاندھلی بازار، میٹھھادر، کراچی، فون: 32439799

website: www.ishaaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

میں نے امام مصلح امت اہلسنت امام احمد رضا کے مشہور شعر کا ایک مصرعہ ”خدا چاہتا ہے“ دیکھا ہے۔ ”خدا چاہتا ہے“ کا معنی ہے ”خدا چاہتا ہے“ اور اسے ہی بنیاد بنا کر ایک مجموعہ تیار کیا جس کی کج و نیک و تخریج کا کام ہمارے ہمارے کے دارالافتاء کے سربراہ اور ہمارے دوسرے ”جامعہ النور“ کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نسیمی نے بڑی محنت سے انجام دیا ہے۔

اس ماہ اس کا تیسرا حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔ پھر آخری حصہ شائع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اگلے ماہ شائع ہوگا۔ جمعیت اشاعت اہلسنت اسے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے 193 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی اور بھی اور اراکین ادارہ کی اس سنی کو قبول فرمائے۔ اور اسے عام و خاص کے لئے فایدا دے۔ آمین

محمد عرفان المانی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	آیت نمبر 32	9
۲۔	ثانی ناول	9
۳۔	رہنما انسانیت کی محاسنی	9
۴۔	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب	9
۵۔	رہنما انسانیت کا بیٹا اور محبت رسول اللہ ﷺ	10
۶۔	اللہ تعالیٰ کی محبت	11
۷۔	رسول اللہ ﷺ کی محبت	11
۸۔	مومنوں کی محبت	12
۹۔	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سورج	12
۱۰۔	حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور درویشوں کے دروازے	12
۱۱۔	مناقیقین کی ذلت	13
۱۲۔	حضور ﷺ کو عیب لگانے والے کا انجام	14
۱۳۔	عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انجام	14
۱۴۔	بہنوں سے لگدھرو	15
۱۵۔	بہنوں کا حقوق عبادت نہ کرو	15
۱۶۔	بہنوں کے چاروں طرف کے چاروں طرف سے نہ جاؤ	15
۱۷۔	بہنوں کے حقوق سلام نہ کرو	16
۱۸۔	بہنوں کے ساتھ نہ بیٹھو، نہ انہیں اپنے پاس نہ جاؤ	16
۱۹۔	بہنوں کے ساتھ نہ بیٹھو	16
۲۰۔	بہنوں کو کون کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ	16
۲۱۔	ان سے شادی نہ کرو	16
۲۲۔	بہنوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو	17
۲۳۔	بہنوں کا بیان نہ سناؤ	17
۲۴۔	حضور ﷺ سے بیزار ہیں	17
۲۵۔	بہنوں کے کڑوے و دھڑکنے کا حکم	17
۲۶۔	اللہ تعالیٰ بہنوں کو دشمن رکھتا ہے	17
۲۷۔	کیا بہنوں کی محبت کا اثر ہوتا ہے؟	17
۲۸۔	بہنوں کی محبت نہ رکھنا	19
۲۹۔	بہنوں کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیکار کرتا ہے	19
۳۰۔	بہنوں کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیکار کرتا ہے	19
۳۱۔	بہنوں کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیکار کرتا ہے	19
۳۲۔	بہنوں کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیکار کرتا ہے	20
۳۳۔	بہنوں کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیکار کرتا ہے	21
۳۴۔	بہنوں کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیکار کرتا ہے	21
۳۵۔	اسلاف کا بہنوں کے ساتھ معاملہ	22
۳۶۔	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہنوں کے ساتھ معاملہ	22
۳۷۔	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بہنوں کے ساتھ معاملہ	22
۳۸۔	بہنوں کے سلام کا جواب	23
۳۹۔	حضرت معین بن جحیر کا بہنوں کے ساتھ معاملہ	23

- ۳۰۔ حضرت ابن طاووس کا بدھ ہب کے ساتھ معاملہ
- ۳۱۔ حضرت مسدین جبر کی بدھ ہب سے نفرت
- ۳۲۔ حضرت ابوب خثیمانی کا بدھ ہب کے ساتھ معاملہ
- ۳۳۔ حضرت ابن المبارک کی بدھ ہب سے نفرت
- ۳۴۔ حضرت محمد بن سیرین کا بدھ ہب کے ساتھ معاملہ
- ۳۵۔ ابوالجو زکی بدھ ہب سے نفرت
- ۳۶۔ یحییٰ ابن کثیر کا بدھ ہب کے بارے میں قول
- ۳۷۔ حضرت فضیل کے بدھ ہب کے بارے میں اقوال
- ۳۸۔ بدھ ہب کی نماز، روزہ، صدقہ، حج وغیرہ کوئی عمل قبول نہیں
- ۳۹۔ گمراہی کی ایک جہیز بنان مصطفیٰ ﷺ
- ۵۰۔ بدھ عقیدہ لوگوں سے بحث مباحثہ نہ کیا جائے
- ۵۱۔ یحییٰ علم کے دینی بحث مباحثہ کرنے والوں کا حال
- ۵۲۔ امام مالک کا ایک بدھ ہب سے مکالمہ
- ۵۳۔ امام حسن البصری کا ایک بدھ ہب سے مکالمہ
- ۵۴۔ بدھ ہب کی کوئی قیمت نہیں
- ۵۵۔ بدھ ہب کی کوئی عزت و حرمت نہیں
- ۵۶۔ آیت نمبر 33
- ۵۷۔ شان نزول
- ۵۸۔ ”نون“ اور ”قلم“ سے مراد
- ۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کی شان میں قسم ادا نہ فرمانا
- ۶۰۔ گنہگار ولید بن مغیرہ کے عیوب کا تذکرہ قرآن میں
- ۶۱۔ حضور ﷺ کا ثواب بھی بندہ نہ دے گا

- ۶۲۔ نیکی کرنے والے کی نیکی کا ثواب اُسے اور اس کے ترشد کو رائج
- ۶۳۔ اُمت کے نیک اعمال کا ثواب ہی کریم ﷺ کو پہنچتا ہے
- ۶۴۔ نقلی مصطفیٰ ﷺ اور قرآن کریم
- ۶۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں
- ۶۶۔ قیامت میں خسی اُخلاق کا مقام
- ۶۷۔ بے پرواہ کوئی، زبان درازی، تکبر یا پند یہ ہیں
- ۶۸۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت
- ۶۹۔ جانور کا امتزاج عقلمت
- ۷۰۔ حضور ﷺ سب سے بڑے کریمین تھے
- ۷۱۔ محمد ﷺ کے دو سر دارانِ قریش
- ۷۲۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۳۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۴۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۵۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۶۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۷۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۸۔ ۲۴ نمبر 34
- ۷۹۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۰۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۱۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۲۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۳۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۴۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۵۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۶۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۷۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۸۔ ۲۴ نمبر 34
- ۸۹۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۰۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۱۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۲۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۳۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۴۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۵۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۶۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۷۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۸۔ ۲۴ نمبر 34
- ۹۹۔ ۲۴ نمبر 34
- ۱۰۰۔ ۲۴ نمبر 34

- ۸۲۔ اسماہ لمصطفیٰ ﷺ 57
- ۸۵۔ آیت نمبر 36 59
- ۸۶۔ شانِ نوح 59
- ۸۷۔ ”والضی“ سے مراد 60
- ۸۸۔ حضور ﷺ کی عظمت کا ایک واقعہ 61
- ۸۹۔ آیت نمبر 37 62
- ۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا کریمانہ وعدہ 63
- ۹۱۔ ذکرِ شفاء عجیب مصطفیٰ ﷺ 64
- ۹۲۔ حضور ﷺ کی رضا 65
- ۹۳۔ آیت نمبر 38 67
- ۹۴۔ تخریج 68
- ۹۵۔ حضور ﷺ کا علم 68
- ۹۶۔ حبیب اللہ اور حکیم اللہ میں فرق 69
- ۹۷۔ جہاں ذکرِ خدا وہاں ذکرِ مصطفیٰ ﷺ 71
- ۹۸۔ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ دو گز سحاب، ذکرِ خدا ہے 72
- ۹۹۔ ایمان کا مکمل ہونا اس پر موقوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ 72
- حضور ﷺ کا ذکر ہو 72
- ۱۰۰۔ ﴿وَزُفِّنَا لُكْ ذِكْرُكَ﴾ کی تفسیر حضورِ موعظِ اعظم کی زبانی 73
- ۱۰۱۔ ﴿وَزُفِّنَا لُكْ ذِكْرُكَ﴾ کی تفسیر امام رازی کی زبانی 74
- ۱۰۲۔ ﴿وَزُفِّنَا لُكْ ذِكْرُكَ﴾ کی تفسیر علامہ آلوسی کی زبانی 76
- ۱۰۳۔ ﴿وَزُفِّنَا لُكْ ذِكْرُكَ﴾ کی تفسیر مجددِ مہم ہاشمی صوفی کی زبانی 76
- ۱۰۴۔ اذان اور رقعہ، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ 76

- ۱۰۵۔ حضرت کعبہ بناری کی روایت 77
- ۱۰۶۔ شہرِ دو عالم ﷺ کی فضیلت، بزبانِ حافظ ابی نعیم 78
- ۱۰۷۔ قرآن کریم میں نو مقامات 79
- ۱۰۸۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ کو اپنا معاملہ فرمایا 81
- ۱۰۹۔ سبکی بن آدم کے نزدیک رقعہ، ذکر سے مراد 81
- ۱۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کی حوت و عظمت پر حجت 81
- ۱۱۱۔ ﴿وَزُفِّنَا لُكْ ذِكْرُكَ﴾ کا مطلب امام جعفر صادق کی زبانی 82
- ۱۱۲۔ آیت نمبر 39 84
- ۱۱۳۔ شانِ نوح 84
- ۱۱۴۔ ”ذکر“ کی تطابیر 85
- ۱۱۵۔ ”ذاتی“ اور ”مذہب“ کا معنی 90
- ۱۱۶۔ آیت نمبر 40 91
- ۱۱۷۔ آیت نمبر 41 91
- ۱۱۸۔ اہلِ لب کی ہر ایک کا ایک واقعہ 93
- ۱۱۹۔ غریب کی لب کی گستاخی کا انجام 94
- ۱۲۰۔ اہلِ لب کی ہر تاکہ موت 94
- ۱۲۱۔ اہلِ لب کی بیوی آتم جیل کی عداوت 95
- ۱۲۲۔ آتم جیل کا انجام 96
- ۱۲۳۔ سورۃ کہف کے نزول پر آتم جیل کی برہی 96

شروع کر دیا، اسی دن سے ساری کائنات میرا حکم بانتی ہے۔ (۶)
معنی احمد یا رخاں یعنی فرماتے ہیں:

اُن کے جو ہم غلام تھے غُلُق کے پتھر وارے اُن سے بھرے جہاں بکرا آتی کی وقار میں
(دیوانِ سادک)

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ایمان لائے تو آپ نے اپنی غلامی کا حق ادا کر دیا، آقا نے وہ جہاں ﷺ کی محبت میں ایسے سرشار ہونے کہ بس سب سے منہ پھیر لیا، اور حضور ﷺ کے ہو کر رہ گئے، ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے، آقا نے وہ جہاں کسی سے جو گفتگو تھے، بغیر سلام کے گزر گئے، جب واپس آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "حارث! تم نے ہمیں سلام کیوں نہ کیا۔"

عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ایک شخص سے جو گفتگو تھے، میں نے مناسب نہ سمجھا کہ درمیان میں دخل اندازی کروں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، "کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا؟" عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! فرمایا "وہ جبریل امین تھے، کہہ رہے تھے اگر یہ سلام کرتا تو ہم بھی سلام کا جواب دیتے۔"

حضرت حارث ایک مرتبہ دو بار بنوئی ﷺ میں حاضر ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا:
كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا خَلِيفَةُ
اے حارث! آج کس حال میں صبح کی۔

عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ مجھے یقین ہے کہ میں

۱۔ ابن ابی شیبہ کا نام باقری نے لکھا ہے "مَعْرُوفُ" میں ذکر کیا ہے جیسا کہ تفسیر المیزان (ذکر فوج عراق، بیان حال مسلمانان در جن کرشن شان در دجلہ ص ۷۷۲، ۷۷۳) میں ہے اور علامہ ابو احمد بن محمد نے "کتاب الفتوح" (ذکر عبور المسلمین الذخلة ۱/۱۶۸) میں علامہ ابو الفتح سلمان بن محمد نے "الکشاف" کے کھڑے عرض رضا بن عرقی فتوح کے ضمن میں "ذکر فتح فلسطين" (۵۱۳/۱) میں، علامہ سائمن بن جبر نے "البلد النہایہ" (کے ۱۲۷ کے واقعات میں ذکر فتح المرائس کے تحت، ۱۳۶/۵-۱۳۷) میں اور علامہ معمری نے اپنی تاریخ عام صلیبہ بن خبات کے ۱۵۷ کے واقعات (ص ۹۱) میں لکھا اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مومن ہوں حضور ﷺ نے فرمایا، "تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟" عرض کی، یا رسول اللہ! کوہا میں اپنے رب تعالیٰ کا عرش دیکھ رہا ہوں، اہل بہشت کو ایک دوسرے سے ملنے دیکھ رہا ہوں اور اہل جہنم کو اپنے گناہوں کے عذاب کی وجہ سے پیچھے کراچے دیکھ رہا ہوں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "یہ سب سچ ہے جس کے دل کو اللہ پاک نے نخواستہ کر دیا ہے۔" (۷)

منافقین کی ذلت

"مسلم شریف" میں ہے ایک شخص غصص کا بیج دیا تھا کھجالی پھٹکار پڑی مرید ہو گیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیج لگائے، جب وہ مر گیا اور اُس کو دفن کیا تو زمین نے اُسے اپنے اندر قبول نہ کیا، باہر نکال کر پھینک دیا، کھجوالے سمجھے شاید اصحاب رسول ﷺ نے اُس کو نکال دیا، وہ باہر نکلا مگر اُن کا کھدو کھدو اُس میں دفن کیا پھر بھی زمین نے باہر پھینک دیا، عرض کئی بار اُس کے کھدوا اُن نے اُسے دفن کیا، لیکن ہر بار زمین نے باہر نکال دیا (۸)۔
مسلم ہوا جسے دو بار مصطفیٰ میں رسائی نہیں اُس کو کسی جگہ بھی امن نہیں ملے گا۔ اللہ! دنیا و آخرت میں امن نہیں ملے گا۔ محبوب کے دامن سے وابستہ رکھ، آمین

حضرت کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ و اُم کلثوم، ابولہب کے دو بیٹوں عبیدہ اور جحشہ کے نکاح میں تھیں، اُس وقت مشرکین سے نکاح حرام نہ تھا، جب "سورہ لہب" نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دو بیٹوں سے کہا کہ تمہارے (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق دے دو، ورنہ میں تم کو کھیراٹ سے محروم کر دوں گا، چنانچہ عبیدہ نے تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر باادب معذرت کر کے طلاق دے دی، عبیدہ نے تمنا خانہ طریقہ سے طلاق دی، اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول کریم ﷺ نے فرمایا، "اے اللہ! کسی کئے کو عبیدہ پر مقرر فرما دے، جو اُس کو سزا دے" عبیدہ یسئیں کر کا تپ گیا، اور آکر اپنے باپ کو بتایا، ابولہب نے کہا اب میرے بیٹے کی خبر نہیں مجھ (ﷺ) کی دعا اُس کے

پیچھے پڑ گئی، ابولہب ہر طرح سے اُس کی نگرانی کرنے لگا، ایک بار غیبہ مال لے کر شام کو دوڑا نہ ہوا، ابولہب نے قافلہ داروں سے کہا کہ غیبہ کو اپنے درمیان سٹالیا کریں، ایک جگہ رات کو جنگل میں قیام کیا، رات کو سب سو گئے، جنگل سے ایک شیر نکلا، ہر ایک کا منہ سو گئے، لگا، جب غیبہ کا منہ سو گھا تو اُسے بچے چھاؤں کر دکھایا۔ (۹)

معلوم ہوا کہ گستاخ رسول ﷺ کے منہ سے ایسی نکری ہو ا نکلتی ہے جسے جانور بھی پہچانتے ہیں کہ یہ گستاخ رسول ہے، اس لئے آقائے دو جہاں ﷺ سے منافقوں کے پاس بیٹھنے، اُن کے ساتھ کھانے پینے، اُن کی عیادت، اُن کے جنازہ میں شرکت، اُن کی اقتداء میں نماز پڑھنے، اُن سے کلام، غرض یہ کہ اُن کے ساتھ ہر قسم کے تعلق رکھنے سے منع فرمایا۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”اِن (بد مذہبوں) سے الگ رہو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں وہ تمہیں قتل نہ کر دیں“ (۱۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”گمراہ لوگ تیار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور جانیں تو اُن کے جنازے میں نہ حاضر ہوں“ (۱۱)

۹۔ تفسیر القرطبی، سورة (۵۴) التحکم، الاية ۱-۱۰، ۱۱/۱۰۷

ابيضاً تفسیر روح المعانی، سورة (۱۱۱) فہمک الاية ۲-۳، ۱۱/۱۰۷

ابيضاً ملرج التوبة، قسم پنجم، وصل عبرتان آنحضرت علیہ السلام، ۱۱/۱۰۷

ابيضاً وسیلة الاسلام بالنبي ﷺ، الباب الثاني، الفصل الثاني، ص ۶۲

۱۰۔ صحيح مسلم للعقلمة، باب النہي عن الزوال عن المشركين، برقم ۷/۱۷-۷/۱۸

۱۱۔ سنن ابی داود، کتاب المنة، باب فی القفر، برقم ۱۱/۶۹-۱۱/۷۰

احمد: ۸۶/۲

ابيضاً السنن الکبریٰ للبيهقي، کتاب الشهادة، باب ما روي به الشهادة، برقم ۲۰۸۶۹

۲۰۸۷، ۲۰۸۸

ابيضاً السنة لابن أبي عاصم، باب قول النبي عليه السلام، برقم ۳۳۸، ص ۷۴ و باب القفر، محسوس هذه الامه، برقم: ۳۴۸، ۳۴۷، ص ۷۷

اور حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں نے نبی کی بیعت نہیں کی۔

حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب تیار ہوں تو اُن کی عیادت نہ کرو اور جب مرا جائیں تو اُن کی نماز جنازہ نہ پڑھو“۔ (۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ”جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو“۔ (۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ انہیں اپنے پاس بیٹھاؤ“۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا ”بد مذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ لا تقابلو“۔ (۱۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ”اُن کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ پانی نہ پو، نہ کھاؤ نہ پیاؤ، نہ شادی نہ بیاہو“۔ (۱۵) ابن حبان کی روایت میں ہے ”اُن کے

۱۲۔ سنن ابی داود، کتاب المنة، باب فی القفر، برقم ۱۱/۶۹-۱۱/۷۰

ابيضاً السنة لابن أبي عاصم، باب قول النبي عليه السلام، برقم ۳۳۷، ص ۷۴

ابيضاً سنن ابی داود، کتاب المنة، باب فی القفر، برقم: ۱۱/۷۰، ۱۱/۷۱

ابيضاً للمسندين للإمام أحمد: ۳۰/۱

ابيضاً السنة لابن أبي عاصم، باب نہي النبي ﷺ عن متعلقة أهل القفر، برقم: ۲۳۹، ص ۷۴

ابيضاً شرح أصول اعتقاد أهل السنة، سباق ماروي عن النبي ﷺ في النهي عن مناظرة أهل البدع، برقم: ۱۸۶، ص ۵۴

ابيضاً مسند ابی يعلى، مسند عمر بن الخطاب، برقم: ۱۰۶/۲۴۵-۱۰۶/۲۴۶

ص ۸۵، ”و لا تقابلوهم“ کا ترجمہ دو قسمی کا اہتمام رکھا ہے ایک یہ کہ بد مذہبوں کو حکم نہ دیا جاتا ہے کہ اگر بد مذہب ہو تو اپنا معاملہ اُس کے پاس نہ لے جائے۔ دوسرا قسمی یہ بیان کیا گیا ہے کہ بد مذہبوں کے ساتھ مناظرہ یا دوسری طرح سے مکالمہ نہ کرو، کیونکہ تعلیق سنن ابی داود، لعزت عید

الغفری و عادل الصیغہ ۵/۷۰

۱۳۔ السنن الکبریٰ للبيهقي، ۱۲۶/۱

۱۴۔ السنن الکبریٰ للبيهقي، ۱۲۶/۱

جنازے کی نماز نہ پڑھو، اُن کے ساتھ نماز (۱۶) نہ پڑھو۔“ (۱۷)

ہشام سے روایت ہے کہ امام حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ بدعتیدہ لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن سے بحث و مباحثہ نہ کرو اور اُن سے نہ سناؤ۔ (۱۸)

دیلی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، ”میں ان سے بیڑا ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں اُن پر جہاد یا یہاں سے جہاد کہ کافرانِ ترکِ دو علم پر“ (۱۹)

اور ابنِ عساکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، ”جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اُس کے زور و اس سے غرض زدئی کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ یہاں نہ ہر مذہب کو دشمن رکھتا ہے، اُن میں کوئی پُل صراط پر گزرنے پائے گا بلکہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے آدھ اور ٹکھیاں گرتی ہیں۔“ (۲۰)

لوگ خیال کرتے ہیں ہم مسلمان ہیں ہم پر اُن کا کیا اثر پڑے گا لیکن مصلحتی ﷺ نے فرمایا: اس بات کی حقیقت زبانِ مصلحتی ﷺ سے سُنئے اور اُس پر عمل کیجئے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۱۶۔ دہرے دھیر ہاکی اقتداء میں نماز کے معاملے میں بہت سے لوگ غیرو کا دھڑ بھڑاتے ہیں ان احادیث پر علیہ السلام نے اس مسئلہ کو بھی حل فرمادیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ نماز کیجئے۔

۱۷۔ فرمایا ہے تمہارا مسلمان پلازم ہے کہ اپنے نبی کے ہم پر عمل کرے۔

۱۸۔ کنز العمال، برقم: ۵۴۰/۱۱، ۳۲۵۲۹۔

۱۹۔ ایضاً میزان الاعتدال، رقم الترجمہ: ۱۲۰/۱۱۲۔

۲۰۔ رسول اللہ ﷺ نے ان ارشادات کو امام ابوہریرہؓ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔ حضرت چارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور عقیل اور ابنِ حبان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، سياتق ماروی عن النبی ﷺ فی فتنی عن مناظرة أهل البدع الخ، برقم: ۲۴، ص: ۶۳

۱۹۔ أيضاً جامع بیلان فاعلم و فضله، باب (۶۷) ما یکره فیہ المناظرة و الحد و العراء، برقم: ۱۹۴/۲۰۹۲۰

۱۹۔ فردوسی الامیر، برقم: ۴۴۹/۲۰۳۲۵۴

۲۰۔ تاریخ مصلحتہ دمشق لابن عساکر، ذکر من اسمه عتزل، عتزل بن فحمن الخ، برقم: الترجمہ: ۳۳۷/۴۳۰۵۱۴۴۰۵۱۴۴

مَنْ سَبَّحَ بِالدُّحَالِ فَلَيْتًا عَنْهُ، قَوْلَ اللَّهِ فِي الرَّحْلِ لَيْتُهُ وَ هُوَ

يُحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَبْتِغِيهِ مِمَّا يَبْتَغِي بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ (۲۱)

یعنی، جو دجال کی خبر سُنے اُس پر واجب ہے کہ اُس سے دُور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اُس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو

مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے گا) وہاں اُس کے دھوکوں میں پڑ کر اُس کا بیڑہ بوجھا جائے گا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَلَا تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاةِ رَبِّكُمْ تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُطَ الْكَلِيمَةَ﴾ (۲۲)

ترجمہ: تو یہاں سے نہ ہٹو کہ اس کے پاس نہ بیٹھو۔ (کنز العمال)

۱۔ اور حدیث پاک میں یوں ارشاد فرمایا:

يُحْسِبُ كُنْ فَيُجْبِرُ الرِّمَانُ دُحَالُونَ كَلَامُهُمْ، يَأْتُونَكُمْ مِنْ

الْأَحْزَابِ يُبَايِعُكُمْ فَيَسْمَعُونَ الْقَوْلَ وَلَا آتَاءَكُمْ فَيَبْأِئُكُمْ وَ لِيَأْخُذَكُمْ

بِأَسْمَاءِكُمْ وَلَا يَقْتُولُكُمْ (۲۳)

یعنی، اگر باندہ میں دجال کذاب لوگ آئیں گے کہ وہ ایسی باتیں

تمہارے پاس لائیں گے جو تم نے سُنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو

اُن سے دُور رہو، اور انھیں اپنے سے دُور رکھو، کھیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر

ویں، کھیں وہ تمھیں بھڑ میں نہ ڈال دیں۔

۲۱۔ سُنن ابی حنوفہ، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، برقم: ۴۳۱۹، ۳۲۲/۴

۲۲۔ أيضاً المسند، للإمام أحمد، ۴۳۱/۴

۲۳۔ أيضاً نقله القيرني في "مشكاة" في الرقاق أو كتاب الفتن، باب العلامات بين يدي الساعة و ذكر الدجال، الفصل الثاني، برقم: ۳۰۱/۴-۳۰۴۸۸

۲۲۔ سورة الأنعام: ۶۸/۱

۲۳۔ صحيح مسلم، لمقطعة باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الخ، برقم: ۱۷/۱۷۔ (۷) ص: ۱۶

۲۴۔ أيضاً المسند المستخرج على صحيح مسلم، الجزء الأول، باب الضعفاء والكلابيين الخ، برقم: ۱۰۷۱۰/۱۰۹۶۱۰

ان ارشادات حبیب خدا ﷺ سے واضح ہو گیا کہ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ بد مذہب لوگوں کی محبت نہ ہر حال ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ ”بد مذہبوں کے پاس مت بیٹھو، بے شک ان کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیمار (۱۶) کرتا ہے“ (۱۵)

ایوب نے روایت کیا کہ ابو طاہر فرمایا کرتے تھے کہ بد مذہبوں کے ساتھ مت بیٹھو ورنہ اُن سے بحث کرو، پس میں اِس سے بے خوف نہیں ہوں کہ کہیں تمہیں گمراہی میں نہ ڈوب دیں یا تم پر دین کا کچھ حصہ مستحب کر دیں جو تم پر مستحب نہیں کیا گیا (۱۶)

اسلاف کی ایک بڑی جماعت نے بدعتیہ کے ساتھ کلاچ، اُس کی اقتداء میں نماز اُن کے سر پریش کی عبادت اور اُن کے جنازے میں شرکت سے منع کیا ہے چنانچہ حافظ ابو القاسم نے اللہ والا کلائی شافعی نے نے اُن ائمہ میں سے چند کلام ذکر کئے ہیں جنہوں نے اِس سے منع کیا ہے اور وہ اُم یہ ہیں: سلام بن ابی مطیع، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری، ابی خضر، انس بن عیاض، ابو معاویہ القریری، یزید بن زریج، یزید بن ہارون، حاتم بن ابی اسلم، ابن ثعلبہ، عبد الرحمن بن مہدی، قیسہ بن عقبہ، جابر بن اسماعیل، حمید اللہ بن عمار، عمار بن اسباط، اسرار بن یزید، اسرار حاکم، کراہ ہے یعنی اُن کی نسبت حدیث مذکور کرتی ہے اور بد مذہب دہچاتا ہے۔

۲۵۔ کتاب الشریعہ، باب دَمُ الْحِلَالِ وَالْخَصُومَاتِ فِي اللَّعْنِ، برقم: ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰،

یعنی، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں، ”جو کسی بد مذہب کی طرف اس کی توفیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی“۔

اور صحابی رسول، پروردگار پرست، ولد اقدس رسالت مبینہ و ابن سیدہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ و فطریہ امام بخاری علیہ الرحمۃ الیاری کی روایت سے
منشئ اور بدعا جب کے مکر و فریب سے اپنے آپ کو بچا نہیں چٹا چھ امام بخاری نے اپنی ”صحیح“
میں لکھا کہ:

وَكَلَّمَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَوْمَهُم بِشَرِّهِ الْخَلْقِ وَ
 قَالَ: إِنَّهُمْ أَنْطَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَحَقَّلَوْهَا عَلَى
 الْمُؤْمِنِينَ (٣١)

یعنی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن کو تمام حق پر خدا سے شر پر جانے تھے اور ہمارے تھے یہ خارجی (خجندی، واپلی اور اُن کے ہمراہ) اُن آجوں کو جو کافروں کے حق میں نازل ہو گئیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ (۳۱)

٣١- صحيح البخاري، كتاب استسقاء والمرئتين فتح، باب نقل المني إلى الرحم، فتح: ١٥/٤.

کارکن کی کامیابیات اور ترقی کے بارے میں وہ کیا سوچا اور اس وقت کی صورت حال کی کیا رائے تھی؟

ہیں بڑھ رہے ہیں مگر کینیڈا کے عظیم مسئلہ اور دایا دیا مگرام پر چپاں کیے ہیں جو عام اہل کام کو بھروسہ دیتے ہیں۔ وہیں جاننے کی بات ہے مگر کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کینیڈا کے کام اور دایا دیا نظام کے بارے میں کیا فکروں اور نکتوں کی تہ کی ہے اس بارے میں وہ ان کی تقریر اور جو تحریریں کوئی سنا اور پڑھا کہ حق اور جگہ سمجھ لیتے ہیں اور اس لیے ایمان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ انہیں نہ جوتام اور لوہا جیہ اس میں دہلی کی "تقریر الایمان" نے کر کے صحیح نتیجہ دینی عالم زمین کے پاس چلے جاؤ وہ پتہ نہ ہوگا۔ کام کے کس طرح انہوں نے کفار کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو کینیڈا کے کام اور دایا دیا نظام پر چپاں کر کے حوام المسلمین کے ایمان کو کفر آپ کے نبی کا پناہ کی ہے اور اس نے عاقبت کی ناکامی ہے جس کی طرف ملاحظہ جس کے بارے میں ضرر مادی نہیں، انھیں یا حراعت پر مقتدیہ ہے جو ہمیشہ کے لئے ان کی تقریر جو تحریر سے بڑھنے سے ڈور دیتا ہے اور لازم کو اہل طرح آپ کے ایمان محفوظ رہیں جس طرح فی

ہمارے اسلاف کا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے فرمودات پر عمل ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ بد مذہبیوں کے ساتھ اُن کا معاملہ کیا تھا، چنانچہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہر اقدس نبی ﷺ میں نمایاں مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا یا پیاسا پایا اُسے اپنے ساتھ کا شائے خلافت میں لے آئے اُس کے لئے کھانا دیکھا، جب وہ کھانے پینے کو کوئی بات بد مذہبی کی اُس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھایا جائے اور اُسے نکال دیا جائے، سامنے سے کھانا اٹھوایا اور اُسے نکلوا دیا۔ (۳۶)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے آ کر عرض کی: فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا، فرمایا: لَا تَقْرُؤْهُ وَمِنِيَ السَّلَامُ، (پاؤنی سمیعتُ اللہُ اخْلَعْتُ میری طرح سے اسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بد کہا کالی)۔ (۴۱)

[illegible]

٣٣- فتاوى رضويہ، کتاب القبر، رحالہ القلائل الفاعرة علی الکفرة النيامرة، ١٠٦/١٥

۳۴۔ فتاویٰ رضویہ، کتاب المغیر، رسالۃ القلقل فلقاوعہ علی الکفرۃ النیاسرۃ، ۱۰۶/۱۵
 علامہ ابن کثیر نے اس طرح نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ سے عروسی سے کچھ مہینے قبل رسول اللہ ﷺ حضرت
 ابن عروسیؓ اللہ تعالیٰ انہما کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا، اہل شام میں
 سے ایک شخص کے بارے میں کہنے لگا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہلا دیا ہے حضرت ابن عروسیؓ اللہ



ہوتا ہے حالانکہ نہ ان کی نماز نماز ہے نہ روزہ روزہ ہے نہ حج ہے ان کی کسی بھی عبادت کا اعتبار نہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے آپ ﷺ فرماتے ہیں ”بد مذہب کا نہ روزہ قبول ہوگا نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ صرف، نہ عدل، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے آٹے سے پال“ (۴۸)

اور مگر وہ لوگوں کی عبادت ہے کہ وہ غوثِ اودین میں بحث مباحثہ کرتے ہیں اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک سعی کرتے ہیں اور آپ ان سے نہ کوئی دینی مسئلہ پوچھیں گے اور نہ کسی دینی موضوع پر بات کریں گے، وہ لوگ مختلف بہانے بنا کر خود ہی آپ سے بات شروع کر دیں گے، آقا و گنگو اکڑا چھا رہیں گے کہ آپ کا اپنے سے مانوس کریں گے پھر کبھی صراحتاً اور کبھی اشارہ و کنیہ ہمارے عقائد کو خراب کرنے کی کوشش کریں گے، ہمارے آقا و رب وود جہاں ﷺ نے ان کی پہلے ہی خبر دی کہ ان لوگوں کی عبادت اور فطرت کیا ہوگی چنانچہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو قوم بھی ہدایت کے بعد گمراہ ہوئی مگر اس نے بحث مباحثہ شروع کر دیا“ ہم کہیں نے آیت طہارت فرمائی:

﴿وَمَا ضَعُفُوا لَكَ إِلَّا بِنَجْلٍ يُبَلِّغُهُمْ قَوْمٌ مَّصِيئُونَ﴾
ترجمہ: انہوں نے تم سے یہ نہ کئی مکر، مگر حق پھیلنے کے لئے وہ ہیں۔

۴۸۔ سنن ابن ماجہ، المغلغلہ، باب احتساب البدع والحدیث، برقم: ۱۰۱۳۷، ۱۰۱۳۸، ۱۰۱۳۹، ۱۰۱۴۰، ۱۰۱۴۱، ۱۰۱۴۲، ۱۰۱۴۳، ۱۰۱۴۴، ۱۰۱۴۵، ۱۰۱۴۶، ۱۰۱۴۷، ۱۰۱۴۸، ۱۰۱۴۹، ۱۰۱۵۰، ۱۰۱۵۱، ۱۰۱۵۲، ۱۰۱۵۳، ۱۰۱۵۴، ۱۰۱۵۵، ۱۰۱۵۶، ۱۰۱۵۷، ۱۰۱۵۸، ۱۰۱۵۹، ۱۰۱۶۰، ۱۰۱۶۱، ۱۰۱۶۲، ۱۰۱۶۳، ۱۰۱۶۴، ۱۰۱۶۵، ۱۰۱۶۶، ۱۰۱۶۷، ۱۰۱۶۸، ۱۰۱۶۹، ۱۰۱۷۰، ۱۰۱۷۱، ۱۰۱۷۲، ۱۰۱۷۳، ۱۰۱۷۴، ۱۰۱۷۵، ۱۰۱۷۶، ۱۰۱۷۷، ۱۰۱۷۸، ۱۰۱۷۹، ۱۰۱۸۰، ۱۰۱۸۱، ۱۰۱۸۲، ۱۰۱۸۳، ۱۰۱۸۴، ۱۰۱۸۵، ۱۰۱۸۶، ۱۰۱۸۷، ۱۰۱۸۸، ۱۰۱۸۹، ۱۰۱۹۰، ۱۰۱۹۱، ۱۰۱۹۲، ۱۰۱۹۳، ۱۰۱۹۴، ۱۰۱۹۵، ۱۰۱۹۶، ۱۰۱۹۷، ۱۰۱۹۸، ۱۰۱۹۹، ۱۰۲۰۰، ۱۰۲۰۱، ۱۰۲۰۲، ۱۰۲۰۳، ۱۰۲۰۴، ۱۰۲۰۵، ۱۰۲۰۶، ۱۰۲۰۷، ۱۰۲۰۸، ۱۰۲۰۹، ۱۰۲۱۰، ۱۰۲۱۱، ۱۰۲۱۲، ۱۰۲۱۳، ۱۰۲۱۴، ۱۰۲۱۵، ۱۰۲۱۶، ۱۰۲۱۷، ۱۰۲۱۸، ۱۰۲۱۹، ۱۰۲۲۰، ۱۰۲۲۱، ۱۰۲۲۲، ۱۰۲۲۳، ۱۰۲۲۴، ۱۰۲۲۵، ۱۰۲۲۶، ۱۰۲۲۷، ۱۰۲۲۸، ۱۰۲۲۹، ۱۰۲۳۰، ۱۰۲۳۱، ۱۰۲۳۲، ۱۰۲۳۳، ۱۰۲۳۴، ۱۰۲۳۵، ۱۰۲۳۶، ۱۰۲۳۷، ۱۰۲۳۸، ۱۰۲۳۹، ۱۰۲۴۰، ۱۰۲۴۱، ۱۰۲۴۲، ۱۰۲۴۳، ۱۰۲۴۴، ۱۰۲۴۵، ۱۰۲۴۶، ۱۰۲۴۷، ۱۰۲۴۸، ۱۰۲۴۹، ۱۰۲۵۰، ۱۰۲۵۱، ۱۰۲۵۲، ۱۰۲۵۳، ۱۰۲۵۴، ۱۰۲۵۵، ۱۰۲۵۶، ۱۰۲۵۷، ۱۰۲۵۸، ۱۰۲۵۹، ۱۰۲۶۰، ۱۰۲۶۱، ۱۰۲۶۲، ۱۰۲۶۳، ۱۰۲۶۴، ۱۰۲۶۵، ۱۰۲۶۶، ۱۰۲۶۷، ۱۰۲۶۸، ۱۰۲۶۹، ۱۰۲۷۰، ۱۰۲۷۱، ۱۰۲۷۲، ۱۰۲۷۳، ۱۰۲۷۴، ۱۰۲۷۵، ۱۰۲۷۶، ۱۰۲۷۷، ۱۰۲۷۸، ۱۰۲۷۹، ۱۰۲۸۰، ۱۰۲۸۱، ۱۰۲۸۲، ۱۰۲۸۳، ۱۰۲۸۴، ۱۰۲۸۵، ۱۰۲۸۶، ۱۰۲۸۷، ۱۰۲۸۸، ۱۰۲۸۹، ۱۰۲۹۰، ۱۰۲۹۱، ۱۰۲۹۲، ۱۰۲۹۳، ۱۰۲۹۴، ۱۰۲۹۵، ۱۰۲۹۶، ۱۰۲۹۷، ۱۰۲۹۸، ۱۰۲۹۹، ۱۰۳۰۰، ۱۰۳۰۱، ۱۰۳۰۲، ۱۰۳۰۳، ۱۰۳۰۴، ۱۰۳۰۵، ۱۰۳۰۶، ۱۰۳۰۷، ۱۰۳۰۸، ۱۰۳۰۹، ۱۰۳۱۰، ۱۰۳۱۱، ۱۰۳۱۲، ۱۰۳۱۳، ۱۰۳۱۴، ۱۰۳۱۵، ۱۰۳۱۶، ۱۰۳۱۷، ۱۰۳۱۸، ۱۰۳۱۹، ۱۰۳۲۰، ۱۰۳۲۱، ۱۰۳۲۲، ۱۰۳۲۳، ۱۰۳۲۴، ۱۰۳۲۵، ۱۰۳۲۶، ۱۰۳۲۷، ۱۰۳۲۸، ۱۰۳۲۹، ۱۰۳۳۰، ۱۰۳۳۱، ۱۰۳۳۲، ۱۰۳۳۳، ۱۰۳۳۴، ۱۰۳۳۵، ۱۰۳۳۶، ۱۰۳۳۷، ۱۰۳۳۸، ۱۰۳۳۹، ۱۰۳۴۰، ۱۰۳۴۱، ۱۰۳۴۲، ۱۰۳۴۳، ۱۰۳۴۴، ۱۰۳۴۵، ۱۰۳۴۶، ۱۰۳۴۷، ۱۰۳۴۸، ۱۰۳۴۹، ۱۰۳۵۰، ۱۰۳۵۱، ۱۰۳۵۲، ۱۰۳۵۳، ۱۰۳۵۴، ۱۰۳۵۵، ۱۰۳۵۶، ۱۰۳۵۷، ۱۰۳۵۸، ۱۰۳۵۹، ۱۰۳۶۰، ۱۰۳۶۱، ۱۰۳۶۲، ۱۰۳۶۳، ۱۰۳۶۴، ۱۰۳۶۵، ۱۰۳۶۶، ۱۰۳۶۷، ۱۰۳۶۸، ۱۰۳۶۹، ۱۰۳۷۰، ۱۰۳۷۱، ۱۰۳۷۲، ۱۰۳۷۳، ۱۰۳۷۴، ۱۰۳۷۵، ۱۰۳۷۶، ۱۰۳۷۷، ۱۰۳۷۸، ۱۰۳۷۹، ۱۰۳۸۰، ۱۰۳۸۱، ۱۰۳۸۲، ۱۰۳۸۳، ۱۰۳۸۴، ۱۰۳۸۵، ۱۰۳۸۶، ۱۰۳۸۷، ۱۰۳۸۸، ۱۰۳۸۹، ۱۰۳۹۰، ۱۰۳۹۱، ۱۰۳۹۲، ۱۰۳۹۳، ۱۰۳۹۴، ۱۰۳۹۵، ۱۰۳۹۶، ۱۰۳۹۷، ۱۰۳۹۸، ۱۰۳۹۹، ۱۰۴۰۰، ۱۰۴۰۱، ۱۰۴۰۲، ۱۰۴۰۳، ۱۰۴۰۴، ۱۰۴۰۵، ۱۰۴۰۶، ۱۰۴۰۷، ۱۰۴۰۸، ۱۰۴۰۹، ۱۰۴۱۰، ۱۰۴۱۱، ۱۰۴۱۲، ۱۰۴۱۳، ۱۰۴۱۴، ۱۰۴۱۵، ۱۰۴۱۶، ۱۰۴۱۷، ۱۰۴۱۸، ۱۰۴۱۹، ۱۰۴۲۰، ۱۰۴۲۱، ۱۰۴۲۲، ۱۰۴۲۳، ۱۰۴۲۴، ۱۰۴۲۵، ۱۰۴۲۶، ۱۰۴۲۷، ۱۰۴۲۸، ۱۰۴۲۹، ۱۰۴۳۰، ۱۰۴۳۱، ۱۰۴۳۲، ۱۰۴۳۳، ۱۰۴۳۴، ۱۰۴۳۵، ۱۰۴۳۶، ۱۰۴۳۷، ۱۰۴۳۸، ۱۰۴۳۹، ۱۰۴۴۰، ۱۰۴۴۱، ۱۰۴۴۲، ۱۰۴۴۳، ۱۰۴۴۴، ۱۰۴۴۵، ۱۰۴۴۶، ۱۰۴۴۷، ۱۰۴۴۸، ۱۰۴۴۹، ۱۰۴۵۰، ۱۰۴۵۱، ۱۰۴۵۲، ۱۰۴۵۳، ۱۰۴۵۴، ۱۰۴۵۵، ۱۰۴۵۶، ۱۰۴۵۷، ۱۰۴۵۸، ۱۰۴۵۹، ۱۰۴۶۰، ۱۰۴۶۱، ۱۰۴۶۲، ۱۰۴۶۳، ۱۰۴۶۴، ۱۰۴۶۵، ۱۰۴۶۶، ۱۰۴۶۷، ۱۰۴۶۸، ۱۰۴۶۹، ۱۰۴۷۰، ۱۰۴۷۱، ۱۰۴۷۲، ۱۰۴۷۳، ۱۰۴۷۴، ۱۰۴۷۵، ۱۰۴۷۶، ۱۰۴۷۷، ۱۰۴۷۸، ۱۰۴۷۹، ۱۰۴۸۰، ۱۰۴۸۱، ۱۰۴۸۲، ۱۰۴۸۳، ۱۰۴۸۴، ۱۰۴۸۵، ۱۰۴۸۶، ۱۰۴۸۷، ۱۰۴۸۸، ۱۰۴۸۹، ۱۰۴۹۰، ۱۰۴۹۱، ۱۰۴۹۲، ۱۰۴۹۳، ۱۰۴۹۴، ۱۰۴۹۵، ۱۰۴۹۶، ۱۰۴۹۷، ۱۰۴۹۸، ۱۰۴۹۹، ۱۰۵۰۰، ۱۰۵۰۱، ۱۰۵۰۲، ۱۰۵۰۳، ۱۰۵۰۴، ۱۰۵۰۵، ۱۰۵۰۶، ۱۰۵۰۷، ۱۰۵۰۸، ۱۰۵۰۹، ۱۰۵۱۰، ۱۰۵۱۱، ۱۰۵۱۲، ۱۰۵۱۳، ۱۰۵۱۴، ۱۰۵۱۵، ۱۰۵۱۶، ۱۰۵۱۷، ۱۰۵۱۸، ۱۰۵۱۹، ۱۰۵۲۰، ۱۰۵۲۱، ۱۰۵۲۲، ۱۰۵۲۳، ۱۰۵۲۴، ۱۰۵۲۵، ۱۰۵۲۶، ۱۰۵۲۷، ۱۰۵۲۸، ۱۰۵۲۹، ۱۰۵۳۰، ۱۰۵۳۱، ۱۰۵۳۲، ۱۰۵۳۳، ۱۰۵۳۴، ۱۰۵۳۵، ۱۰۵۳۶، ۱۰۵۳۷، ۱۰۵۳۸، ۱۰۵۳۹، ۱۰۵۴۰، ۱۰۵۴۱، ۱۰۵۴۲، ۱۰۵۴۳، ۱۰۵۴۴، ۱۰۵۴۵، ۱۰۵۴۶، ۱۰۵۴۷، ۱۰۵۴۸، ۱۰۵۴۹، ۱۰۵۵۰، ۱۰۵۵۱، ۱۰۵۵۲، ۱۰۵۵۳، ۱۰۵۵۴، ۱۰۵۵۵، ۱۰۵۵۶، ۱۰۵۵۷، ۱۰۵۵۸، ۱۰۵۵۹، ۱۰۵۶۰، ۱۰۵۶۱، ۱۰۵۶۲، ۱۰۵۶۳، ۱۰۵۶۴، ۱۰۵۶۵، ۱۰۵۶۶، ۱۰۵۶۷، ۱۰۵۶۸، ۱۰۵۶۹، ۱۰۵۷۰، ۱۰۵۷۱، ۱۰۵۷۲، ۱۰۵۷۳، ۱۰۵۷۴، ۱۰۵۷۵، ۱۰۵۷۶، ۱۰۵۷۷، ۱۰۵۷۸، ۱۰۵۷۹، ۱۰۵۸۰، ۱۰۵۸۱، ۱۰۵۸۲، ۱۰۵۸۳، ۱۰۵۸۴، ۱۰۵۸۵، ۱۰۵۸۶، ۱۰۵۸۷، ۱۰۵۸۸، ۱۰۵۸۹، ۱۰۵۹۰، ۱۰۵۹۱، ۱۰۵۹۲، ۱۰۵۹۳، ۱۰۵۹۴، ۱۰۵۹۵، ۱۰۵۹۶، ۱۰۵۹۷، ۱۰۵۹۸، ۱۰۵۹۹، ۱۰۶۰۰، ۱۰۶۰۱، ۱۰۶۰۲، ۱۰۶۰۳، ۱۰۶۰۴، ۱۰۶۰۵، ۱۰۶۰۶، ۱۰۶۰۷، ۱۰۶۰۸، ۱۰۶۰۹، ۱۰۶۱۰، ۱۰۶۱۱، ۱۰۶۱۲، ۱۰۶۱۳، ۱۰۶۱۴، ۱۰۶۱۵، ۱۰۶۱۶، ۱۰۶۱۷، ۱۰۶۱۸، ۱۰۶۱۹، ۱۰۶۲۰، ۱۰۶۲۱، ۱۰۶۲۲، ۱۰۶۲۳، ۱۰۶۲۴، ۱۰۶۲۵، ۱۰۶۲۶، ۱۰۶۲۷، ۱۰۶۲۸، ۱۰۶۲۹، ۱۰۶۳۰، ۱۰۶۳۱، ۱۰۶۳۲، ۱۰۶۳۳، ۱۰۶۳۴، ۱۰۶۳۵، ۱۰۶۳۶، ۱۰۶۳۷، ۱۰۶۳۸، ۱۰۶۳۹، ۱۰۶۴۰، ۱۰۶۴۱، ۱۰۶۴۲، ۱۰۶۴۳، ۱۰۶۴۴، ۱۰۶۴۵، ۱۰۶۴۶، ۱۰۶۴۷، ۱۰۶۴۸، ۱۰۶۴۹، ۱۰۶۵۰، ۱۰۶۵۱، ۱۰۶۵۲، ۱۰۶۵۳، ۱۰۶۵۴، ۱۰۶۵۵، ۱۰۶۵۶، ۱۰۶۵۷، ۱۰۶۵۸، ۱۰۶۵۹، ۱۰۶۶۰، ۱۰۶۶۱، ۱۰۶۶۲، ۱۰۶۶۳، ۱۰۶۶۴، ۱۰۶۶۵، ۱۰۶۶۶، ۱۰۶۶۷، ۱۰۶۶۸، ۱۰۶۶۹، ۱۰۶۷۰، ۱۰۶۷۱، ۱۰۶۷۲، ۱۰۶۷۳، ۱۰۶۷۴، ۱۰۶۷۵، ۱۰۶۷۶، ۱۰۶۷۷، ۱۰۶۷۸، ۱۰۶۷۹، ۱۰۶۸۰، ۱۰۶۸۱، ۱۰۶۸۲، ۱۰۶۸۳، ۱۰۶۸۴، ۱۰۶۸۵، ۱۰۶۸۶، ۱۰۶۸۷، ۱۰۶۸۸، ۱۰۶۸۹، ۱۰۶۹۰، ۱۰۶۹۱، ۱۰۶۹۲، ۱۰۶۹۳، ۱۰۶۹۴، ۱۰۶۹۵، ۱۰۶۹۶، ۱۰۶۹۷، ۱۰۶۹۸، ۱۰۶۹۹، ۱۰۷۰۰، ۱۰۷۰۱، ۱۰۷۰۲، ۱۰۷۰۳، ۱۰۷۰۴، ۱۰۷۰۵، ۱۰۷۰۶، ۱۰۷۰۷، ۱۰۷۰۸، ۱۰۷۰۹، ۱۰۷۱۰، ۱۰۷۱۱، ۱۰۷۱۲، ۱۰۷۱۳، ۱۰۷۱۴، ۱۰۷۱۵، ۱۰۷۱۶، ۱۰۷۱۷، ۱۰۷۱۸، ۱۰۷۱۹، ۱۰۷۲۰، ۱۰۷۲۱، ۱۰۷۲۲، ۱۰۷۲۳، ۱۰۷۲۴، ۱۰۷۲۵، ۱۰۷۲۶، ۱۰۷۲۷، ۱۰۷۲۸، ۱۰۷۲۹، ۱۰۷۳۰، ۱۰۷۳۱، ۱۰۷۳۲، ۱۰۷۳۳، ۱۰۷۳۴، ۱۰۷۳۵، ۱۰۷۳۶، ۱۰۷۳۷، ۱۰۷۳۸، ۱۰۷۳۹، ۱۰۷۴۰، ۱۰۷۴۱، ۱۰۷۴۲، ۱۰۷۴۳، ۱۰۷۴۴، ۱۰۷۴۵، ۱۰۷۴۶، ۱۰۷۴۷، ۱۰۷۴۸، ۱۰۷۴۹، ۱۰۷۵۰، ۱۰۷۵۱، ۱۰۷۵۲، ۱۰۷۵۳، ۱۰۷۵۴، ۱۰۷۵۵، ۱۰۷۵۶، ۱۰۷۵۷، ۱۰۷۵۸، ۱۰۷۵۹، ۱۰۷۶۰، ۱۰۷۶۱، ۱۰۷۶۲، ۱۰۷۶۳، ۱۰۷۶۴، ۱۰۷۶۵، ۱۰۷۶۶، ۱۰۷۶۷، ۱۰۷۶۸، ۱۰۷۶۹، ۱۰۷۷۰، ۱۰۷۷۱، ۱۰۷۷۲، ۱۰۷۷۳، ۱۰۷۷۴، ۱۰۷۷۵، ۱۰۷۷۶، ۱۰۷۷۷، ۱۰۷۷۸، ۱۰۷۷۹، ۱۰۷۸۰، ۱۰۷۸۱، ۱۰۷۸۲، ۱۰۷۸۳، ۱۰۷۸۴، ۱۰۷۸۵، ۱۰۷۸۶، ۱۰۷۸۷، ۱۰۷۸۸، ۱۰۷۸۹، ۱۰۷۹۰، ۱۰۷۹۱، ۱۰۷۹۲، ۱۰۷۹۳، ۱۰۷۹۴، ۱۰۷۹۵، ۱۰۷۹۶، ۱۰۷۹۷، ۱۰۷۹۸، ۱۰۷۹۹، ۱۰۸۰۰، ۱۰۸۰۱، ۱۰۸۰۲، ۱۰۸۰۳، ۱۰۸۰۴، ۱۰۸۰۵، ۱۰۸۰۶، ۱۰۸۰۷، ۱۰۸۰۸، ۱۰۸۰۹، ۱۰۸۱۰، ۱۰۸۱۱، ۱۰۸۱۲، ۱۰۸۱۳، ۱۰۸۱۴، ۱۰۸۱۵، ۱۰۸۱۶، ۱۰۸۱۷، ۱۰۸۱۸، ۱۰۸۱۹، ۱۰۸۲۰، ۱۰۸۲۱، ۱۰۸۲۲، ۱۰۸۲۳، ۱۰۸۲۴، ۱۰۸۲۵، ۱۰۸۲۶، ۱۰۸۲۷، ۱۰۸۲۸، ۱۰۸۲۹، ۱۰۸۳۰، ۱۰۸۳۱، ۱۰۸۳۲، ۱۰۸۳۳، ۱۰۸۳۴، ۱۰۸۳۵، ۱۰۸۳۶، ۱۰۸۳۷، ۱۰۸۳۸، ۱۰۸۳۹، ۱۰۸۴۰، ۱۰۸۴۱، ۱۰۸۴۲، ۱۰۸۴۳، ۱۰۸۴۴، ۱۰۸۴۵، ۱۰۸۴۶، ۱۰۸۴۷، ۱۰۸۴۸، ۱۰۸۴۹، ۱۰۸۵۰، ۱۰۸۵۱، ۱۰۸۵۲، ۱۰۸۵۳، ۱۰۸۵۴، ۱۰۸۵۵، ۱۰۸۵۶، ۱۰۸۵۷، ۱۰۸۵۸، ۱۰۸۵۹، ۱۰۸۶۰، ۱۰۸۶۱، ۱۰۸۶۲، ۱۰۸۶۳، ۱۰۸۶۴، ۱۰۸۶۵، ۱۰۸۶۶، ۱۰۸۶۷، ۱۰۸۶۸، ۱۰۸۶۹، ۱۰۸۷۰، ۱۰۸۷۱، ۱۰۸۷۲، ۱۰۸۷۳، ۱۰۸۷۴، ۱۰۸۷۵، ۱۰۸۷۶، ۱۰۸۷۷، ۱۰۸۷۸، ۱۰۸۷۹، ۱۰۸۸۰، ۱۰۸۸۱، ۱۰۸۸۲، ۱۰۸۸۳، ۱۰۸۸۴، ۱۰۸۸۵، ۱۰۸۸۶، ۱۰۸۸۷، ۱۰۸۸۸، ۱۰۸۸۹، ۱۰۸۹۰، ۱۰۸۹۱، ۱۰۸۹۲، ۱۰۸۹۳، ۱۰۸۹۴، ۱۰۸۹۵، ۱۰۸۹۶، ۱۰۸۹۷، ۱۰۸۹۸، ۱۰۸۹۹، ۱۰۹۰۰، ۱۰۹۰۱، ۱۰۹۰۲، ۱۰۹۰۳، ۱۰۹۰۴، ۱۰۹۰۵، ۱۰۹۰۶، ۱۰۹۰۷، ۱۰۹۰۸، ۱۰۹۰۹، ۱۰۹۱۰، ۱۰۹۱۱، ۱۰۹۱۲، ۱۰۹۱۳، ۱۰۹۱۴، ۱۰۹۱۵، ۱۰۹۱۶، ۱۰۹۱۷، ۱۰۹۱۸، ۱۰۹۱۹، ۱۰۹۲۰، ۱۰۹۲۱، ۱۰۹۲۲، ۱۰۹۲۳، ۱۰۹۲۴، ۱۰۹۲۵، ۱۰۹۲۶، ۱۰۹۲۷، ۱۰۹۲۸، ۱۰۹۲۹، ۱۰۹۳۰، ۱۰۹۳۱، ۱۰۹۳۲، ۱۰۹۳۳، ۱۰۹۳۴، ۱۰۹۳۵، ۱۰۹۳۶، ۱۰۹۳۷، ۱۰۹۳۸، ۱۰۹۳۹، ۱۰۹۴۰، ۱۰۹۴۱، ۱۰۹۴۲، ۱۰۹۴۳، ۱۰۹۴۴، ۱۰۹۴۵، ۱۰۹۴۶، ۱۰۹۴۷، ۱۰۹۴۸، ۱۰۹۴۹، ۱۰۹۵۰، ۱۰۹۵۱، ۱۰۹۵۲، ۱۰۹۵۳، ۱۰۹۵۴، ۱۰۹۵۵، ۱۰۹۵۶، ۱۰۹۵۷، ۱۰۹۵۸، ۱۰۹۵۹، ۱۰۹۶۰، ۱۰۹۶۱، ۱۰۹۶۲، ۱۰۹۶۳، ۱۰۹۶۴، ۱۰۹۶۵، ۱۰۹۶۶، ۱۰۹۶۷، ۱۰۹۶۸، ۱۰۹۶۹، ۱۰۹۷۰، ۱۰۹۷۱، ۱۰۹۷۲، ۱۰۹۷۳، ۱۰۹۷۴، ۱۰۹۷۵، ۱۰۹۷۶، ۱۰۹۷۷، ۱۰۹۷۸، ۱۰۹۷۹، ۱۰۹۸۰، ۱۰۹۸۱، ۱۰۹۸۲، ۱۰۹۸۳، ۱۰۹۸۴، ۱۰۹۸۵، ۱۰۹۸۶، ۱۰۹۸۷، ۱۰۹۸۸، ۱۰۹۸۹، ۱۰۹۹۰، ۱۰۹۹۱، ۱۰۹۹۲، ۱۰۹۹۳، ۱۰۹۹۴، ۱۰۹۹۵، ۱۰۹۹۶، ۱۰۹۹۷، ۱۰۹۹۸، ۱۰۹۹۹، ۱۱۰۰۰، ۱۱۰۰۱، ۱۱۰۰۲، ۱۱۰۰۳، ۱۱۰۰۴، ۱۱۰۰۵، ۱۱۰۰۶، ۱۱۰۰۷، ۱۱۰۰۸، ۱۱۰۰۹، ۱۱۰۱۰، ۱۱۰۱۱، ۱۱۰۱۲، ۱۱۰۱۳، ۱۱۰۱۴، ۱۱۰۱۵، ۱۱۰۱۶، ۱۱۰۱۷، ۱۱۰۱۸، ۱۱۰۱۹، ۱۱۰۲۰، ۱۱۰۲۱، ۱۱۰۲۲، ۱۱۰۲۳، ۱۱۰۲۴، ۱۱۰۲۵، ۱۱۰۲۶، ۱۱۰۲۷، ۱۱۰۲۸، ۱۱۰۲۹، ۱۱۰۳۰، ۱۱۰۳۱، ۱۱۰۳۲، ۱۱۰۳۳، ۱۱۰۳۴، ۱۱۰۳۵، ۱۱۰۳۶، ۱۱۰۳۷، ۱۱۰۳۸، ۱۱۰۳۹، ۱۱۰۴۰، ۱۱۰۴۱، ۱۱۰۴۲، ۱۱۰۴۳، ۱۱۰۴۴، ۱۱۰۴۵، ۱۱۰۴۶، ۱۱۰۴۷، ۱۱۰۴۸، ۱۱۰۴۹، ۱۱۰۵۰، ۱۱۰۵۱، ۱۱۰۵۲، ۱۱۰۵۳، ۱۱۰۵۴، ۱۱۰۵۵، ۱۱۰۵۶، ۱۱۰۵۷، ۱۱۰۵۸، ۱۱۰۵۹، ۱۱۰۶۰، ۱۱۰۶۱، ۱۱۰۶۲، ۱۱۰۶۳، ۱۱۰۶۴، ۱۱۰۶۵، ۱۱۰۶۶، ۱۱۰۶۷، ۱۱۰۶۸، ۱۱۰۶۹، ۱۱۰۷۰، ۱۱۰۷۱، ۱۱۰۷۲، ۱۱۰۷۳، ۱۱۰۷۴، ۱۱۰۷۵، ۱۱۰۷۶، ۱۱۰۷۷، ۱۱۰۷۸، ۱۱۰۷۹، ۱۱۰۸۰، ۱۱۰۸۱، ۱۱۰۸۲، ۱۱۰۸۳، ۱۱۰۸۴، ۱۱۰۸۵، ۱۱۰۸۶، ۱۱۰۸۷، ۱۱۰۸۸، ۱۱۰۸۹، ۱۱۰۹۰، ۱۱۰۹۱، ۱۱۰۹۲، ۱۱۰۹۳، ۱۱۰۹۴، ۱۱۰۹۵، ۱۱۰۹۶، ۱۱۰۹۷، ۱۱۰۹۸، ۱۱۰۹۹، ۱۱۱۰۰، ۱۱۱۰۱، ۱۱۱۰۲، ۱۱۱۰۳، ۱۱۱۰۴، ۱۱۱۰۵، ۱۱۱۰۶،

اور بعض بے علم اور بعض بڑے بکسے بے وقوف لوگ انہیں حدیث پسنی کا طعن دیتے رہے لیکن تجربہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ان خُصوں کی بات مان لی اُن کے ایمان محفوظ رہے اور اُن کی اولادیں آج بھی مگر اسی سے بچی ہوئی ہیں اور ایک مسلمان کے نزدیک ایمان سے بڑھ کر کوئی شے زیادہ اہم نہیں ہوتی، اور جن لوگوں نے اُن کی خیر خواہی کو قبول نہ کیا، اُن میں سے کچھ خود بد مذہب ہو گئے اور کچھ کا حال یہ ہے کہ اُن کے سامنے بد مذہبوں کو بُرا کہا جائے تو براہِ راست نہیں کرا پاتے، (۵۶) اپنی اولادوں کی نسبت بد مذہبوں سے ملے کرتے ہیں اُن سے رشتے مٹے جڑتے ہیں اور اس پر اُن کو ذرا براہِ رخصت نہیں ہوتا، اُن کی صحبت اختیار کرتے ہیں، اُن کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں، اُن کا لڑ بچہ پڑھتے ہیں، اُن کو سنتے ہیں، اُن کی تعریف و توصیف کرتے ہیں، اپنے بچوں کو بد مذہبوں سے تعلیم دلاتے ہیں کو یہ کہہ دینے نہیں کو خود گراہنے کی سعی کر کے اپنی نسل کو براہِ رخصت ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ اور حضور کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے بد بختوں کو خطاب فرمایا:

عزّی ساری اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کریم ﷺ کی ہے، جس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنا نام جو لیا، محبت رسول ﷺ میں سب کچھ قربان کر دیا وہ لوگ سب سے بے ایمان ہو گئے ساری عزّی ساری عظمتیں اُس محبوبِ ربّ العالمین کی ہتھکڑیوں میں ہیں، جس کو کھینچ لے کر قول فرمایا عزّی والہا عزّی والہا ہو گیا، جس سے منہ پھراؤ میل و دھار ہو۔

کیونکہ خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

۳۳۔ ﴿وَالْقَلَمُ وَمَا يَسْطُرُونَ ۚ مَا أَنتَ بِمُعْجِزٍ ۚ وَبِذَلِكَ يَمْحُذُونَ ۚ وَإِن لَّكَ أُتْبَرًا ۚ عَنَّا مَفْذُونٌ ۚ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۚ﴾ (۵۷)

ترجمہ: قلم اور اُن کے لکھے کی قسم تم اپنے ربّ کے فضل سے بھونچ نہیں۔ اور ضرور

۵۶۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ بد مذہبوں کے لئے کوئی (عزت و تکریم) نہیں ہے۔ شرح تفسیر الاعتقاد اہل السنۃ، سابق ماروی عن النبی ﷺ فی الذّی عن مناظرۃ اہل البدع الخ،

تمہارے لئے یہ ثوابِ ثواب ہے۔ اور بے شک تمہاری خوب بڑی شان کی ہے۔ شانِ ثنول: بخیر کہیں، مخصوصاً ولید بن مشرہ حضور نبی کریم ﷺ کو بھونچ (دوان) کہا کرتا تھا۔ قلب پاک: مصطفیٰ ﷺ کو اس طعن و لفظ سے ایذا پہنچی، ربّ تعالیٰ نے قسمیں بیان کر کے آپ کے فضائل بیان فرما کر آپ کے قلب پاک کو تسلی دی۔

سید شریف جرجانی میں لکھتے ہیں: ”انہوں نے مراد و ادوات ہے جو علم اجمالی سے عبارت ہے کیونکہ حروفِ جہول میں ہیں بالاجمال اس میں موجود ہیں، اور (وَالْقَلَمُ) میں ”ق“ سے مراد علم اجمالی ہے جو مرئیہ اُحدت میں ہوتا ہے اور ”القلم“، تفصیل کا مرتبہ ہے۔“ (۵۸)

صرف قلم کی قسم بیان کر کے آپ (ﷺ) کی عزّت افزائی نہیں کی گئی بلکہ ﴿وَمَا يَسْطُرُونَ﴾ کا ترجمہ کر کے اُن جاہل پادوں کی بھی قسم بیان کی گئی ہے، جو لوگ قلم سے غیر قرطاس کی اُمت جتنے ہیں، بعض مفسرین نے فرمایا کہ قلم بھی حضور کا نام ہے، کیونکہ ایک

صحابی فرماتے ہیں: ”أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ“۔ (۵۹)

اس کی عادت میں ہے ﴿أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُفُوزَ﴾ (۶۰) یہ دونوں حدیثیں اس طرح ہیں کہ اگر ہم اور دونوں سے حقیقت محمدیہ مراد ہے حضور علیہ السّلام کو اس لئے

۵۸۔ کتاب التفسیر، باب القلم، ص ۱۷۱

۵۹۔ سنن البیہقی، کتاب القلم، باب (۱۷)، برقم: ۲۰۱۳، ۲۰۱۴ و کتاب التفسیر،

سورة (۱۸) القلم، باب (۶۱) برقم: ۲۶۴/۴، ۲۶۴/۵

أَيْضًا سَنَنُ ابْنِ دَاوُدَ، كِتَابُ السُّنَنِ، بَابُ فِي الْقَلَمِ، بِرَقْمِ: ۴۷۰، ۵۲/۵

أَيْضًا الْمَعْنَى لِلْإِمَامِ أَحْمَد: ۳۱۷/۵

أَيْضًا الْمَوَاقِبُ اللَّذْنِيَّةُ مَقْصِدُ الْأَوَّلِ، تَرْغِيفُ لَهُ تَعَالَى لِحَقِّهِ، ۳۷/۱۰

أَيْضًا تَفْسِيرُ رُوحِ الْبَيَانِ، سُورَةُ الْقَلَمِ، الْآيَةُ ۱-۶، ۱۱۷/۱۰

أَيْضًا مَطْلَعُ قَبِيَّةٍ، ۲/۲

۶۰۔ مَطْلَعُ الْقَبِيَّةِ، ۲/۲، ۲/۲

أَيْضًا تَفْسِيرُ رُوحِ الْبَيَانِ، سُورَةُ الْقَلَمِ، الْآيَةُ ۱-۶، ۱۱۵/۱۰

اس حدیث شریف کے مزید حوالہ جات کے لئے علامہ محسنِ احمد نقشبندی کی تصنیف ”مقامِ مصطفیٰ“،

ص ۲۱۸-۲۱۹ کا مطالعہ کیجئے

قلم کہتے ہیں کہ جیسے تحریر سے پہلے قلم ہوتا ہے، ایسے ہی عالم سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوتے اور جیسے قلم عالم کی تحریر کو بدل نہیں سکتا اسی طرح حضور کا فرمان دنیا میں کوئی پلٹ نہیں سکتا کو یا حضور علیہ السلام قلم الہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی شانِ اقدس میں اپنے کلامِ مبارک میں کئی جگہ ہم ارشاد فرمائی:

﴿فَعَزَّزْتُ﴾ (۶۱)

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم (۶۱)

﴿يَسَّۤا وَ الْفُرَّانَ الْخَكْبِۢمَ ۝ اِنَّكَ يَمِنَ الْفُرَّانِ﴾ (۶۲)

ترجمہ: اے محبوب حکمت والے قرآن کی قسم تم رسول میں سے ہو۔

﴿لَا اَقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۚ وَاَنْتَ جَلُّ بَلَدِ الْبَلَدِ﴾ (۶۱)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (۶۱)

﴿وَوَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ﴾ (۶۱)

ترجمہ: تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی قسم ہو۔

﴿فِي الْاَمِّ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ (۶۲)

۶۱۔ سورة الاحقاف: ۷۲/۱۵

۶۲۔ اسی ارشادِ نبوی کے تحت صمد اللہ جل علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اور حق کی قسم کہ اس کا نام خدا کا الہی میں آپ کی جان یا کسی طرح عزت و کثرت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے نبی عالم ﷺ کی طرف سے ساری کائنات کی تمکین فرمائی، یہ میرے صرف حضور کا ہے۔ (عزرائل العرفان، سورة الاحقاف: ۷۲/۱۵، ص ۲۱۷)

۶۳۔ سورة احقاف: ۷۲/۱۵

۶۴۔ سورة البقرة: ۲۵۱/۹۰

۶۵۔ اسی آیت کے تحت صمد اللہ جل علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مگر کہہ کر کہنے کا عالم ﷺ کی رفعتِ فردی کی بدولت حاصل ہوئی۔ (عزرائل العرفان، سورة البقرة: ۲۵۱/۹۰، ص ۷۰)

۶۶۔ سورة البقرة: ۲۵۱/۹۰

۶۷۔ سورة ق: ۱/۵۰

ترجمہ: عزت والے قرآن کی قسم۔

﴿وَالْفَجْرِ ۝ اِذَا هَوٰی﴾ (۶۸)

ترجمہ: اس پیارے چمکنے والے سورۃ کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

﴿وَالْفَجْرِ ۝ وَاٰتِیَآءِ عَشْرِ﴾ (۶۹)

ترجمہ: اس سچ کی قسم اور دس راتوں کی۔

مکلف اور مشرکین آپ ﷺ پر بخون کا بہتان لگاتے تھے، ان کے اس جھوٹے الزام کی تردید خود خالقِ دو جہاں قسم بیان کر کے فرما رہا ہے، فرمایا: ”قسم ہے قلم اور اس کے لکھنے کی“ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس ذاتِ پاک کے بارے میں یہ ایسا لغو باتیں نہیں کرتے ہیں وہ تو ایسی ستودہ صفات کی ہستی ہے کہ قلم کو اس کی تعریف و ثنا سے فرصت نہ ملے گی، وہی تحریریں علیٰ دنیا کے لئے مصدعہ و رافعہ رہیں گی جن میں اس محبوبِ دُرُ با ﷺ کا ذکرِ پاک ہے، ان تعالٰی کے رب نے فضل و کرم فرمایا ہے، ان کے دئے زیا کو کچھ کرکڑی مرنگوں ہو، ان کے لئے بڑا کمال ہے جو اس محبوبِ کبریا ﷺ کی شان میں ایسے مازیا لیا کرتے ہیں کہ ان کے لئے اپنے آپ کو دائمی عذاب کا ستم بنالے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا مفہوم یوں بیان فرماتے ہیں (۶۰)، ”تاویلِ صحیحہ“ میں ہے کہ بخون کا ستمی مسو رہے آیت کا ستمی یہ ہے، اے حبیب! اللہ تعالیٰ کی قسم آپ پر جو اُزل میں ہو چکی یا جو اب تک ہونے والی ہے، وہ مسو رو پوشیدہ نہیں، کیونکہ جھوٹوں سے ہے، اور اس کا ستمی یہ وہ ہے اور جس کو بھی جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ انسانوں کی آنکھ سے چھپا ہوتا ہے بلکہ آپ تو جو کچھ ہو چکا اس سے بھی واقف ہیں اور جو جو اس سے بھی خبردار ہیں اور حضور کے اس علمِ کامل پر یہ حدیثِ ولایت کرتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنا رتبہ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اس کی خدمت کو اپنے سینے میں پلایا، پس میں نے ”مَسَاكِنَ وَ مَا يُحْمِلُونَ“ (جو ہو گیا

۶۸۔ سورة الفجر: ۱/۵۳

۶۹۔ سورة الفجر: ۲۵۱/۸۹

۷۰۔ تفسیر روح البیان، سورة (۶۸) الفجر: ۱-۶، ۱۰/۱۲۱

اور جو ہوگا (کو جان لیا۔ ۷۱)

امام اہلسنت فرماتے ہیں:

بر عرش پر ہے تری گزد دلی فرش پر ہے تیری نظر
ملکت میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر مایاں نہیں
اللہ تعالیٰ نے دلی بندین مفرہ (جس نے معاذ اللہ! حضور ﷺ کو بیٹوں کہا تھا) کے یہ
عیب بیان فرمائے:

﴿وَلَا تَطْعُ كُلَّ خَلِيفٍ فِيهِمْ﴾ هَمَزٌ مُشْتَبِهٌ بِنَجِيمٍ ۝ فَتَاجُ
الْخَيْبِ مُغْدِبٌ أَيْمٌ ۝ غُلِبَ بَعْدَ ذَلِكَ وَنِيْمٌ ۝ (۷۲)
ترجمہ: اور ہر ایسے کی بات نہ سمجھا جو ہواستیں کھانے والا، ذلیل، بہت
ٹپنے والے، بہت اہر کی اُھر لگا تا پھرنے والا، بھلائی سے بڑا
روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گھمرا، درشت خواہی سب پر طرہ یہ کہ
اُس کی اصل میں خطا۔ (کنز الایمان)

اُس کے بعد فرمایا: ﴿يَسْتَنْسِفُ عَلَى الْخَوْضِ طُومٌ﴾ (۷۳) ترجمہ: ”قرع ہے کہ اُس
کی سواری کی تھوپی پر داغ دیں گے“، (کنز الایمان) جب یہ آیت اُتری تو ولید نے اپنی
ماں سے جا کر کہا کہ محمد (ﷺ) نے میرے سن میں ہاں میں ہاں ملایا (مائی میں نوید) کہ
تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات میری اصل میں چھپا کر رکھی گئی ہے
حال مجھے معلوم نہیں، یا تو تو مجھے جاکتا ہو ورنہ میں تیری گردن مار دیتا ہوں کہ اُس کی

- ۷۱۔ سُنَنُ الْقُرْمِي، کتاب الزُّكَا، باب فی رُوْیَةِ الرَّبِّ تَعَالٰی فی النُّوم، رقم: ۲۱۴۹، ۱۷۰/۲
عن عبد الرحمن بن عائش
أَيْضاً أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "مُسْنَدِهِ" تَعْلِيقًا مِنْ قَوْلِ الْبُخَارِيِّ رَعِدَ حَدِيث: ۳۲۴۵
(۲۱۴/۲۱۴/۴)
أَيْضاً نَقَلَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "مَشْكَاةِهِ" فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ، بَابِ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ
(الفصل الثانی، رقم: ۳۲۵، ۱۵۲/۲-۱ (۳۷)
۷۲۔ سورة الفلق: ۱۱، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳
۷۳۔ سورة الفلق: ۱۶/۱۸

ماں نے کہا کہ تیرا باپ مامر تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ ہر جائے گا تو اُس کا مال غیر لے جائیں
گئے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا، تو اُس سے ہے۔ (۷۴)

﴿وَأِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَعْنُونٍ﴾ (۷۵) ترجمہ: ”اور ضرور تمہارا رے لئے بے انتہاء
ثواب ہے“ (کنز الایمان) یعنی آپ کی شفاعت بھی ختم نہ ہوگی، ازل سے اُن تک آپ ہی کے
مفضل سب کی معیتیں دور و دور ہوئیں اور ہوگی، اے محبوب! تمہارا ثواب کبھی بند نہ ہوگا، قیامت
تک آپ کی اُمت رہے گی اُن کی نیکیاں رہیں گی، جن سب کا ثواب مرد ہا گنا ہو کر آپ کو ملتا
رہے گا۔

”مواہب لدنی“ میں ہے کہ مسلمان جو بھی نیک کام کرتے ہیں اس کا ایک ثواب تو
کرنے والے کو اور دوسرے کے نرشد کو اور چار اُس کے نرشد کے نرشد کو اور آٹھ اُس کے
نرشد کے نرشد، اس طرح جس قدر راوی جاذب سلسلہ ہوتا رہے گا، جب یہ ثواب بارگاہ مصطفیٰ
(ﷺ) میں پہنچتا ہے تو بے شمار اور بے حساب ہو کر پہنچتا ہے۔ (۷۶)

یہ ایک نئی کاپی نیک کام ہے، اب دوزخ نہ گئے اُمتی کتنے نیک کام کرتے ہیں، اور
میرے ساتھ ساتھ وہاں تمام کو ملتا ثواب پہنچایا جاتا ہے، جو حساب سے باہر ہے، حدیث میں ہے:
”مَنْ لَمْ يَخَيْرْ قَلَمٌ مِثْلَ آخِرِ قَالِهِ“ (۷۷)
یعنی، جو شخص نیکی پر زہری کرے اُس کو کرنے والے کی طرح ثواب
ملتا ہے۔

اور تمام بچانوں کے اعلیٰ اور ہر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں، جو کوئی کسی قسم کی بھی
نیکی کرتا ہے یا قیامت تک کرے گا، وہ حضور ﷺ کی زہری کی شکرے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے آجر کا کیا پوچھتا۔

- ۷۴۔ خزان المرفان، سورة الفلق: ۱۸/۱۶، ص ۱۶۲
۷۵۔ سورة الفلق: ۱۸/۱۸
۷۶۔ سعاده القلبي، المسئلة الرابعة، ص ۴۸، ۴۷
۷۷۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل اعادة الخلوي في سبيل الله الخ، رقم:
۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸

بمقرر فرماتے ہیں کسی ایسے اور خوبصورت فعل کا کرنا الگ چیز ہے، لیکن اس کو قبولیت اور آسانی سے کرنا الگ چیز ہے، کام خلق اس وقت کہلائے گا، جب اس کے کرنے میں تکلف سے کام لینے کی نوبت نہ آئے۔ (۸۱)

یعنی جس طرح آنکھ بے تکلف دیکھتی ہے، کان بے تکلف سنتے ہیں، زبان بے تکلف بولتی ہے، اسی طرح صفات، خواجہ و خیا، حق کوئی، تقویٰ وغیرہ تجھ سے کسی تڑوے اور توشٹ کے بغیر خود رو بہ ہونے لگیں تو اس وقت ان امور کو تیرے اخلاق شمار کیا جائے گا، عظیم، بہت بڑا علامہ، آگاہی کھچے ہیں کہ

لَا يُؤْتِيهِ شَأْنًا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ (۸۳)

یعنی مخلوق میں سے جس کی غرض رہا یا بلند عزت کو کوئی نہ پائے اسے عظیم کہتے ہیں۔

”علی“ استعمال کے لئے ہے (۸۴) یعنی کسی پر حاوی ہونا، چھا جانا اور قابو پالینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، آیت یوں نہیں تو اِنَّ لَكَ خَلْقًا عَظِيمًا ”بلکہ تو ایک عظیم خَلْقِ عَظِيم“ ہے، حق یہ ہے کہ اطلاق حیدرہ اور افعال پسندیدہ حضور ﷺ کا نہیں ہے، یہ سب زیر فرمان ہیں، یہ سب مرکب ہیں حضور ﷺ ان کے ذریعہ جاری ہیں، اس لئے حضور ﷺ کو ان امور کے لئے کسی تکلف اور بیادٹ کی ضرورت نہیں، اُغالب محمدی ہے عقائد صحیحہ یہ اور نکالات احمدیہ کی ریش خود بخود و بیوقوف رہتی ہیں، اللہ تعالیٰ سے جس کی

﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (۸۵)

ترجمہ: (اے حبیب!) تم فرماؤ کہ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگا اور میں بیادٹ (یعنی تکلف کرنے) کو مالوں میں نہیں۔ (کنز الایمان)

۸۲۔ التفسیر الکبیر، سورة (۶۸) القلم، الآية: ۴، ۱۰/۱۰۰

۸۳۔ تفسیر روح البیان، سورة (۶۸) القلم، الآية: ۴، ۲۹/۲۹۰

۸۴۔ تفسیر روح البیان، سورة (۶۸) القلم، الآية: ۴، ۱۰/۱۰۰

۸۵۔ التفسیر الکبیر، سورة (۶۸) القلم، الآية: ۴، ۱۰/۱۰۰

۸۵۔ سورة ص: ۴۸/۸۶

﴿اِنَّكَ لَعَلَّیْ خَلَقْتَ عَلَیْهِمْ﴾ (۸۶) فرما کر بتا دیا کہ حضور ﷺ کی ذات تمام کمالات کی جامع ہے، وہ کمالات جو پہلے نبیوں میں محقق طور پر پائے جاتے تھے وہ مجموعی طور پر اپنی تمام جلوہ سامانیوں اور اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ اس ذات اقدس و اطہر میں موجود ہیں، بھکر نوح، خلیفہ ابراہیم، اخطا ساموئیل، صدیق اسامیل، میر یسوع و ایوب، توحش سلیمان، علیم الفصل و الاسلام سب یہاں جمع ہیں۔ (۸۷)

حسین یوسف دم صنیٰ پد بیضا داری آچہ خوں ہمہ دارند تو تنہا داری (۸۸)

امام شرف الدین یومری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِی الْخُلُقِ وَ لَمْ يَدُلُّهُ فِیْ عِلْمٍ وَلَا حِزْمٍ (۸۹)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِی الْخُلُقِ (۹۰)

یعنی، نبی کریم ﷺ اپنی ظاہری شکل میں اور صورت و سیرت و اخلاق کے اعتبار سے تمام انبیاء سے برتر ہیں، کوئی نبی آپ کے مقام علم اور شانِ کرام کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا، حضور ﷺ کی ذات گرامی آفتاب ہے اور تمام انبیاء آپ کے ستارے ہیں اور وہ ستارے عہد جاہلیت کے اندر جوں جوں آپ کے انوار اور تابانیوں کو ظاہر کرتے رہے ہیں۔

اور عارف باطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بِوَجْهِهِ يَحْرُكُ هَمَّ كَانٍ كَوْهَرِشِ كَلَامِ خَلْقِهِ الْقُرْآنِ

۸۶۔ سورة القلم: ۶۸/۴

۸۷۔ تفسیر روح البیان، سورة (۶۸) القلم، الآية: ۱، ۲۹/۱۰۰ اسی مقام پر لکھتے ہیں کہ کسی عارف نے کہا

لِغُلِّي تَبَسُّمِي فِي الْأَنَامِ قَبِيلَتُهُ وَ خَلَقْتُهَا تَخَضُّعًا لِّعَلْمِهِ (۸۸)

یعنی، میری کوکوں میں سفلیت ہے اور چلنے نکلنے حضرت محمد ﷺ کے لئے بیخ کر دیئے گئے ہیں۔

۸۸۔ یعنی حضرت یونس علیہ السلام کا قفس، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوکی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا روشن ہاتھ وہ جہانگیر علیہ السلام کا انکسار دیکھتے ہیں آپ تنہا سارے کمالات دیکھتے ہیں

۸۹۔ فضیلة البردة، برقم: ۳۸، ص ۲۸

۹۰۔ فضیلة البردة، برقم: ۵۳، ص ۴۲

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن مومن کے میزان میں خُسنِ اخلاق سے زیادہ بھاری اور کوئی چیز نہ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ نفسِ کلام کرنے والے بد زبان سے بغض رکھتا ہے۔“ (۱۰۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور ذوقِ ممت میں مجھے سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، پھر فرمایا، ”میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ مانچند یہ اور قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ دُور یہ وہ ہیں جنہوں نے دُلا، زبان دراز اور مَغَنیہ قُوت ہوں گے،“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پہلے وہ گفتگوں کا مطلب ہماری سمجھ میں آگیا، تیسرے لفظ کا مطلب کیا ہے، فرمایا: ”متکبر لوگ“ (۱۰۱)

”روح البیان“ میں علامہ اسحاق شہنی نے یہ حدیث نقل کی ہے، حضور علیہ السلام اور السکام نے فرمایا ”اللہ کے نزدیک خُلق کی تین سوساٹھ صورتیں ہیں، جس میں تو حید کے ساتھ اُن میں سے ایک صورت بھی پائی گئی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ فِيْ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صِدِّيقٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِيَّ عَرَضَ كَيْلِيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ ابْنِ جُرَّجٍ جُحَّهٌ مِّنْ شَيْءٍ بَانِي جَاتِيْ بِهٖ۔

قَالَ: ”كُلُّهَا فَيَكُنْ يَا أَبَا بَكْرٍ وَأَحْبَبُهَا إِلَيَّ اللَّهُ الْمُسْتَعَاءُ“ (۱۰۲)
حضور ﷺ نے فرمایا، ”اے ابو بکر! تم میں خُسنِ خلق کی سب سے زیادہ

۱۱۶/۱۱۶۲۳۔ (۲۳۳۰)، ص ۱۱۳۷

أَيْضاً سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، كِتَابُ الْبِرِّ وَالْجَلِيلَةِ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْلُكِ النَّاسِ ﷺ، بِرَقْم: ۲۰۱۵، ۱۱۸/۱۱۶۲۴

أَيْضاً الْمُسْنَدُ لِلْإِمَامِ أَحْمَد: ۶/۱۷۴، ۲۳۶، ۲۴۶

۱۰۰۔ سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، كِتَابُ الْبِرِّ وَالْجَلِيلَةِ بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، بِرَقْم: ۱۱۲/۳۰۲۰۰۲

۱۰۱۔ تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ، سُورَةُ (۶۸) الْقَلَمِ الْآيَةُ: ۹/۱۸/۱۸/۲۲۸

۱۰۲۔ تَفْسِيرُ رُوحِ الْبَيَانِ سُورَةُ (۶۸) الْقَلَمِ الْآيَةُ: ۱۰/۱۲۳/۱۰، وَقَالَ الْفَيْحُ أَحْمَدُ عَزَّ وَعَلَاهُ: أَخْرَجَ نَحْوَهُ ابْنُ سَلِيمٍ الْغُرَشِيُّ فِي حِفْظِ عَيْمَةِ (مُطَبَّقِ رُوحِ الْبَيَانِ، ۱/۱۴۱)

صورتیں موجود ہیں، اور اُن میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقت بہت محبوب ہے۔“

صاحبِ تعمیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی تہجدی اِس مقام پر نقل فرماتے ہیں کہ سیدہ علیہ سجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب آپ ﷺ کے کمر اور پائی کی گدھی پر سوار ہوئیں تو اُس نے تین مرتبہ سونے کپہ سجدہ کیا اور پڑائی فصیح بولی، میری پخت پر افضلی الانبیاء، سید المرسلین، حبیبِ کبریا ﷺ سوار ہیں (۱۰۳) غرضیکہ جانور نے اعترافِ عظمت کیا! امام احمدی ”مسند“ اور امام مالک کے ”موطا“ (۱۰۴) میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ (۱۰۵)

یعنی، میں اِس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ اخلاقِ کُسنہ کی تکمیل کروں۔

صاحبِ کرامِ علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر حسین و جمیل صورت اور صفت سے زیادہ صاحبِ خود ساختہ و عطا (۱۰۷) اور کُنجِ اعز ترین تھے (۱۰۸) اور یہ کہ

۱۰۸۔ تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ، سُورَةُ الْقَلَمِ، ۳۶۹/۹

أَيْضاً كِتَابُ الْإِسْلَامِ مَالِكُ، كِتَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، بِرَقْم: ۱۱۶/۱۱۶۲۳، ص ۵۵۶

۱۰۷۔ تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ، سُورَةُ الْقَلَمِ، ۲۲۷/۱۸/۹

أَيْضاً الْمُسْنَدُ لِلْإِمَامِ أَحْمَدُ، سُورَةُ الْقَلَمِ، ۳۷۱/۹

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، بِرَقْم: ۴۲۵/۲، ۴۵۴۹
أَيْضاً صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفَهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهَهُ، بِرَقْم: ۱۱۶/۱۱۶۲۴، ص ۱۱۳۹

۱۰۷۔ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ بَدَأِ الْوَحْيِ، بَاب: ۶، بِرَقْم: ۷/۱۰۵

أَيْضاً صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ فَخُجٍّ، بِرَقْم: ۱۱۳۰/۶۰۷۶، ۶۰۷۷، ص ۱۱۳۰

۱۰۸۔ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ الْعَهَادِ وَالشُّعْرِ، بَابُ الْقَضَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالسُّبْحِ، بِرَقْم: ۲۲۸/۲، ۲۲۸۲

أَيْضاً صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ شِعَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ، بِرَقْم: ۶۰۷۷/۶۰۷۷، ص ۴۸

(۲۳۰۷)، ص ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، بِالْخُطِّ عَنْ أَنَسٍ قُلْتُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَفْضَلَ النَّاسِ بَالِغًا

شب یا کم و زیادہ عبادت میں مصروف دیکھنا تو اُن کے دل میں اپنے پیارے نبی ﷺ کی اتباع کا شوق پیدا ہوا اور وہ بھی اپنے باہمی مومنوں کے ساتھ اپنے مالک کی عبادت میں مشغول رہنے لگے، کیونکہ نصف رات کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے تھے اس لئے بسا اوقات دو تہائی رات نماز پڑھتے پڑھتے گزر جاتی، یہاں تک کہ اُن کے پاؤں سوج گئے چہروں کی رنگت زرد پڑ گئی، اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم فرمایا اس حکم میں تخفیف کر دی، اب نصف رات جاگنے کی پابندی نہیں، جتنا تم آسانی سے جاگ سکتے ہو اور جتنا آسانی قرائن پڑھ سکتے ہو اتنی آسانی ہے۔

یہ آیت پہلے حکم کے کئے عرصہ بعد نازل ہوئی اس میں مختلف قول ہیں، آٹھ ماہ، سولہ ماہ، ایک سال کی مختلف روایات منقول ہیں، امام ابن جریر نے اپنی ”تفسیر“ میں بارہ ماہ کا عرصہ لکھا ہے، (۱۰۷) بعض نے اس کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ تم اس کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے، اس وقت کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس سے بالیقین پتہ چل جائے کہ ٹھیک آدھی رات گزر گئی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں نرمی فرمادی اور بعض نے ”لَنْ نَحْضُوهُ“ کا معنی لیا: قَوْلًا قِيَامًا، ”کیا ہے (۱۰۷) کہ تم ہمیشہ اتنی دیر قیام کی طاقت نہیں رکھتے تم اس حکم کو نہ پورے کر سکتے، کیونکہ بیماری، سفر وغیرہ کے عوارض انسان کے ساتھ ہیں، جن کے باعث نصف رات جاگنا اذہم مشکل ہو جاتا، ان وجوہ کی بنا پر لوگ ایسا نہ کر سکتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تم پر آسانی اور تخفیف کر دی، اب جتنا آسانی سے جاگ سکتے ہو اور اس میں سے طاقت کر سکتے ہو اتنی آسانی ہے۔

”تفسیر المکنات“ (۱۱۸) میں ہے کہ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ تہجد شکی الزمان

لے تا صبح یا اللہ تعالیٰ اُمت کے شعبوں کے پیش نظر فرمایا، گی کا تہجد سنت میں یہ نہیں ان کے حق میں قائل ہو جائے اور یہ کا تہ قیام شب سحر میں نہوں کی تک پ ﷺ کی اتباع و ہدی دین کی اصل ہے (تفسیر الحسنات، سورة المزمل، ۲۹/۷)

۱۱۵ - تفسیر ابن جریر، سورة المزمل، الآية: ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳

قرأت لازم ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی (۱۶۲) اور امام احمد کا مذہب بھی یہی ہے، البتہ اُن کے نزدیک قاتحہ کے بعد قرأت سورت مسنون ہے واجب نہیں، اور اُن کے ساتھ امام شافعی اور امام مالک کا مذہب بھی یہی ہے، اور وہ سورۃ قاتحہ کے بغیر نماز نہ ہونے کے قائل ہیں، یعنی فرض قرار دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کے نزدیک قاتحہ اور اُس کے ساتھ کسی سورت کا انضمام (یعنی ملا کر) واجب ہے۔ کما قول فی "الہدایۃ" (۱۶۵)

اور امام کے پیچھے سورت الفاتحہ کا پڑھنا اختلاقی مسئلہ ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام کے پیچھے کسی نماز میں بھی خواہ وہی ہر سورۃ قاتحہ پڑھنے کی ممانعت ہے، اور اُن کی دلیل امام احمد (۱۶۶) اور دارقطنی (۱۶۷) کی مروی حدیث حجت ہے:

"بِرَأۡیِہِ الْاِمَامِ قِرَآءَۃُ لَہٗ" (۱۶۸)

یعنی، امام کی قرأت مقتدی کو بھی کافی ہے۔ (۱۶۹)

اور امام ابو داؤد نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح

۱۶۴۔ یعنی مطلقہ قرأت فرض ہے سورۃ قاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ چھوٹی سورت چھ سورۃ کوڑ، چھوٹی قرأت آیات اس طرح ایک آیت دو آیات جو چھوٹی تین آیات کے برابر ہوں فرض کی جاتی ہیں، امام احمد اور دارقطنی کے علاوہ دیگر مذاہب پر رکعت نماز کا واجب ہے چھوٹی سورۃ کے ساتھ سورۃ الفاتحہ، کتاب الصلاۃ باب صفة الصلاۃ، ص ۱۶۴۔ میں ہے۔

۱۶۵۔ الہدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ۱-۱۰/۲

۱۶۶۔ المستند للإمام احمد، ۳۳۶/۲

۱۶۷۔ سُنَنُ التِّرْمِذِی، کتاب الصلاۃ، باب ذکر قولہ ﷺ "مَنْ كَانَ لَهُ اِیْمَانٌ فَقَرَأَ اِلَیْہِمْ اِلَہٗ قِرَآءَۃً، برقم: ۱۲۲۳، ۱/۱-۲۲۱/۱

۱۶۸۔ سُنَنُ ابْنِ مَاجَہ، کتاب الصلاۃ، باب اِنَّا قَرَأَ الْاِمَامُ فَقَصَّصُوا، برقم: ۸۵۰، ۱/۱-۶۱۰

۱۶۹۔ اور عبد شریف بنے امام دینی الدین ترمیزی نے "مشکاة المصابیح" کے کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ (الفصل الاول) میں نقل کیا ہے کہ حضرت قتادہ کی حدیث پر ہر وحی اللہ تعالیٰ عورت ایک روایت ہے کہ "جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ" اس کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہوتا ہے اور اس پر بھی خواہ وہ نماز میں قرأت کرے گا جب نہ ہونے کی دلیل ہے۔ رجوعاً للفتوح، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، الفصل الاول، برقم: ۸۲۷، ۶-۱۲۴/۳

ہے، جسے امام محمد نے "موطا" (۱۷۰) میں بطریق موسیٰ بن ابی عازر عن عبد اللہ بن شداد عن جابر روایت کیا ہے۔ (یہاں پر "مقتدر الحنابلہ" کا بیان مکمل ہوا) (۱۷۱)

نماز تہجد امت کے حق میں اگر چند فرض ہے اور نہ واجب لیکن صحابہ کرام علیہم الرضوان جو نبی ﷺ کے خصال کے اتباع کو اپنے لیے ضروری و لازمی جانتے تھے اُن سے یہ حصو نہیں کہ وہ اس کے ناکہ ہوں چنانچہ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات میں بکثرت احادیث و آثار ہیں جن کا لا طائل ہو سکتا، لیکن بحیثیت جمعی طور پر یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے افعال کی پیروی اور اتباع کیا کرتے تھے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

جب آپ ﷺ نے اپنی طعن مبارک اُناری تو تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہم نے اپنی جوتیاں اُنارویں۔ (۱۷۲)

ما تلمذوا امام مالک رواۃ محمد بن حنبل، باب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ

بکتاب الامام، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱

۱۷۱۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۲۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۳۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۴۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۵۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۶۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۷۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۸۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۷۹۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱
۱۸۰۔ ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الفرة فی الصلاۃ، برقم: ۱۱۷، ص ۶۱

۱۷۳۔ سُنَنُ ابْنِ حَالِد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الفعل، برقم: ۶۰، ۱/۱-۲۰۲

۱۷۴۔ اَيْضاً سُنَنُ التِّرْمِذِی، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی العمل، برقم: ۱۳۷، ۱/۱-۲۳۵

۱۷۵۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸

۱۷۶۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۷۷۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۷۸۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۷۹۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۸۰۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸

۱۸۱۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۸۲۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۸۳۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۸۴۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸
۱۸۵۔ اَيْضاً مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری، برقم: ۸۸۰، ص ۲۷۸

یہ تھا ذوق و محبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا، (۱۳۳) یہ بھی اُن صحابہ کرام کی محبت کا صلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی کالیف کو دیکھتے ہوئے میرے محبوب ﷺ کی رحمت و شفقت پر کرم فرمایا کہ اس حکم میں آسانی کی آفت کی مغفرت کے غم میں رہتے تھے اور اپنے امتیوں کی معمولی سی تکلیف، دکھ و رنج و مصیبت کو برداشت نہ فرماتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ وَرَحِيمٌ﴾ (۱۲۴)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر

الاکرم لمن آتی المسجد الفخ، برقم: ۲۱۸۲/۲، ۳۰/۴، ۳۰/۶

أَيْضاً الْمَسْنَدُ لِلْإِمَامِ أَحْمَد: ۳/۹۲۰

أَيْضاً بُلُوغُ الْأُمَمِيِّ مِنْ أَسْرَرِ الْفَقْهِ الرَّبَنِيِّ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بِحَبَابِ النَّحْسَةِ الْحِجَةِ، الصَّلَاةِ فِي الْبَلْعِ، برقم: ۱/۳۸۰

أَيْضاً فَتْحُ الْمُصْطَلَحِ فِي مَدَحِ الْعِلْمِ، بَابُ الْأَوَّلِ، حُكْمُ الصَّلَاةِ فِي الْيَقَالِ، ص: ۴۵

۱۳۳۔ حضرت مرثد ابن مسرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ جب کے دن حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کا ظہار ارشاد فرمایا ہے تھے انہوں نے سنا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ صحابہ کرام

حضرت ابن مسعودؓ جبکہ وہ روزے پڑھتے تھے گنگواری کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور انہوں نے ارشاد فرمایا: "یہ صحابہ کرام ابن مسعودؓ اور ان کے شیوخ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ صحابہ کرام

صاحب ابن عزیمة کتاب الحیمة جماع لبواب الاذان، باب امر المسلم بالصلوة برقم: ۱۰۷۲۸/۱۸۶۲

برقم: ۱۰۷۲۸/۱۸۶۲، أَيْضاً جَامِعُ بَيَانِ الْعِلْمِ وَفَضْلِهِ، بَابُ (۶۱) نَكْتَةُ يَسْتَقِلُّ بِهَا الْخَبَرُ، عَلَى اسْتِعْمَالِ عَدَمِ الْمُخْطَبِ الْخَبَرُ، برقم: ۱۸۶۲/۲، ۱۹۳۲/۱

رواہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ صحابہ کرام" وہ ہیں راستے میں گئے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر رہے فرمایا: "میرا کیا حال ہے؟" عرض کی حضور میں آپ کو "یہ صحابہ کرام" فرماتے سنا تو میں نے گنگواری کریم ﷺ نے (دعا کی کہ) اللہ

تعالیٰ تیری عطا فرماتا دے کہ "جامع بیان العلم و فضلہ، باب (۶۱) نکتہ يستقل بها الخبر، برقم: ۱۸۶۲/۲، ۱۹۳۲/۲

متن اور معانی میں ذکر کردہ ان چند اقوال سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم السلام اور ان کے حضور ﷺ کے قول اور فعل کو واجب العمل قرار دیتے تھے، مسلمانوں! احقرات صحابہ کرام کا عمل دیکھو میرے آپ کو دیکھو کہ ہم کہیں کھڑے ہیں۔

تمہارا منقش میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہئے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہر بان۔ (تکذیب النہای)

اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے وہ قتل ہے جسے یوں بیان فرمایا:

كُلُّهُمْ يَطْلُبُونِ رَضَائِي وَفَقَا طَلَبَ رَضَائِي مَا مَحَدَّ (بخاری، ۱۳۵)

خدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم، خدا چاہتا ہے رضا ہے محمد ﷺ

۳۵۔ ﴿لَا تُحْرِكْ يَدَاكَ لِتَعْبُدَ بِهِ﴾ ۱۰ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَنَّةَ وَفُؤَانَهُ﴾ ۱۱ ﴿فِيكَ فَرْأَنَهُ﴾ ۱۲ ﴿فُضِّحَ فُؤَانَهُ﴾ ۱۳ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا نَبَاتَهُ﴾ (۱۳۶)

ترجمہ: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔ تو جب ہم اُسے پڑھ چکیں اُس وقت اُس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر

قرآن ہمارا ذمہ ہے۔ (تکذیب النہای)

شیخ محمد بن یحییٰ بخاری و مسلم اور دیگر عظیم احادیث میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خود ہی کی ہدایت کی وجہ سے جلد جلد پڑھتے، اور اپنی زبان مبارک اور اللہ کے مقدس ہونٹوں کو جلد جلد حرکت دیتے، اس خوف سے کہ نازل شدہ

آیت سے کچھ دور سے نہ جاتے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (۱۳۷)

تو ہے کہ ان کے ذمہ واریوں کا حضور ﷺ کو از حد احساس قحاجب و حق مائل ہوتی تو

حضور ﷺ پوری طرح متوجہ ہوتے اور جبریل امین جو نبی اللہ تعالیٰ کے کلام کی قرأت شروع کرتے حضور بھی جلدی جلدی سے تلاوت فرماتے، مبادا کوئی لفظ رو نہ جائے، بیک وقت تمن

۱۳۵۔ ان کلمات کی تکرار کتاب کے بقا کی کتابت میں گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۔ سورة الفاتحة: ۱۶/۷۵

۱۳۷۔ صحيح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب: ۴، برقم: ۷/۱۰۵

أَيْضاً صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِعْمَالِ الْفَرْقَةِ، برقم: ۱۹۳۵/۷۴۷۔

(۴۴۸) ص: ۲۱۴، ۲۱۵

أَيْضاً تَفْسِيرُ امِينِ كَبِيرٍ، سورة (۷۵) الْفَاتِحَةِ، الآية: ۱۶، ۸۰/۴

أَيْضاً تَفْسِيرُ فَوْضُولِ، سورة (۷۵) الْفَاتِحَةِ، الآية: ۱۶، ص: ۳۷۷

کام، سراپا توجہ بن کر شہداء اس کی عطاوت کرنا، اور اس کے مفہوم کو سمجھنا یا وقت طلب اور تکلیف دہ کام تھا، اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی یہ تکلیف کو ادا نہ فرمائی، اس زحمت سے بچانے کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔

چونکہ یہاں قیام متاد و قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہو رہا تھا، مضمون کی اہمیت کے پیش نظر حضور ﷺ نے اپنے تین کاموں میں مزید کوشش فرمائی اللہ عزوجل نے اس خدمت کو کم کرنے اور اس تکلیف سے بچانے کے لئے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ پر خصوصی رحمت فرمائی ہے کہ محبوب! آپ کو اس قدر کوشش کرنے کی ضرورت نہیں، جب جبریل ہماری آیتیں پڑھ کر سنارہے ہیں تو اس وقت آپ صرف وہاں سے سنتے جائیں اور یہ فکر نہ کریں کہ کلام کا کوئی حصہ فراموش ہو جائے گا کوئی ٹکڑا بھی طرح سمجھا نہ جائے گا، یہ فکر دل سے نکال دیں کام ہم نے اپنے ذمہ لے لئے ہیں۔

جب جبریل وحی کا اہتمام کر چکیں گے تو اس کا ایک ایک کلمہ ایک ایک حرف آپ کے حافظہ میں نقش ہو جائے گا، اس سارے کلام کو ہم آپ کے سینہ مبارک میں جمع کر دیں گے، پھر ہر آیت کا آیت کے ہر کلمہ کا مفہوم اور مفہوم آپ کو سمجھا دیتا ہے بھی ہمارا کام ہے، ان چار آیات نے فتنہ انکار و منکفر دبا کر پھینک دیا، منکفرینہ صفت کے زبردست اعتراضات کا قلع قمع کر کے رکھ دیا، ہر وہ شخص جو قرآن کو شہادہ و مدح کا نام لے گا، اس کے لئے نجات کا راستہ کشادہ ہو جاتا ہے۔

منکرینہ صفت کا بغیرا دی اعتراض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر صرف قرآن کریم نازل فرمایا ہے، اس کے علاوہ اور کوئی وحی حضور ﷺ پر نہیں آئی قرآن کی جو تعبیر یا احکام قرآن ہی کی جو تفصیل ہمیں ٹپ احداثہ میں ملتی ہے یہ ضروری ذاتی رائے ہے۔ معاذ اللہ عن معاذ اللہ قرآن کی ایک چھوٹی آیت ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ﴾ (۱۲۸) ترجمہ: ”پھر ہمارے ذمہ ہے اس کو کھول کر بیان کر دینا“۔ نے اعتراضات کے اس طومار کو شہادت و ماہرہ کر دیا، فرمایا جو کلام آپ پر نازل کیا جا رہا ہے اس کا یاد رکھا تو اس کو آپ کے سینہ میں جمع کر دیتا بھی ہمارا

کام ہے اور اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

یعنی قرآن کریم کے احکامات و ارشادات کے مفہوم اور مدعا کو پوری طرح سمجھا دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے، یہ آپ کی سہولت یا اجتہاد پر موقوف نہیں، بلکہ ہم نے (جو عالم الغیب و الغیابہ ہیں، ماضی، حال، مستقبل کے زمانوں اور ان کے ہر لحظہ بدلے ہوئے تقاضوں کے خالق ہیں) انہیں کھول کر آپ کو سکھایا ہے، جب قرآن اور قرآن کا بیان دونوں محض مبنی اللہ ہیں، تو دونوں کا اتباع ہر مومن پر لازم ہوگا اور کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ایک تو واجب العمل قرار دے اور دوسرے کو سابقہ العمل۔

منکرینہ صفت نے ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ﴾ کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ ایک حکم جو ایک جگہ قرآن میں مجمل مذکور ہے، دوسری آیت میں اس میں تفصیل درج کر دی گئی اور یہی بیان قرآن جس کا وعدہ کیا گیا، اس کو وہ فقیر القرآن بالقرآن پر بھاری بھرکم اور زعب دار و صلاحت و تفسیر کرتے ہیں، ہم بعد ادب ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ سارے قرآن میں اس طرح کی تفسیر کرتے ہیں، ہم ان کی قرآن فہمی کی داد دیں گے اگر وہ صفت قرآن کی تفسیر کرتے ہیں، مگر ان کے حکم کی تعمیل کریں، تو انہیں تو یہی ذی الحجہ کا نہیں ملے گا۔ نہ قرآن کا کلام قرآن ہی کی تمام کی تفہیمات، نہ سنی نہ دیگر افاضیاج کا انہیں محکم ہوگا، ان کے اجتہاد کے مطابق حکم اسلام کا یہ بین الاقوامی اجتماع اختراع و اختلاف کی مذہب ہو جائے گا۔

جس سے کسی ذیادہ ایمان و عبادت نماز ہے، آپ نماز کے بارے میں قرآن کریم کی سب آیتوں کو بخوبی کراہ کر لیں، پھر عربی لغت کی ساری کتب جو دستیاب ہو سکتی ہیں وہ بھی فراہم کر لیں، مزید یہ کہ عربی زبان کے ماہرین کو تلاش کریں ان میں جو ماہر ترین ہوں ان کی ایک جماعت کو بھی پاس بنالیں اور ہمیں ”تَفْہِیْمُ الْقُرْآنِ“ کا بھی سمجھا دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس حکم کی تعمیل ہم سے کس صورت میں چاہتا ہے، یہ لوگ برسوں مغرور ماری کرتے رہیں، منکفرینہ صفت کی مدد کے بغیر آیت کریمہ کے ان دو کلمات کا معنی نہیں بتا سکتے چہ جائیکہ سارے قرآن کو سمجھنے کا دعویٰ کریں۔

قرآن اور بیان قرآن (منکفرینہ صفت) اس آیت کے مطابق سب محض لہو مبنی اللہ ہیں، ان

کو بھدا نہیں کیا جا سکتا، عمل کرنا بہتے دونوں پر عمل کرنا ہوگا مگر یہاں قرآن کا نظریہ اندازہ کرو تو ممکن ہی نہیں کرتے قرآن کا اس طرح اتباع کریں جس طرح اس کے زل کرنے والے کا خطا ہے۔

چنانچہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل کے ذکر کے ساتھ ذکر رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ عین:

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۳۹)

ترجمہ: اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۰)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ (کنز الایمان)

﴿مَنْ ذُوْنُ اللَّهِ وَلَا يُشْرِكْ بِهِ﴾ (۱۴۱)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کے سوا۔ (کنز الایمان)

﴿يُؤْتِي الْهَدْيَ مِمَّنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ (۱۴۲)

ترجمہ: ہدایت دیتی ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۳)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔ (کنز الایمان)

﴿مَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۴)

ترجمہ: جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا۔ (کنز الایمان)

﴿فَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۵)

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول نے اُن کو دیا۔ (کنز الایمان)

﴿فَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۶)

ترجمہ: اسی لئے کہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۷)

ترجمہ: اور جو اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۸)

ترجمہ: اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۴۹)

ترجمہ: جنہوں نے اللہ اور رسول سے جو بھلا ہوا تھا۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۰)

ترجمہ: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۱)

ترجمہ: تم فرما دیجیو کہ اللہ اور رسول ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۲)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۳)

ترجمہ: تو ان کا پیچھا کر جس حصہ خالص اللہ اور رسول کا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۴)

ترجمہ: اور جو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۵)

ترجمہ: اور جو اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں۔ (کنز الایمان)

﴿وَمَنْ يَبْغِ اللَّهَ وَاللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (۱۵۶)



۱۴۷۔	سورة التوبة: ۹/۹۴	۱۴۸۔	سورة التوبة: ۹/۷۴
۱۴۹۔	سورة التوبة: ۹/۹۰	۱۵۰۔	سورة المائدة: ۵/۳۳
۱۵۱۔	سورة الانفال: ۸/۱	۱۵۲۔	سورة الانفال: ۸/۱۳
۱۵۳۔	سورة الانفال: ۸/۴	۱۵۴۔	سورة المائدة: ۵/۹۱
۱۵۵۔	سورة التوبة: ۹/۵۱	۱۵۶۔	سورة التوبة: ۹/۵۰

۱۳۹۔	سورة التوبة: ۹/۱۳	۱۴۰۔	سورة التوبة: ۹/۱۴
۱۴۱۔	سورة التوبة: ۹/۱۶	۱۴۲۔	سورة التوبة: ۹/۱۶
۱۴۳۔	سورة التوبة: ۹/۳	۱۴۴۔	سورة التوبة: ۹/۶۳
۱۴۵۔	سورة التوبة: ۹/۵۹	۱۴۶۔	سورة التوبة: ۹/۵۹

ترجمہ: (یاد رکھو کہ میں کہ) اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے۔ (نکزالایمان)

﴿الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (۱۰۷)

ترجمہ: وہ جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے۔ (نکزالایمان)

﴿وَضَلَّكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ (۱۰۸)

ترجمہ: اور ج فرمایا اللہ اور اُس کے رسول نے۔ (نکزالایمان)

﴿وَأَخْطَأَ اللَّهُ وَأَخْطَأَ الْوُضُوءُ﴾ (۱۰۹)

ترجمہ: ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور اس کے رسول کا حکم مانا ہوتا۔ (نکزالایمان)

بکثرت آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اپنے محبوب کا ذکر فرمایا۔ یہاں پر اُن میں سے چند کا ذکر کیا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تقریباً اپنے تئیں (۳۰) ناموں سے مخصوص فرمایا اور اسے حسب ذیل ہیں:

الْأَكْرَمُ، الْأَمِينُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الْبَشِيرُ، الْعَبَّاسُ، الْحَقُّ، الْخَبِيرُ،

ذُو الْقُوَّةِ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، الشَّهِيدُ، الشَّكُورُ، الصَّادِقُ، الْعَظِيمُ،

الْعَفُو، الْعَالِمُ، الْعَزِيزُ، الْفَاضِلُ، الْكَرِيمُ، الْمُبِينُ، الْمُحْسِنُ، الْمُتَّقِسُ،

الْمَوْلَى، الْوَلِيُّ، الشُّوْر، الْمَهَادِي، طہ اور یس۔ (۱۶۰)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَحَقَّقَ لِي مِنْ أَسْمَاءِ لِحْجَلِهِ فَلَوْ الْعَرَبُ عَمَلُوا مِثْلَ مَا عَمِلَ مُحَمَّدٌ

یعنی، اللہ عزوجل نے اپنے نام سے آپ ﷺ کا نام نکالا، تاکہ آپ

۱۵۷۔ سورة النور: ۲۴/۶۲ ۱۵۸۔ سورة الاحزاب: ۲۳/۲۲

۱۵۹۔ سورة الاحزاب: ۳۳/۶۶

۱۶۰۔ عاشق عاشق علیا ہر صبح جو تھمیل و ذکر اُن میں سے نہ کرے گا اس لئے کہے گئے ہیں، دیکھئے:

الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الثالث، فصل في تشریف الله تعالیٰ بما سماه به من اسمائه الحسنی الخ، ص ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷

۱۶۱۔ دیوان حسان بن ثابت الأکسری، قافية الذال، ص ۱۳۱

ﷺ کی عزت ہو پس صاحب عرش (اللہ تعالیٰ) محمود ہے اور آپ محمد

ﷺ ہیں۔ (۱۶۲)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پس اِن تئیں (۳۰) ناموں کے سوا اور بھی بہت سے اسماء قرآن کریم میں ملتے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

الْأَكْبَدُ، الْأَصْلَقُ، الْأَحْسَنُ، الْأَجْوَدُ، الْأَعْلَى، الْآخِرُ، النَّاهِي،

الْبَاطِنُ، الْبَرُّ، الْبَرَّاهَنُ، الْخَاضِرُ، الْخَافِظُ، الْخَفِيفُ، الْحَبِيبُ،

الْحَكِيمُ، الْعَلِيمُ، الْحَيُّ، الْخَلِيقَةُ، الْمَلْعَى، الرَّافِعُ، الْوَاضِعُ،

زَفِيعُ الْوَرَجَاتِ، السَّلَامُ، الشَّيْخُ، الشَّاكِرُ، الصَّابِرُ، الصَّاحِبُ

الطَّيِّبُ، الطَّاهِرُ، الْعَلَلُ، الْعَلِيُّ، الْغَالِبُ، الْغَفُورُ، الْغَنِيُّ، الْقَائِمُ،

الْقَرِيبُ، السَّاجِدُ، الْمُعْطَى، الْغَابِغُ، الْفَاطِرُ، الرَّفِيعُ، خَمٌ اور

لَنْ (۱۶۳)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَوَّنُ الْمُهْدَى (۱۶۴)

یعنی، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا، جب مؤذن پانچویں

وقت "أُشْهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہتا ہے تو اُس کے ساتھ "أُشْهِدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللہ" کا بھی اظہار کرتا ہے۔ (۱۶۵)

اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے محبوب ﷺ سے کتنا پیار ہے، اپنے ذکر کے ساتھ محبوب کا ذکر

شامل فرما کر آپ کی شان کو بلند فرمایا، چنانچہ ایک عاشق صادق جسے دنیا امام اہلسنت کے نام

سے جانتی ہے فرماتے ہیں:

۱۶۲۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الثالث، فصل في تشریف الله تعالیٰ بما سماه به الخ، ص ۱۵۴

۱۶۳۔ الخصائص الکبریٰ، باب اختصاصه ﷺ بما سقى به من اسماء الله تعالیٰ، ۷۸/۱

۱۶۴۔ دیوان حسان بن ثابت الأکسری، قافية الذال، ص ۱۳۱

۱۶۵۔ الخصائص الکبریٰ، باب اختصاصه ﷺ بانطلاق اسمه الشریف فشهیر من اسم الله تعالیٰ، ۷۸/۱

وہی نور حق وہی ظلم رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زمان نہیں
کروں تیرے نام پہ جان فدا نہ بس ایک جان دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروؤں جہاں نہیں
کلے کیا راز محبوب و محب مستان غفلت پر

۳۶۔ ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فَمَا يَكْفِيهِمْ﴾ (۱۱۱)
ترجمہ: چاشت کی قسم، اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہارے خدا نے نہ چھوڑا اور
نہ کمزور جانا۔

شانِ نورِ اول: ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روزہ نبی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کی
کہ (ﷺ) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور کمزور جانا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۱۷)
دوسری روایت جو شیخین سے ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ علایطیج کے باعث دو عشر
روزِ حشری کے وقت بیدار ہو کر مصروفِ عبادت نہ ہوئے، تو ابولہب کی بیوی اُمّ جحش نے کہا
مکانِ حضور ﷺ کے پردوں میں تھوڑا آئی اور کہنے لگی:

يَا مَحْسَدُ، إِنِّي لَأَظْهَرُ أَنَّ يَكُونُ شَيْطَانُكَ خَائِبًا بِكَ لَمْ تَرَهُ
قَبْلَكَ مَهْلًا لِكَيْتَنَ أَوْ ثَلَاثَ

یعنی، میں دیکھتی ہوں کہ تمہارا شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، وہ تو
رات سے میں نے اُسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس گستاخی کے جواب میں یہ سورہ پاک نازل ہوئی۔ (۱۱۸)

۱۶۶۔ الفصحی: ۱/۹۳، ۳۵

۱۶۷۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد والشر، باب ما لقی النبی ﷺ من اذى المشركين و
المنافقين، رقم: ۱۶۷۹/۱۶۸۰، ص ۸۸۸
۱۶۸۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ﴿مَا وَدَّعَكَ وَتَكَلَّمَ﴾ مآل فی رقم: ۴۹۵۱، ۴۹۵۲، ۴۹۵۳، ۴۹۵۴، ۴۹۵۵، ۴۹۵۶، ۴۹۵۷، ۴۹۵۸، ۴۹۵۹، ۴۹۶۰، ۴۹۶۱، ۴۹۶۲، ۴۹۶۳، ۴۹۶۴، ۴۹۶۵، ۴۹۶۶، ۴۹۶۷، ۴۹۶۸، ۴۹۶۹، ۴۹۷۰، ۴۹۷۱، ۴۹۷۲، ۴۹۷۳، ۴۹۷۴، ۴۹۷۵، ۴۹۷۶، ۴۹۷۷، ۴۹۷۸، ۴۹۷۹، ۴۹۸۰، ۴۹۸۱، ۴۹۸۲، ۴۹۸۳، ۴۹۸۴، ۴۹۸۵، ۴۹۸۶، ۴۹۸۷، ۴۹۸۸، ۴۹۸۹، ۴۹۹۰، ۴۹۹۱، ۴۹۹۲، ۴۹۹۳، ۴۹۹۴، ۴۹۹۵، ۴۹۹۶، ۴۹۹۷، ۴۹۹۸، ۴۹۹۹، ۵۰۰۰، ۵۰۰۱، ۵۰۰۲، ۵۰۰۳، ۵۰۰۴، ۵۰۰۵، ۵۰۰۶، ۵۰۰۷، ۵۰۰۸، ۵۰۰۹، ۵۰۱۰، ۵۰۱۱، ۵۰۱۲، ۵۰۱۳، ۵۰۱۴، ۵۰۱۵، ۵۰۱۶، ۵۰۱۷، ۵۰۱۸، ۵۰۱۹، ۵۰۲۰، ۵۰۲۱، ۵۰۲۲، ۵۰۲۳، ۵۰۲۴، ۵۰۲۵، ۵۰۲۶، ۵۰۲۷، ۵۰۲۸، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۰۳۱، ۵۰۳۲، ۵۰۳۳، ۵۰۳۴، ۵۰۳۵، ۵۰۳۶، ۵۰۳۷، ۵۰۳۸، ۵۰۳۹، ۵۰۴۰، ۵۰۴۱، ۵۰۴۲، ۵۰۴۳، ۵۰۴۴، ۵۰۴۵، ۵۰۴۶، ۵۰۴۷، ۵۰۴۸، ۵۰۴۹، ۵۰۵۰، ۵۰۵۱، ۵۰۵۲، ۵۰۵۳، ۵۰۵۴، ۵۰۵۵، ۵۰۵۶، ۵۰۵۷، ۵۰۵۸، ۵۰۵۹، ۵۰۶۰، ۵۰۶۱، ۵۰۶۲، ۵۰۶۳، ۵۰۶۴، ۵۰۶۵، ۵۰۶۶، ۵۰۶۷، ۵۰۶۸، ۵۰۶۹، ۵۰۷۰، ۵۰۷۱، ۵۰۷۲، ۵۰۷۳، ۵۰۷۴، ۵۰۷۵، ۵۰۷۶، ۵۰۷۷، ۵۰۷۸، ۵۰۷۹، ۵۰۸۰، ۵۰۸۱، ۵۰۸۲، ۵۰۸۳، ۵۰۸۴، ۵۰۸۵، ۵۰۸۶، ۵۰۸۷، ۵۰۸۸، ۵۰۸۹، ۵۰۹۰، ۵۰۹۱، ۵۰۹۲، ۵۰۹۳، ۵۰۹۴، ۵۰۹۵، ۵۰۹۶، ۵۰۹۷، ۵۰۹۸، ۵۰۹۹، ۵۱۰۰، ۵۱۰۱، ۵۱۰۲، ۵۱۰۳، ۵۱۰۴، ۵۱۰۵، ۵۱۰۶، ۵۱۰۷، ۵۱۰۸، ۵۱۰۹، ۵۱۱۰، ۵۱۱۱، ۵۱۱۲، ۵۱۱۳، ۵۱۱۴، ۵۱۱۵، ۵۱۱۶، ۵۱۱۷، ۵۱۱۸، ۵۱۱۹، ۵۱۲۰، ۵۱۲۱، ۵۱۲۲، ۵۱۲۳، ۵۱۲۴، ۵۱۲۵، ۵۱۲۶، ۵۱۲۷، ۵۱۲۸، ۵۱۲۹، ۵۱۳۰، ۵۱۳۱، ۵۱۳۲، ۵۱۳۳، ۵۱۳۴، ۵۱۳۵، ۵۱۳۶، ۵۱۳۷، ۵۱۳۸، ۵۱۳۹، ۵۱۴۰، ۵۱۴۱، ۵۱۴۲، ۵۱۴۳، ۵۱۴۴، ۵۱۴۵، ۵۱۴۶، ۵۱۴۷، ۵۱۴۸، ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۱۵۱، ۵۱۵۲، ۵۱۵۳، ۵۱۵۴، ۵۱۵۵، ۵۱۵۶، ۵۱۵۷، ۵۱۵۸، ۵۱۵۹، ۵۱۶۰، ۵۱۶۱، ۵۱۶۲، ۵۱۶۳، ۵۱۶۴، ۵۱۶۵، ۵۱۶۶، ۵۱۶۷، ۵۱۶۸، ۵۱۶۹، ۵۱۷۰، ۵۱۷۱، ۵۱۷۲، ۵۱۷۳، ۵۱۷۴، ۵۱۷۵، ۵۱۷۶، ۵۱۷۷، ۵۱۷۸، ۵۱۷۹، ۵۱۸۰، ۵۱۸۱، ۵۱۸۲، ۵۱۸۳، ۵۱۸۴، ۵۱۸۵، ۵۱۸۶، ۵۱۸۷، ۵۱۸۸، ۵۱۸۹، ۵۱۹۰، ۵۱۹۱، ۵۱۹۲، ۵۱۹۳، ۵۱۹۴، ۵۱۹۵، ۵۱۹۶، ۵۱۹۷، ۵۱۹۸، ۵۱۹۹، ۵۲۰۰، ۵۲۰۱، ۵۲۰۲، ۵۲۰۳، ۵۲۰۴، ۵۲۰۵، ۵۲۰۶، ۵۲۰۷، ۵۲۰۸، ۵۲۰۹، ۵۲۱۰، ۵۲۱۱، ۵۲۱۲، ۵۲۱۳، ۵۲۱۴، ۵۲۱۵، ۵۲۱۶، ۵۲۱۷، ۵۲۱۸، ۵۲۱۹، ۵۲۲۰، ۵۲۲۱، ۵۲۲۲، ۵۲۲۳، ۵۲۲۴، ۵۲۲۵، ۵۲۲۶، ۵۲۲۷، ۵۲۲۸، ۵۲۲۹، ۵۲۳۰، ۵۲۳۱، ۵۲۳۲، ۵۲۳۳، ۵۲۳۴، ۵۲۳۵، ۵۲۳۶، ۵۲۳۷، ۵۲۳۸، ۵۲۳۹، ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، ۵۲۴۲، ۵۲۴۳، ۵۲۴۴، ۵۲۴۵، ۵۲۴۶، ۵۲۴۷، ۵۲۴۸، ۵۲۴۹، ۵۲۵۰، ۵۲۵۱، ۵۲۵۲، ۵۲۵۳، ۵۲۵۴، ۵۲۵۵، ۵۲۵۶، ۵۲۵۷، ۵۲۵۸، ۵۲۵۹، ۵۲۶۰، ۵۲۶۱، ۵۲۶۲، ۵۲۶۳، ۵۲۶۴، ۵۲۶۵، ۵۲۶۶، ۵۲۶۷، ۵۲۶۸، ۵۲۶۹، ۵۲۷۰، ۵۲۷۱، ۵۲۷۲، ۵۲۷۳، ۵۲۷۴، ۵۲۷۵، ۵۲۷۶، ۵۲۷۷، ۵۲۷۸، ۵۲۷۹، ۵۲۸۰، ۵۲۸۱، ۵۲۸۲، ۵۲۸۳، ۵۲۸۴، ۵۲۸۵، ۵۲۸۶، ۵۲۸۷، ۵۲۸۸، ۵۲۸۹، ۵۲۹۰، ۵۲۹۱، ۵۲۹۲، ۵۲۹۳، ۵۲۹۴، ۵۲۹۵، ۵۲۹۶، ۵۲۹۷، ۵۲۹۸، ۵۲۹۹، ۵۳۰۰، ۵۳۰۱، ۵۳۰۲، ۵۳۰۳، ۵۳۰۴، ۵۳۰۵، ۵۳۰۶، ۵۳۰۷، ۵۳۰۸، ۵۳۰۹، ۵۳۱۰، ۵۳۱۱، ۵۳۱۲، ۵۳۱۳، ۵۳۱۴، ۵۳۱۵، ۵۳۱۶، ۵۳۱۷، ۵۳۱۸، ۵۳۱۹، ۵۳۲۰، ۵۳۲۱، ۵۳۲۲، ۵۳۲۳، ۵۳۲۴، ۵۳۲۵، ۵۳۲۶، ۵۳۲۷، ۵۳۲۸، ۵۳۲۹، ۵۳۳۰، ۵۳۳۱، ۵۳۳۲، ۵۳۳۳، ۵۳۳۴، ۵۳۳۵، ۵۳۳۶، ۵۳۳۷، ۵۳۳۸، ۵۳۳۹، ۵۳۴۰، ۵۳۴۱، ۵۳۴۲، ۵۳۴۳، ۵۳۴۴، ۵۳۴۵، ۵۳۴۶، ۵۳۴۷، ۵۳۴۸، ۵۳۴۹، ۵۳۵۰، ۵۳۵۱، ۵۳۵۲، ۵۳۵۳، ۵۳۵۴، ۵۳۵۵، ۵۳۵۶، ۵۳۵۷، ۵۳۵۸، ۵۳۵۹، ۵۳۶۰، ۵۳۶۱، ۵۳۶۲، ۵۳۶۳، ۵۳۶۴، ۵۳۶۵، ۵۳۶۶، ۵۳۶۷، ۵۳۶۸، ۵۳۶۹، ۵۳۷۰، ۵۳۷۱، ۵۳۷۲، ۵۳۷۳، ۵۳۷۴، ۵۳۷۵، ۵۳۷۶، ۵۳۷۷، ۵۳۷۸، ۵۳۷۹، ۵۳۸۰، ۵۳۸۱، ۵۳۸۲، ۵۳۸۳، ۵۳۸۴، ۵۳۸۵، ۵۳۸۶، ۵۳۸۷، ۵۳۸۸، ۵۳۸۹، ۵۳۹۰، ۵۳۹۱، ۵۳۹۲، ۵۳۹۳، ۵۳۹۴، ۵۳۹۵، ۵۳۹۶، ۵۳۹۷، ۵۳۹۸، ۵۳۹۹، ۵۴۰۰، ۵۴۰۱، ۵۴۰۲، ۵۴۰۳، ۵۴۰۴، ۵۴۰۵، ۵۴۰۶، ۵۴۰۷، ۵۴۰۸، ۵۴۰۹، ۵۴۱۰، ۵۴۱۱، ۵۴۱۲، ۵۴۱۳، ۵۴۱۴، ۵۴۱۵، ۵۴۱۶، ۵۴۱۷، ۵۴۱۸، ۵۴۱۹، ۵۴۲۰، ۵۴۲۱، ۵۴۲۲، ۵۴۲۳، ۵۴۲۴، ۵۴۲۵، ۵۴۲۶، ۵۴۲۷، ۵۴۲۸، ۵۴۲۹، ۵۴۳۰، ۵۴۳۱، ۵۴۳۲، ۵۴۳۳، ۵۴۳۴، ۵۴۳۵، ۵۴۳۶، ۵۴۳۷، ۵۴۳۸، ۵۴۳۹، ۵۴۴۰، ۵۴۴۱، ۵۴۴۲، ۵۴۴۳، ۵۴۴۴، ۵۴۴۵، ۵۴۴۶، ۵۴۴۷، ۵۴۴۸، ۵۴۴۹، ۵۴۵۰، ۵۴۵۱، ۵۴۵۲، ۵۴۵۳، ۵۴۵۴، ۵۴۵۵، ۵۴۵۶، ۵۴۵۷، ۵۴۵۸، ۵۴۵۹، ۵۴۶۰، ۵۴۶۱، ۵۴۶۲، ۵۴۶۳، ۵۴۶۴، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶، ۵۴۶۷، ۵۴۶۸، ۵۴۶۹، ۵۴۷۰، ۵۴۷۱، ۵۴۷۲، ۵۴۷۳، ۵۴۷۴، ۵۴۷۵، ۵۴۷۶، ۵۴۷۷، ۵۴۷۸، ۵۴۷۹، ۵۴۸۰، ۵۴۸۱، ۵۴۸۲، ۵۴۸۳، ۵۴۸۴، ۵۴۸۵، ۵۴۸۶، ۵۴۸۷، ۵۴۸۸، ۵۴۸۹، ۵۴۹۰، ۵۴۹۱، ۵۴۹۲، ۵۴۹۳، ۵۴۹۴، ۵۴۹۵، ۵۴۹۶، ۵۴۹۷، ۵۴۹۸، ۵۴۹۹، ۵۵۰۰، ۵۵۰۱، ۵۵۰۲، ۵۵۰۳، ۵۵۰۴، ۵۵۰۵، ۵۵۰۶، ۵۵۰۷، ۵۵۰۸، ۵۵۰۹، ۵۵۱۰، ۵۵۱۱، ۵۵۱۲، ۵۵۱۳، ۵۵۱۴، ۵۵۱۵، ۵۵۱۶، ۵۵۱۷، ۵۵۱۸، ۵۵۱۹، ۵۵۲۰، ۵۵۲۱، ۵۵۲۲، ۵۵۲۳، ۵۵۲۴، ۵۵۲۵، ۵۵۲۶، ۵۵۲۷، ۵۵۲۸، ۵۵۲۹، ۵۵۳۰، ۵۵۳۱، ۵۵۳۲، ۵۵۳۳، ۵۵۳۴، ۵۵۳۵، ۵۵۳۶، ۵۵۳۷، ۵۵۳۸، ۵۵۳۹، ۵۵۴۰، ۵۵۴۱، ۵۵۴۲، ۵۵۴۳، ۵۵۴۴، ۵۵۴۵، ۵۵۴۶، ۵۵۴۷، ۵۵۴۸، ۵۵۴۹، ۵۵۵۰، ۵۵۵۱، ۵۵۵۲، ۵۵۵۳، ۵۵۵۴، ۵۵۵۵، ۵۵۵۶، ۵۵۵۷، ۵۵۵۸، ۵۵۵۹، ۵۵۶۰، ۵۵۶۱، ۵۵۶۲، ۵۵۶۳، ۵۵۶۴، ۵۵۶۵، ۵۵۶۶، ۵۵۶۷، ۵۵۶۸، ۵۵۶۹، ۵۵۷۰، ۵۵۷۱، ۵۵۷۲، ۵۵۷۳، ۵۵۷۴، ۵۵۷۵، ۵۵۷۶، ۵۵۷۷، ۵۵۷۸، ۵۵۷۹، ۵۵۸۰، ۵۵۸۱، ۵۵۸۲، ۵۵۸۳، ۵۵۸۴، ۵۵۸۵، ۵۵۸۶، ۵۵۸۷، ۵۵۸۸، ۵۵۸۹، ۵۵۹۰، ۵۵۹۱، ۵۵۹۲، ۵۵۹۳، ۵۵۹۴، ۵۵۹۵، ۵۵۹۶، ۵۵۹۷، ۵۵۹۸، ۵۵۹۹، ۵۶۰۰، ۵۶۰۱، ۵۶۰۲، ۵۶۰۳، ۵۶۰۴، ۵۶۰۵، ۵۶۰۶، ۵۶۰۷، ۵۶۰۸، ۵۶۰۹، ۵۶۱۰، ۵۶۱۱، ۵۶۱۲، ۵۶۱۳، ۵۶۱۴، ۵۶۱۵، ۵۶۱۶، ۵۶۱۷، ۵۶۱۸، ۵۶۱۹، ۵۶۲۰، ۵۶۲۱، ۵۶۲۲، ۵۶۲۳، ۵۶۲۴، ۵۶۲۵، ۵۶۲۶، ۵۶۲۷، ۵۶۲۸، ۵۶۲۹، ۵۶۳۰، ۵۶۳۱، ۵۶۳۲، ۵۶۳۳، ۵۶۳۴، ۵۶۳۵، ۵۶۳۶، ۵۶۳۷، ۵۶۳۸، ۵۶۳۹، ۵۶۴۰، ۵۶۴۱، ۵۶۴۲، ۵۶۴۳، ۵۶۴۴، ۵۶۴۵، ۵۶۴۶، ۵۶۴۷، ۵۶۴۸، ۵۶۴۹، ۵۶۵۰، ۵۶۵۱، ۵۶۵۲، ۵۶۵۳، ۵۶۵۴، ۵۶۵۵، ۵۶۵۶، ۵۶۵۷، ۵۶۵۸، ۵۶۵۹، ۵۶۶۰، ۵۶۶۱، ۵۶۶۲، ۵۶۶۳، ۵۶۶۴، ۵۶۶۵، ۵۶۶۶، ۵۶۶۷، ۵۶۶۸، ۵۶۶۹، ۵۶۷۰، ۵۶۷۱، ۵۶۷۲، ۵۶۷۳، ۵۶۷۴، ۵۶۷۵، ۵۶۷۶، ۵۶۷۷، ۵۶۷۸، ۵۶۷۹، ۵۶۸۰، ۵۶۸۱، ۵۶۸۲، ۵۶۸۳، ۵۶۸۴، ۵۶۸۵، ۵۶۸۶، ۵۶۸۷، ۵۶۸۸، ۵۶۸۹، ۵۶۹۰، ۵۶۹۱، ۵۶۹۲، ۵۶۹۳، ۵۶۹۴، ۵۶۹۵، ۵۶۹۶، ۵۶۹۷، ۵۶۹۸، ۵۶۹۹، ۵۷۰۰، ۵۷۰۱، ۵۷۰۲، ۵۷۰۳، ۵۷۰۴، ۵۷۰۵، ۵۷۰۶، ۵۷۰۷، ۵۷۰۸، ۵۷۰۹، ۵۷۱۰، ۵۷۱۱، ۵۷۱۲، ۵۷۱۳، ۵۷۱۴، ۵۷۱۵، ۵۷۱۶، ۵۷۱۷، ۵۷۱۸، ۵۷۱۹، ۵۷۲۰، ۵۷۲۱، ۵۷۲۲، ۵۷۲۳، ۵۷۲۴، ۵۷۲۵، ۵۷۲۶، ۵۷۲۷، ۵۷۲۸، ۵۷۲۹، ۵۷۳۰، ۵۷۳۱، ۵۷۳۲، ۵۷۳۳، ۵۷۳۴، ۵۷۳۵، ۵۷۳۶، ۵۷۳۷، ۵۷۳۸، ۵۷۳۹، ۵۷۴۰، ۵۷۴۱، ۵۷۴۲، ۵۷۴۳، ۵۷۴۴، ۵۷۴۵، ۵۷۴۶، ۵۷۴۷، ۵۷۴۸، ۵۷۴۹، ۵۷۵۰، ۵۷۵۱، ۵۷۵۲، ۵۷۵۳، ۵۷۵۴، ۵۷۵۵، ۵۷۵۶، ۵۷۵۷، ۵۷۵۸، ۵۷۵۹، ۵۷۶۰، ۵۷۶۱، ۵۷۶۲، ۵۷۶۳، ۵۷۶۴، ۵۷۶۵، ۵۷۶۶، ۵۷۶۷، ۵۷۶۸، ۵۷۶۹، ۵۷۷۰، ۵۷۷۱، ۵۷۷۲، ۵۷۷۳، ۵۷۷۴، ۵۷۷۵، ۵۷۷۶، ۵۷۷۷، ۵۷۷۸، ۵۷۷۹، ۵۷۸۰، ۵۷۸۱، ۵۷۸۲، ۵۷۸۳، ۵۷۸۴، ۵۷۸۵، ۵۷۸۶، ۵۷۸۷، ۵۷۸۸، ۵۷۸۹، ۵۷۹۰، ۵۷۹۱، ۵۷۹۲، ۵۷۹۳، ۵۷۹۴، ۵۷۹۵، ۵۷۹۶، ۵۷۹۷، ۵۷۹۸، ۵۷۹۹، ۵۸۰۰، ۵۸۰۱، ۵۸۰۲، ۵۸۰۳، ۵۸۰۴، ۵۸۰۵، ۵۸۰۶، ۵۸۰۷، ۵۸۰۸، ۵۸۰۹، ۵۸۱۰، ۵۸۱۱، ۵۸۱۲، ۵۸۱۳، ۵۸۱۴، ۵۸۱۵، ۵۸۱۶، ۵۸۱۷، ۵۸۱۸، ۵۸۱۹، ۵۸۲۰، ۵۸۲۱، ۵۸۲۲، ۵۸۲۳، ۵۸۲۴، ۵۸۲۵، ۵۸۲۶، ۵۸۲۷، ۵۸۲۸، ۵۸۲۹، ۵۸۳۰، ۵۸۳۱، ۵۸۳۲، ۵۸۳۳، ۵۸۳۴، ۵۸۳۵، ۵۸۳۶، ۵۸۳۷، ۵۸۳۸، ۵۸۳۹، ۵۸۴۰، ۵۸۴۱، ۵۸۴۲، ۵۸۴۳، ۵۸۴۴، ۵۸۴۵، ۵۸۴۶، ۵۸۴۷، ۵۸۴۸، ۵۸۴۹، ۵۸۵۰، ۵۸۵۱، ۵۸۵۲، ۵۸۵۳، ۵۸۵۴، ۵۸۵۵، ۵۸۵۶، ۵۸۵۷، ۵۸۵۸، ۵۸۵۹، ۵۸۶۰، ۵۸۶۱، ۵۸۶۲، ۵۸۶۳، ۵۸۶۴، ۵۸۶۵، ۵۸۶۶، ۵۸۶۷، ۵۸۶۸، ۵۸۶۹، ۵۸۷۰، ۵۸۷۱، ۵۸۷۲، ۵۸۷۳، ۵۸۷۴، ۵۸۷۵، ۵۸۷۶، ۵۸۷۷، ۵۸۷۸، ۵۸۷۹، ۵۸۸۰، ۵۸۸۱، ۵۸۸۲، ۵۸۸۳، ۵۸۸۴، ۵۸۸۵، ۵۸۸۶، ۵۸۸۷، ۵۸۸۸، ۵۸۸۹، ۵۸۹۰، ۵۸۹۱، ۵۸۹۲، ۵۸۹۳، ۵۸۹۴، ۵۸۹۵، ۵۸۹۶، ۵۸۹۷، ۵۸۹۸، ۵۸۹۹، ۵۹۰۰، ۵۹۰۱، ۵۹۰۲، ۵۹۰۳، ۵۹۰۴، ۵۹۰۵، ۵۹۰۶، ۵۹۰۷، ۵۹۰۸، ۵۹۰۹، ۵۹۱۰، ۵۹۱۱، ۵۹۱۲، ۵۹۱۳، ۵۹۱۴، ۵۹۱۵، ۵۹۱۶، ۵۹۱۷، ۵۹۱۸، ۵۹۱۹، ۵۹۲۰، ۵۹۲۱، ۵۹۲۲، ۵۹۲۳، ۵۹۲۴، ۵۹۲۵، ۵۹۲۶، ۵۹۲۷، ۵۹۲۸، ۵۹۲۹، ۵۹۳۰، ۵۹۳۱، ۵۹۳۲، ۵۹۳۳، ۵۹۳۴، ۵۹۳۵، ۵۹۳۶، ۵۹۳۷، ۵۹۳۸، ۵۹۳۹، ۵۹۴۰، ۵۹۴۱، ۵۹۴۲، ۵۹۴۳، ۵۹۴۴، ۵۹۴۵، ۵۹۴۶، ۵۹۴۷، ۵۹۴۸، ۵۹۴۹، ۵۹۵۰، ۵۹۵۱، ۵۹۵۲، ۵۹۵۳، ۵۹۵۴، ۵۹۵۵، ۵۹۵۶، ۵۹۵۷، ۵۹۵۸، ۵۹۵۹، ۵۹۶۰، ۵۹۶۱، ۵۹۶۲، ۵۹۶۳، ۵۹۶۴، ۵۹۶۵، ۵۹۶۶، ۵۹۶۷، ۵۹۶۸، ۵۹۶۹، ۵۹۷۰، ۵۹۷۱، ۵۹۷۲، ۵۹۷۳، ۵۹۷۴، ۵۹۷۵، ۵۹۷۶، ۵۹۷۷، ۵۹۷۸، ۵۹۷۹، ۵۹۸۰، ۵۹۸۱، ۵۹۸۲، ۵۹۸۳، ۵۹۸۴، ۵۹۸۵، ۵۹۸۶، ۵۹۸۷، ۵۹۸۸، ۵۹۸۹، ۵۹۹۰، ۵۹۹۱، ۵۹۹۲، ۵۹۹۳، ۵۹۹۴، ۵۹۹۵، ۵۹۹۶، ۵۹۹۷، ۵۹۹۸، ۵۹۹۹، ۶۰۰۰، ۶۰۰۱، ۶۰۰۲، ۶۰۰۳، ۶۰۰۴، ۶۰۰۵، ۶۰۰۶، ۶۰۰۷، ۶۰۰۸، ۶۰۰۹، ۶۰۱۰، ۶۰۱۱، ۶۰۱۲، ۶۰۱۳، ۶۰۱۴، ۶۰۱۵، ۶۰۱۶، ۶۰۱۷، ۶۰۱۸، ۶۰۱۹، ۶۰۲۰، ۶۰۲۱، ۶۰۲۲، ۶۰۲۳، ۶۰۲۴، ۶۰۲۵، ۶۰۲۶، ۶۰۲۷، ۶۰۲۸، ۶۰۲۹، ۶۰۳۰، ۶۰۳۱، ۶۰۳۲، ۶۰۳۳، ۶۰۳۴، ۶۰۳۵، ۶۰۳۶، ۶۰۳۷، ۶۰۳۸، ۶۰۳۹، ۶۰۴۰، ۶۰۴۱، ۶۰۴۲، ۶۰۴۳، ۶۰۴۴، ۶۰۴۵، ۶۰۴۶، ۶۰۴۷، ۶۰۴۸، ۶۰۴۹، ۶۰۵۰، ۶۰۵۱، ۶۰۵۲، ۶۰۵۳، ۶۰۵۴، ۶۰۵۵، ۶۰۵۶، ۶۰۵۷، ۶۰۵۸، ۶۰۵۹، ۶۰۶۰، ۶۰۶۱، ۶۰۶۲، ۶۰۶۳، ۶۰۶۴، ۶۰۶۵، ۶۰۶۶، ۶۰۶۷، ۶۰۶۸، ۶۰۶۹، ۶۰۷۰، ۶۰۷۱، ۶۰۷۲، ۶۰۷۳، ۶۰۷۴، ۶۰۷۵، ۶۰۷۶، ۶۰۷۷، ۶۰۷۸، ۶۰۷۹، ۶۰۸۰، ۶۰۸۱، ۶۰۸۲، ۶۰۸۳، ۶۰۸۴، ۶۰۸۵، ۶۰۸۶، ۶۰۸

ذاتی روح ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی
اے محمد! جس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت عطا فرمایا تو مجھے اٹھارہ ہزار سال عرش مجید کے نیچے
ساکن ہونے کا حکم دیا، پھر مجھے پوچھا: ”مَنْ خَلَقَكَ؟“ (جبرئیل تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟)
میں نے کہا اے پروردگار! ”أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهْوِيُّ الْغَفُورُ الْخَبِيرُ الْمُتَعَوِّذُ فِي الْقُلُبِ وَالْأَعْيُنِ
وَأَنَا عَبْدُكَ الْخَائِفُ الْمُنْقَادُ“ بعد ازاں پھر مجھے اٹھارہ سال کوئی خطاب نہ کیا، پھر
خطاب فرمایا ”مَنْ خَلَقَكَ؟“ ”مَنْ لَنَا“ جبرئیل تمہیں کس نے پیدا کیا؟ اور میں کون ہوں؟، میں
نے کہا اے پروردگار! ”أَنْتَ خَالِقِي وَزَادِي وَمُسْخِي وَمُبْتَلِي وَلَنَا الْعَبْدُ
الضَّعِيفُ الْمُسْتَكِينُ وَالْمُسْتَكِينُ“ پھر اٹھارہ ہزار سال مجھے خطاب سے نہوازا گیا پھر مجھے
خطاب ہوا مجھے پوچھا گیا، میں کون ہوں؟ اور تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا، اَللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَرُّ وَ اَنَا عَبْدُكَ الْغَائِزُ الْخَائِفُ الْخَاشِعُ“ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے تجھ کو کہا، میں نے
جرأت کرتے ہوئے عرض کی اے اللہ! مجھے پیدا کرنے سے پہلے تو نے کوئی اور مخلوق پیدا
فرمائی ہے، حکم ہوا سامنے دیکھو، میں نے اُس نور کے دائیں بائیں، شمال جنوب میں نور کے
ارد گرد چار ہالے دیکھے، میں نے عرض کی یا اللہ! یہ نور کون ہے؟ اس کی مثال اس سے میری
آنکھیں چندھیا نے جا رہی ہیں۔

فرمایا یہ راس کا ہے جس کی خاطر میں نے تجھے پیدا کیا، تمام مخلوق اور تمام مخلوق کا
کصرف اُسی کی برکت سے پیدا کروں گا، اور اُس کے جو وگراہی کو ان سے نہ ہوگا، اُس کے
بنا دیا ہے، عرش، کرسی، قلم، جنت و دوزخ اس ہستی کے فضل عظیم و جلال سے ہے، میں نے عرض کیا یا اللہ! یہ چار نور کہاں سے ہائے کون ہیں؟ فرمایا، آپ کے دائیں طرف آپ کے کو ذر
ابو بکر صدیقؓ، بائیں طرف آپ کے وزیر عمر بن خطابؓ ہیں، آپ کے آگے آپ کے حبیب
عثمان بن عفانؓ اور آپ کے پیچھے آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰؓ ہیں۔ ”ثم ار
انفرا ولس“ میں پیچھے کی طرف حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کیا اور سامنے کی
طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ! چار افراد کتنے بزرگ یہ
ہیں، یہ میرے دست ہوں گے، جو ان کو دست رکھے گا میں اُسے دست رکھوں گا، جو ان

سے دشمنی رکھے گا میں اُس سے دشمنی رکھوں گا، ان کے دوستوں کو بہشت میں اپنی رضاؤں کا
اور ان کے دشمنوں کو دوزخ کی آگ میں مبتلا کروں گا۔ (۱۷۱)

جناں بنے گی جہان چار یار کی قبر جو اپنے سینہ میں یہ چار بارغ لے کے چلے
(عدا کی بخشش)

یہ ہے وہ عیار محبوب ﷺ جس کو رب نے اپنا محبوب بنایا اُن کی بارگاہ میں جب بھی
کسی نے گستاخی کی، اللہ تعالیٰ نے اُس کا جواب عطا فرمایا کہ اُن کو ذلیل و خوار فرمایا اور اپنے
حبیب ﷺ کی دیکھنی فرمایا کہ اُن کو دہلا فرمایا، اُن کا چہ چا اپنی مخلوق کی زبان پر جاری و
ساری فرمایا۔ سبحان اللہ

اُن کے ہر نام و نسبت پر نامی درود اُن کے ہر وقت و حالت پر لاکھوں سلام
اُن کے سوا کسی کے ان پر کروڑوں درود اُن کے اصحاب و عترت پر لاکھوں سلام
۱۷۲۔ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ الْكَافِرِ﴾ O لَسَوْفَ يَصْطَبِكُ وَلَيْسَ بِالْكَافِرِ ﴿۱۷۲﴾
ترجمہ: اور بے شک تجھ کی پناہ میں ہمارے لئے پہلی سے بہتر ہے، اور بے شک قریب ہے
تجھ کو اور اُن کی نسبت تمہیں اتنا دوسگا کہ تم راہی ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

فرمایا جگہ پر آپ کے رب کے لطف و کرم اور انعام و احسان کا سلسلہ ہمیشہ جاری
رہے گا، ہر آنے والی ساعت گزری ہو ساعت سے ہر آنے والی گزری ہوئی گزریوں
ہر آنے والی حالت گزشتہ حالات سے اعلیٰ تر، اعلیٰ تر، بہتر تر اور اعلیٰ سے اعلیٰ
تر ہوگی، اس ایک جملہ میں مفاد کے طعن و تشنیع کا سبب باپ بھی ہو گیا، اور اسلام کے درختاں
مستقبل کے بارے میں خوشخبری بھی سنادی۔

دوست اسلام کے ابتدائی ذور کو ذرا سمجھو میں لائیے، ابھی گنتی کے چند افراد نے
دین حق کو قبول فرمایا تھا، باقی تمام اہل مکہ بنی اسلام اور اہل اسلام کے خون کے پیلے تھے،
انہوں نے معصوم ارادہ کر لیا تھا کہ اسلام کا چراغ اُنہما کر دیں گے تو حید کا یہ گھٹن جو مصطفیٰ ﷺ

۱۷۱۔ اسطلاحاً دیکھئے کہ ”مدارج النبوة“ کے حوالے سے اپنی کتاب ”شہدے مصلحانہم ﷺ“

ص ۹۰، ۹۱، ۹۲ میں ذکر کیا ہے۔

۱۷۲۔ سورة الفُشّی: ۵، ۴، ۳

لگا رہے ہیں، اُس کا ایک ایک پو جاڑ سے اکھیر کر رکھ دیں گے، اُس وقت یہ کون خیال کر سکتا تھا کہ یہ دین چند سالوں میں اُتی ترقی کر جائے گا کہ عرب کا چھپوڑ سے بھنگا لے گا، نبی مکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ وہ عزت و سروری اور شانِ مجوبی عطا فرمائے گا کہ آج جو خون کے پیاسے ہیں کل اِشارہ پر اپنی جائیں قربان کر دیں گے، اور حضور ﷺ کے وضو کا پانی پینے نہیں گئے دیں گے اُس کو چہرہ اور دستوں پر ملیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حضور کی امت کو جو بعد میں توحیات حاصل کرے گی وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائیں، جسے دیکھ کر حضور بہت خوش ہوئے، اُسی وقت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

﴿وَقُلْ لِّاَخِيْزَةِ خَيْرٍ لِّكَ مِنَ الْاَوَّلٰى﴾ (۱۷۳)

ترجمہ: اور یہ شک نہ کیجی کہ تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ (نکول الامان)

یعنی تمہاری نوازشات صرف ان توحیات ہی میں محصور نہیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اشاعتِ اسلام اور اُس کی ترقی کے لئے ہر وقت فکر و غور کرتے تھے، دینی حق کی سر بلندی کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تمام زمینیں اور کوششیں مرکوز فرما رکھی تھیں، ہر لڑائی امت کی بخشش و مغفرت کی فکر نہ کی، نہ کسی کی تمام تنکرات اور اضطرابات کو یہ فرما کر دُور کر دیا، کہ آپ کا رشتہ سب سے بہتر ہے، و کرم کا آپ پر دینہ برسانے کا کہ آپ کا قلب اطہر خود سُرور ہو جائے گا۔

علامہ سید اُلولی رحمۃ اللہ علیہ اِس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا کریمانہ وعدہ ہے، جو ان تمام عطیات کو شامل ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دنیا میں سرفراز فرمایا، یعنی کمالِ نفس، اُولئین و آخرین کے علوم، اسلام کا غلبہ، دین کی سر بلندی اُن توحیات کے باعث جو بعدِ رسالت میں ہوئیں، اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہوئیں، یا دوسرے مسلمان بادشاہوں نے حاصل کیں اور اسلام کا دنیا کے مشارق و مغارب میں پھیل جانا، نیز یہ وعدہ اُن عطیات اور عزت و افتخارات کو بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے لئے آخرت کے لئے محفوظ رکھی ہیں، جن کی حقیقت اور نہایت کو اللہ تعالیٰ کے

بغیر کوئی اور نہیں جان سکتا۔ (۱۷۴)

علامہ اُلولی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے، عرب بنِ مشرک کہتے ہیں کہ میں نے امام مذکور سے پوچھا کہ جس شفاعت کا ذکر اہل عراق کیا کرتے ہیں کیا یہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا: خدا حق ہے مجھ سے محمد بنِ حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:

إِنَّمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَسْتَفْعُ لِأَخِيْزَةِ خَيْرٍ بِنَادِي رَبِّيْ قُرَيْشِيَّتْ بِأَمْرٍ مَّحْدًا قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيَّتْ (۱۷۵)

یعنی، حضرت سید عالم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا، یہاں تک کہ میرا رب مجھے عدا کرے گا اور پوچھے گا کہ میرے کیا آپ راضی ہو گئے، میں عرض کروں گا ہاں اسے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

خدا تعالیٰ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس شخص سے کہا کہ اہل عراق تم یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی امت سے امید افزا آیت یہ ہے

﴿وَقُلْ لِّاَخِيْزَةِ خَيْرٍ لِّكَ مِنَ الْاَوَّلٰى﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَنَعُوْذُ بِكَ بِخَيْرِ الْخُلُوْبِ جَمِيْعًا عَلَیْكَ (۱۷۶)

ترجمہ: ہم فرماؤ کہ میرے وہ دو جنہوں نے اپنی جانوں پر دنیا کی اللہ کی رحمت سے اُمید نہ ہو بلکہ اللہ سب کا بخش دیتا ہے۔ (نکول الامان)

لیکن ہم اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ کتابِ اُمّی میں سب سے زیادہ اُمید افزا آیت یہ ہے:

۱۷۴۔ تفسیر روح المعانی، سورۃ (۹۳) الضحیٰ، الآیۃ: ۱/۱۰، ۵۲۹
۱۷۵۔ اِس حدیث شریف کا نام ہے "اِسْرَافِی مَسْنَد" کے الحزبۃ الضحیٰ، مناروی محمد بن علی، (ترجمہ: ۱۰۳۹/۲، ۶۲۸) میں تمام طریقے نے "الآرامط" کے باب الاقف من اسمعہ اُحمہ (ترجمہ: ۱۰۶۲، ۵۵۹/۱) میں اور آنحضرتؐ نے "کشف الاسطر" کے کتاب البعث، باب الخفاصۃ (ترجمہ: ۳۴، ۱۷۰/۴، ۱۷۱) میں اور مجمع البحرین (کے کتاب البعث، باب الخفاصۃ ترجمہ: ۱۷۹۸، ۲۹۶/۲، ۲۹۷) میں مذکور کیا ہے۔

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ وَبِكَ فَخْرِي﴾ (۱۷۷)

ترجمہ: بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی کہ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی:

﴿فَقَنْ نَبْعِي فَأَنْفَيْتِي﴾ (۱۷۸)

ترجمہ: جس نے میری بیروی کی وہ میرے گروہ سے ہے۔

پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی کہ جس میں علی علیہ السلام نے عرض کی:

﴿إِنْ تَعْلَمُهُمْ فَإِنَّهُمْ جِنْدَاكَ﴾ (۱۷۹)

ترجمہ: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ میرے بندے ہیں۔ (کنز الایمان)

پھر اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو دھاکے لئے پلٹ فرمایا، اور عرض کی اُمّی امیر کی حرکت میری امت، پھر حضور ﷺ راز و قضا روئے لگے، اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ وہ میرے حبیب کے پاس جاؤ اور انہیں جا کر یہ پیغام پہنچاؤ کہ ہم آپ کو کب کو پیشان نہیں کریں گے۔ (۱۸۰)

جائے گی خُلد میں ہستی ہوئی امت ان کی کب کو مارو ہوئی اللہ کو جسے ان کی (حالات میں)

تکلفی نے ”شعب الایمان“ (۱۸۱) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

۱۷۷۔ روح المعانی، سورة (۹۳) الضحی، الآية: ۵، ۴۰/۲۹

ایضاً تفسیر روح البیان، سورة (۹۳) الضحی، الآية: ۵، ۴۰/۲۹

۱۷۸۔ سورة یٰرأب، ۱۴/۳۶

۱۷۹۔ سورة المائدة، ۵/۱۱۸

۱۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی ﷺ لآلہ و بکالہ شفقت علیہم،

برقم: ۴۱۶/۲۰۲، ص ۱۲۳

ایضاً تفسیر روح المعانی، سورة (۹۳) الضحی، الآية: ۵، ۴۰/۲۰

۱۸۱۔ الجامع لشعب الایمان، فضل فی جلب النبی ﷺ لآلہ و رافقہ بہم، برقم: ۱۳۷۴، ۴/۴۴

قال: رَضَا أَنْ تَدْخُلَ أُمَّتُهُ كُلُّهُمْ السَّحَّةَ (۱۸۲)

یعنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضور ﷺ کی رضا ہے کہ ان کی ساری امت جنت میں داخل ہو۔ (۱۸۳)

خطیب سے روایت ہے:

لَا يُطْعِمُ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَخَذَ مِنْ أُمَّتِهِ فِي النَّارِ (۱۸۴)

محمد ﷺ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک ان کا ایک آدمی بھی دوزخ

میں ہوگا۔ (۱۸۵)

ہم نے مانا کہ مٹا ہوں کی نہیں حد لیکن ٹو ہے اُن کا جس حیرتی ہے جنت حیرتی (دقیقت)

”خیر خزانہ امرقان“ میں ہے یہ آیت مازل ہوئی سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا، آیت کریمہ صاف ولایت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول اللہ ﷺ راضی ہوں گے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا اسی میں ہے کہ سب محمد کا رابن امت بخش دیئے جائیں۔ اسی شاعر نے کہا:

۱۸۲۔ تفسیر روح البیان، سورة (۹۳) الضحی، الآية: ۵، ۴۰/۲۹

ایضاً القرآن المشرور، سورة (۱۳) الضحی، الآية: ۵، ۴۰/۲۹

۱۸۳۔ الامامین رحمہم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے طریق سے آیت مذکورہ کی روایت کیا کہ قال: رَضَا مُحَمَّدٌ ﷺ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِهِ النَّارَ تفسیر

بین جبرو، الضحی، الآية: ۱-۱۲، ۴۰/۲۹۔ ایضاً تفسیر روح المعانی، سورة الضحی،

الآية: ۵، ۴۰/۲۹۔ ایضاً القرآن المشرور، سورة الضحی، الآية: ۱-۱۲، ۴۰/۲۹۔

یعنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت محمد ﷺ کی رضا یہ ہے کہ ان کے اہل بیت میں سے کوئی ایک (بھی) دوزخ میں داخل نہ ہو۔

۱۸۴۔ تفسیر روح المعانی، سورة (۹۳) الضحی، الآية: ۵، ۴۰/۲۹، وفی

روایۃ الخطیب فی ”مناہج المتقاہ“ من وجہ آخر عہ

ایضاً القرآن المشرور، سورة (۹۳) الضحی، الآية: ۱-۱۲، ۴۰/۲۹

۱۸۵۔ تفسیر الحسنات، البصرۃ الثلاثون، سورة الضحی، ۷/۱۴۰

أَلَمْ يَرْسُلْنَاكَ فِي سُورَةِ النَّحْلِ فَتَمَاسَاةَ أَنْ تَرْطَى وَفِيْنَا مُعَلَّدٌ (۱۸۶)

یعنی، کیا راضی نہیں فرمایا آپ کو رن سے سورۃ النحل میں، پس آپ سے ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ راضی ہو جائیں اور ہم میں کسی کو عذاب دیا جا رہا ہو۔

اور جس پر وہ کرگوار راضی کرنے کے لئے تمام مرتب تکفیریں برداشت کرتے ہیں اور سختیں اٹھاتے ہیں وہ کریم اللہ ہے صبیح کرم ﷺ کو راضی کرنے کے لئے عطاء عاطر مانا ہے۔ (۱۸۷)

خُدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

۲۸۔ وَالْمُتَشَوِّعِ لَكَ صَلَواتُ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الْمُبْدِي ۝ أَفَقَطْ كَلَّهَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ (۱۸۸)

ترجمہ: کیا ہم نے تمہارا سید کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا۔ جس سے تمہاری پیٹھ بڑھ گئی، اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔ (تحریر ایمان)

علامہ راضی صفاہی "شرح" کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی کوشت کاٹنے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کو "الشرح" کہتے ہیں، اسی سے شرح صدر مآخوذ ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ نور الہی سے سید کا کشادہ ہو جانا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے تسکین و تسخیر کا حاصل ہو جانا، اس کی طرف سے دل میں سز و راحت کا شہدہ پیدا ہو جانا۔ (۱۸۹)

علامہ سید اعلوی نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے "الشرح" اصل میں سہل ہونے کا لفظ ہے اور راضی کا مفہوم ادا کرنا ہے کسی اچھی ہوئی اور مشکل بات میں جس کو بھی "الشرح" کہتے ہیں، فرماتے ہیں، شرح کے لفظ کا استعمال ولی مرتب اور قلمی غشی کر کے بھی ہو سکتا ہے،

آخر میں لکھتے ہیں، یعنی شرح صدر کا یہ مفہوم بھی لیا جاتا ہے کہ نفس کو قوت قدسہ اور انوار الہیہ سے اس طرح متوہد کرنا کہ وہ معلومات کے قافلوں کے لئے میدان بن جائے، ملکات کے ستاروں کے لئے آسمان بن جائے، اور کوئی تکلیفات کے لئے عرش بن جائے، جب کسی

۱۸۶۔ تحقیق روح المعانی، سورة النحْلِ، الآية ۱۰، ۵/۲۹/۳

۱۸۷۔ خزائن القرآن، سورة (۹۳) النحْلِ، ص ۷۰۸

۱۸۸۔ سورة الانشراح، ۱/۶۴، ۴

۱۸۹۔ مغرقات الفاظ القرآن، کتاب الفہم، ص ۴۴۹

کی یہ کیفیت ہوتی ہے تو اس کو ایک حالت دوسری حالت سے مشغول نہیں کر سکتی، اس کے نزدیک مستقبل، حال اور ماضی سب یکساں ہو جاتے ہیں، پھر فرماتے ہیں کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ اپنے احسان کا ذکر فرما رہا ہے۔ (۱۹۰)

اس تحقیق کے بعد آیت کی تشریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ کیا ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کر دیا کہ غیب کے دونوں جہان اس میں سامنے آئے، استغناء اور اقاوہ کی دونوں حالتیں جمع ہو گئی ہیں، علائق جسمانی کے ساتھ آپ کی دائمی ملکات روحانیہ کے حصول میں رکاوٹ نہیں، عشق کی بہبود کے ساتھ آپ کا تعلق معرفت الہی میں استغراق سے رکاوٹ نہیں۔ (۱۹۱)

علامہ ثناء اللہ پانی چنی حق تعالیٰ نے بھی "تفسیر مظہری" میں اس طرح کی تفسیر بیان کی ہے۔ (۱۹۲)

ایمان الہی رتہ اللہ علیہ نے "تعمید مودہ" میں یوں بیان فرمایا:

وَعِن غُلُوبِكَ الْمُنْجَا وَضَرَّتْهَا ۝ وَعِن غُلُوبِكَ عِلْمُ الْوُجُوحِ وَانْقَلَمَ (۱۹۳)

یعنی، دنیا آخرت دونوں آپ کے بوجہ و درم کے منظر ہیں اور لوح و قلم آپ کے حکم کا حصہ ہے۔

مؤید علی قاری نے آخری مصرعہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

يَعْلَمُهَا فَيَكُونُ سَطْرًا مِّنْ سَطْرِ جَلِيلِهِ وَتَهْرَأُ مِنْ بَحْوَرِ جَلَمِهِ (۱۹۴)

یعنی، لوح و قلم کا علم آپ کے علم کے دفتری ایکہ سطر ہے اور آپ کے علم کے سمندر وہی ایکہ نہر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری ظاہری زندگی اس آیت کریمہ کی آئینہ دار ہے

۱۹۰۔ تفسیر روح المعانی، سورة (۹۴) الانشراح، الآية ۱، ۵/۳۷/۳، ۵۳۸

۱۹۱۔ تفسیر روح المعانی، سورة (۹۴) الانشراح، الآية ۱، ۵/۳۸/۳، ۵۳۸

۱۹۲۔ تفسیر المظہری، سورة الانشراح، ۱/۶۴، ۲۶۷

۱۹۳۔ قصبة البردة، برقم ۱۵۵، ص ۶۸

۱۹۴۔ اللؤلؤة العقلمة فی شرح البردة، ص ۱۵۵

(۲)..... ایسا پوجھ سے باریت و رسالت مراد ہے، ایسے لوگ صد ہا سال سے معبودانِ باطل کی پوجا میں مشغول تھے، جن کی کئی گھنیں اخلاقی آوارگی کی مڑ رہی تھیں، ظلم و ستم، لوٹ و مار، جن کے سزا دیکھ کر وہاں بات کا سبب تھا، ان کو ان پستیوں سے نکال کر توحید، اخلاقی کثرت، نظم و ضبط کی پلندہ یوں پر لے جانا پڑا جان بوجھوں کا کام تھا، اس راستہ میں مشکلات کے فلک یوں پھاڑ سینہ تانے کھڑے تھے، اور ما کامیوں کی گہری عاریت میں کھولے ہوئے نگل جانے کے لئے یہ تاب تھیں، اس عظیم فرض کی ادائیگی کا احساس دل کو ہر وقت بے چین رکھتا، اور پھر ان کا تعصب و جتنا وہ اور باطل سے چپے رہنے پر ان کا احتیاج اصرار اس بے چینی میں مزید اضافہ کرتا، اللہ تعالیٰ نے شرحِ صدر کی دولت سے مالا مال فرما کر آپ اس پوجہ کو ہٹا کر دیا، طبیعت میں شگفتہ و اضطراب کی جگہ صبر و عزیمت نے لے لی، اپنی قوم کی اذیت و آزاروں پر دل گرفتہ ہونے کے بجائے صمت و حوصلہ پیدا ہو گیا۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی، آپ کی ہمت عالی اور پیدائشی استعداد جن کمالات و مقامات پر پہنچنے کا تقاضا کرتی ہے قلبِ مبارک کو چہرہ کی ترکیب یا نفسانی تشویشات کی وجہ سے اُن پر قابض ہونا دشوار معلوم ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ نے جب سینہ کھول دیا اور حوصلہ گھادہ کر دیا، وہ دشواریاں جاتی رہیں، اور سب کچھ آسان ہو گیا۔ (۲۰۰)

جہاں ذکرِ خدا وہاں ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی رفعت کا ذکر کرنا عینِ فرمانِ خدا ہے ﴿وَزُفِّنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (۲۰۱) ترجمہ: اور ہم نے تمہارا ذکر بلکہ کر دیا۔ (تکوۃ ایمان)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قَاتِلِيْ جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا رُبِّيْ وَرَبِّكَ يَقُوْلُ تَقَرَّرِيْ كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ: يَا ذَا كَرْتُ ذِكْرْتُ مَعِيْ (۲۰۲)

۲۰۰۔ تفسیر عرشی، پارہ: ۲۹، سورۃ الم نشرح ص ۲۳۴

۲۰۱۔ سورۃ الانشراح: ۴/۹۴

۲۰۲۔ مُسْنَدُ أَبِي يَحْيَى، مُسْنَدُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، برقم: ۳۱۸۱، ص ۳۰۴۔

ایضاً مجمعُ فتاویٰ والد کتاب علامات النبوة، باب عظم قدر ﷺ، برقم: ۱۳۹۲۲، ۳۲۴/۸

یعنی میرے پاس جبریل امین آئے اور عرض کی کہ میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کہ آپ کا ذکر کیے بلکہ کیا گیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، جبریل امین نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا ذکر کیا جائے۔ (۲۰۳)

خسرو سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رفعت ذکر ہے تیرا حمد دونوں عالم میں ہے تیرا چہ چا
مریخ فردوس ہیں از حمد خدا تیری ہی مدح و ثناء کرتے ہیں
(حدائقِ بخشش)

حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

خَلَقْتُ نَسَمَ الْإِنْسَانِ بِذِكْرِكَ مَعْنِيْ، وَقَالَ اَيْضًا خَلَقْتُكَ ذِكْرًا
بِذِكْرِيْ مَنْ ذَا كَرْتُ ذِكْرْتُ (۲۰۴)
یعنی میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے

خدا) انسان کو میری معرفت حقوقِ المصطفیٰ، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۴
﴿وَالْإِنْفِصَافُ﴾ شرادام جلال اللہ علیہ صلی نے "در مشور" میں فرماتے ہیں کہ
﴿وَالْإِنْفِصَافُ﴾ کہتے تھے کہ اگر عرج ابن حبر، و بن المنذر، و بن ثبی
حاکم، و ابو صلیح عن معاذ ﴿وَالْإِنْفِصَافُ﴾ کہتے تھے کہ اگر عرج ابن حبر، و بن المنذر، و بن ثبی
بمعصود ﷺ و اسحابہ و اللفظ السیوطی (الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ،
القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۶۔ اللہ راہب، سورۃ الزمرۃ الآیہ
۲۵۔ ۲۹، ۶۶/۴، یعنی چاہو فرماتے ہیں کہ کن تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ "اے محمد ﷺ" کہ ذکر سے
دل مطمئن ہوتے ہیں بُرا داس سے (حضرت) محمد ﷺ کا ذکر اور صحابہ کا ذکر ہے، کیا یہ خوب لکھا ہے
مولانا مولوی محمد انور اللہ صاحب حیدر آبادی نے اپنی کتاب "الارباب احمدی" میں

ہر روز ذکرِ سرور عالم کا کیا مرتبہ جس کا ذکر پاک ہے گویا کہ ذکرِ کبریا
ربیع ذکر پاک ثابت ہے کلامِ اللہ سے مطمئن ہوتے ہیں دلِ ذکر شلوار سے

(الذکر لمحمود، حضور ﷺ کا ذکر کیا کرے، ص ۱۲)

۲۰۴۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، فی ثناء اللہ تعالیٰ علیہ

الذکر الفصل الاول فیما جاء من ذلك الذکر، ص ۲۴

کھڑے طیب ہو یا کھڑے شہادت، اس کے علاوہ قرآن حکیم میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے مبارک نام کو اپنے مبارک اسم کے ساتھ رکھا جو چند بجز ذیل نو جگہوں پر آیا ہے:

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے

اظ و دیشا کے انتہائی شرفی جزا میں فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے، اور ہزاروں مؤذن گھڑائے بزرگ و بزرگی تو جہاد و صحت و رحل ﷺ کی رسالت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔

شرقی جزا سے یہ سلسلہ مغربی جزا کی طرف بڑھتا ہے اور یوں یہ مکتوبہ بعد چکارتوں کی آواز کو پہنچتی ہے، چکارت کے بعد یہ سلسلہ سبزا میں شروع ہو جاتا ہے اور سبزا کے مغربی حصوں اور دیہات سے پہلے ہی ملایا کی سمجھوں میں اذانیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

ملایا کے بعد برما کی بار دہی آتی ہے، چکارت سے اذانوں کو جو سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ ایک مکتوبہ بعد و حاکم پہنچتا ہے، بعد دیش میں ابھی اذانوں کا یہ سلسلہ تم نہیں جانتا کہ کھٹکے سے سری کر تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں، دہری طرف یہ سلسلہ کھٹکے سے یمن کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی اذان تو حمید و رسالت کا اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔

سری کر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا ایک ہی وقت ہے، سیالکوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوار تک چائیں صوف کا فرق ہے، اس صوف میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے، پاکستان میں یہ سلسلہ تم ہونے سے پہلے افغانستان اور مغربی اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، مسئلہ یہ تھا کہ ایک کھٹکے کا فرق ہے، اس صوف میں اذانیں اترتے ہیں، یمن، عرب، امارات کو یہ اور عراق میں کوئی فرق نہیں ہے، بعد اسے اسکندریہ تک پہنچا کر مکتوبہ کا فرق ہے، اذان میں صوف سے تو حمید و رسالت بلند ہوتی ہے۔ اسکندریہ سے یہ طریقہ تک ایک کھٹکے کا فرق ہے، یہ صوف میں شامی افریقہ میں، لیبیا اور تونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، فجر کی اذان چکارتوں کے مغربی حصوں کے مشرقی جزا سے ہوتا ہے، سبزا سے لے کر کھٹکے کا فرق ہے، کھٹکے کا فرق ہے، کھٹکے کا فرق ہے، فجر کی اذان عراق اور تونس تک پہنچے سے قبل ہی مشرقی اظ و دیشا میں فجر کی اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور حاکم میں فجر کی اذانیں شروع ہونے تک مشرقی اظ و دیشا میں صبح کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں، یہ سلسلہ دیرا مکتوبہ میں بھٹکل چکارتا پہنچتا ہے کہ اظ و دیشا کے مشرقی جزا میں نماز مغرب کا وقت ہو جاتا ہے، مغرب کی اذانیں سبیل سے بھٹکل مارا تک پہنچتی ہیں کہ اتنے میں مشا کا وقت ہو جاتا ہے، جس وقت مشرقی اظ و دیشا میں مشا کی اذانوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اس وقت افریقہ میں فجر کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ کھٹکے کا فرق ایک کھٹکے بھی ایسا نہیں گزرتا جس وقت ہزاروں لاکھوں مؤذن ایک وقت گھڑائے بزرگ و بزرگی تو حمید و صحت و رحل ﷺ کی رسالت کا اعلان کر رہے ہوں، ایتھ، مڈل ایشیا اور مغربی سلسلہ قیامت تک اس طرح جاری رہے گا۔ (روح شائیں و رفعتا تک ذکر کہ اذان رفتہ شان الصبح ص ۲۲۰۱)

حضرت شیخ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے میرے بیٹے! تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو، پس خلافت کا کٹوتی کا تاج اور حکم یقین کے ساتھ پہن کر ہو، اور جب تم اللہ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ نام محمد ﷺ کا ذکر کرنا، کیونکہ میں نے اُن کا نام عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا ہے، جب کہ میں روح اور مٹی کے درمیان تھا، پھر میں نے تمام آسمانوں پر نظر کی تو مجھے کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئی جہاں نام محمد ﷺ لکھا ہوا نہ ہو، اور میرے رب نے مجھے جنت میں رکھا تو میں نے جنت کے ہر محل اور ہر بالا خانے اور ہر گھر پر اور ہر مقام خودوں کے سینوں پر اور جنت کے تمام درختوں کے پتوں پر اور ہر طوطی اور سدرۃ المنتہی کے پتوں پر اور ہر دوں کے کناروں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان نام محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا ہے، لہذا تو کثرت سے اُن کا ذکر کیا کرو کیونکہ فرشتے ہر وقت اُن کے ذکر میں مشغول ہیں۔ (۲۱۰)

اللہ اکبر رب العالما نے ہر شے پہ لکھا نام محمد ﷺ

نور و ظیل و سونی و عینی سب کا ہے آ نام محمد ﷺ

(عبدالحق)

خداوند عالم نے فرماتے ہیں کہ ہر دو عالم ﷺ کو یہ غیبت بھی حاصل ہے کہ بعد حق و جلیل اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی اہل بیت، فرشتے، احکام، وعدہ اور وعید وغیرہ کے ذکر کے وقت ان کے ساتھ نام محمد ﷺ کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام یا نصب بھی حصول ذکر کیا:

﴿وَابْتَغِ الْفَلَاحَ وَالْجَلَالَۃَ﴾ (۲۱۱)

ترجمہ: حکم ہا فلاح کا اور حکم جلال کا۔ (کنز الایمان)

﴿وَبِیْضُۃَ الْاَلۃِ وَ زُہۃَ الْاَلۃِ﴾ (۲۱۲)

ترجمہ: اور زہد و رسول کا حکم ہا میں۔ (کنز الایمان)

﴿وَالَّذِیۡنَ یُؤۡفُؤۡنَ عَلَی اللّٰہِ وَ زُہۃَ الْاَلۃِ﴾ (۲۱۳)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے۔ (کنز الایمان)

﴿وَمِنۡ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَ زُہۃَ الْاَلۃِ﴾ (۲۱۴)

۲۲۰۔ زرقنی علی المواہب ۳۱۵/۸ مختصراً وقل قولہ فی الإساء والمعصوات

۲۲۱۔ سورة النساء: ۵۹ ۲۲۲۔ سورة التوبة: ۷۱/۹

۲۲۳۔ سورة الاحزاب: ۵۷/۳۳ ۲۲۴۔ سورة الانفال: ۱۳/۸

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے۔ (کنز الایمان)

﴿وَقَالُوا احْسِبْنَا اللّٰهَ سُبُوْتًا لِلّٰهِ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ﴾ (۲۲۵)

ترجمہ: اور کہتے ہیں اللہ کا بی بی ہے رب دنیا ہے میں اللہ اپنے فضل سے

اور اللہ کا رسول۔ (کنز الایمان)

﴿وَعَاظِمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنِيَهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ﴾ (۲۲۶)

ترجمہ: اور انہیں کیا برباد کا بھی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں فنی کر دیا۔

﴿اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ (۲۲۷)

ترجمہ: جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی۔ (کنز الایمان) (۲۲۸)

اور خدو محمد ہاشم ٹھٹھوی مٹھی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ قرآن کریم میں نو مقامات

ایسے ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا نام اپنے مبارک نام کے ساتھ بیان

فرمایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

(۱) ﴿وَوَاطِعُوا اللّٰهُ وَ اطِيعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (۲۲۹)

ترجمہ: اور تم مانو اللہ کا اور تم مانو رسول کا۔ (کنز الایمان)

(۲) اَنْ مِّنْ دُوْرٍ اِمَامٍ رَّضَا بِهٖ:

﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَقُّ اَنْ يُرْحَبُوْهُ اِنْ كَانُوْا اُمَّةً مِّنْ اُمَّةٍ﴾ (۲۳۰)

ترجمہ: اللہ و رسول کا حق زیادہ تھا کہ اُسے راضی رکھے اگر اُن کے

تھے۔ (کنز الایمان)

(۳) مقام محبت: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (۲۳۱)

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے

۲۲۶۔ سورۃ التوبۃ: ۹/۵۹ ۲۲۶۔ سورۃ التوبۃ: ۹/۷۴

۲۲۷۔ سورۃ الاحزاب: ۳۷/۲۳

۲۲۸۔ امام ابو نعیم اصفہانی نے جن میں سے چار مقامات کا ذکر کیا ہے ان میں سے یہ چند مقامات ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے "دلائل النبوة" فیصل الاول: ۴۷/۱

۲۲۹۔ سورۃ المائدۃ: ۵/۹۱ ۲۳۰۔ سورۃ التوبۃ: ۹/۶۲

۲۳۱۔ سورۃ آل عمران: ۳/۳۱

فرمانبر واریو جاؤ۔ (کنز الایمان)

(۴) مقام بیعت: ﴿اِنَّ الْاٰمِنِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ نَبَاكَ اِنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اللّٰهَ﴾ (۲۳۲)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

(۵) مقام اجابت: ﴿يَتَّبِعُهَا الْاٰمِنِيْنَ اَمَّاوَا اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ (۲۳۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ (کنز الایمان)

(۶) مقام عزت: ﴿وَلِلّٰهِ الْغَنَظَةُ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ (۲۳۴)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول (اور مسلمانوں) ہی کے لئے

ہے۔ (کنز الایمان)

(۷) مقام ولایت: ﴿اِنَّمَا وَلِیْکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ (۲۳۵)

ترجمہ: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول۔ (کنز الایمان)

(۸) مقام معصیت: ﴿وَمَنْ یُعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَیَتَّقِ خُلُوْدَةَ یُدْخِلْهُ نَارًا

الْاٰمِنِیْنَ﴾ (۲۳۶)

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کُل

مذہب سے بڑھ جائے اللہ اُسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ

رہے گا اور اس کے لئے عذابی کا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

(۹) مقام ایہ اء: ﴿اِنَّ الْاٰمِنِيْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعْنَهُمُ اللّٰهُ لَبِی الْاٰمِنِیْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ (۲۳۷)

ترجمہ: بے شک جو ایہ اء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر لعنت

ہے دنیا و آخرت میں۔ (کنز الایمان)

خدو محمد ہاشم ٹھٹھوی کا بیان مکمل ہوا۔ (۲۳۸)

۲۳۲۔ سورۃ الفتح: ۴۸/۱۰ ۲۳۳۔ سورۃ الانفال: ۸/۲۴

۲۳۴۔ سورۃ المائدۃ: ۵/۸۷ ۲۳۵۔ سورۃ المائدۃ: ۵/۵۵

۲۳۶۔ سورۃ النساء: ۴/۱۴ ۲۳۷۔ سورۃ الاحزاب: ۳۳/۵۷

۲۳۸۔ تفسیر ہاشمی (منظوم) پارہ ۵۔ سورۃ الانشراح: ص ۲۴۲، ۲۴۳ و نسخہ دیگر بحالت نشر، ص ۱۸۱، ۱۸۲

چند آیات کا ذکر کیا ہے آپ کی شان میں کثیر آیات وارو ہیں اور یہ بھی مشاہدہ فرمائیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ کو بنا معاملہ بنایا:

﴿وَاَوْحَيْنَا اِلٰی زَيْنَبَ وَ لٰكِنَ اللّٰهُ رَضِيَ﴾ (۲۳۹)

ترجمہ: اور اسے محبوب وہ خاک جو تم نے چنگی تم نے نہ چنگی بلکہ اللہ نے چنگی۔ (نکول ایمان)

﴿اِنَّ الْبَلٰغِيْنَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَئِنْ مَّا يَفْعَلُوْنَ اللّٰهُ﴾ (۲۴۰)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ (نکول ایمان)

﴿وَلَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنْفُسَكُمْ جَاءَتْكُمْ فَاَسْتَغْفِرُوْا اللّٰهُ وَ اَسْتَغْفِرْ لَكُمْ اللّٰهُ تَوَلَّوْا مَا ذُنُبَكُمْ﴾ (۲۴۱)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا ہر مان لیں۔ (نکول ایمان)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ "شفاعت شریف" میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیحہ ہے، بعض کہتے ہیں کہ (آپ ﷺ کے ذکر کی رفعت سے) انرا دوسرا (موضوع) ہے، بعض کہتے ہیں کہ (مطلب یہ ہے کہ) اسے محبوب (بندہ) مجھے یاد کرے گا تو میرے ساتھ بھی لگا کر لے گا۔ (جس طرح) کلمہ شہیدیں کہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اُن کے پاس اُن وقت میں حضور ﷺ کا ذکر کرنا دیتے ہیں۔ (۲۴۲)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل کا یہ فرمان حضور ﷺ کے لئے اُس کی بارگاہ میں عزت و عظمت شرافت اور آپ کی بزرگی پر بوی بخت ہے کیونکہ آپ ﷺ کے قلب مبارک کو ایمان و ہدایت کے لئے کھول دیا، علم و حکمت کی صیانت و حفاظت کے لئے وسیع کر دیا،

۲۳۹۔ سورة الاحقاف: ۸/۱۷

۲۴۱۔ سورة النساء: ۴/۶۴

۲۴۲۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۴

اور جاہلیت کے بوجھ کو آپ ﷺ سے دور کر دیا اور جاہلیت کی عادات و خصال کو جس پر یہ لوگ تھے اُن کا دُشمن بنا دیا، آپ ﷺ کے دین کو اُن کے دینوں پر غالب کر دیا اور آپ ﷺ کے رسالت و نبوت کے شرانگہ جو تبلیغ و رسالت کی صورت میں پیش آتے اُن سے آپ کو محفوظ کیا، اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا آپ نے اُن سب کو پہنچا دیا، اور آپ کو اعلیٰ مرتبہ عنایت فرمایا، آپ ﷺ کے کام کے ذکر کو اتنا کیا کہ اپنے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا نام ملایا۔ (۲۴۳)

حضرت قیامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے ذکر کو دنیا و آخرت میں اتنا بلند کیا کہ کوئی خلیفہ یا کلمہ شہادت کہنے والا یا نماز پڑھنے والا یا ہمیں جو اُشہد اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہ کہے۔ (۲۴۴)

ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایمان کی تکمیل ہی آپ ﷺ کے ذکر سے ہوتی ہے نیز کہتے ہیں کہ (مطلب یہ ہے کہ) میں نے آپ ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا ہے، لہذا جس نے آپ ﷺ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ (۲۴۵)

حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ:

وَمَا اَكُنْ اَنْ اُخَذَ بِالرِّسَالَةِ اِلَّا ذِكْرِيْ بِالْبُيُوْتَةِ (۲۴۶)

یعنی: میں تو اس لیے تمہاری رسالت کا اقرار کرے گا اُس نے میری ربوبیت کا اقرار کیا۔

بعض نے جو رُوئے اَنْ لَکَ ذِكْرُکَ (۲۴۷) سے مقام شفاعت بھی مراد لیا ہے،

۲۴۳۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۲

۲۴۴۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۴

ایضاً المواہب اللدنیة مع شرحہ للترغی، المقصد السادس، الشرح الاول، فی ذکر آیات متضمنة عظم قدره و رفع ذکرة الخ، ۳۱۳/۸

۲۴۵۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۴

۲۴۶۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۵

ایضاً المواہب اللدنیة مع شرحہ للترغی، المقصد السادس، الشرح الاول، فی ذکر آیات متضمنة عظم قدره و رفعة ذکرة الخ، ۳۱۳/۸

۲۴۷۔ سورة الانشراح: ۶۴/۴

اللہ عز وجل کے ذکر کے ساتھ حضور ﷺ کے ذکر کے قیل سے یہ بھی ہے کہ اللہ عز وجل کی اطاعت کے ساتھ حضور ﷺ کی اطاعت اور اللہ عز وجل کے کام کے ساتھ حضور ﷺ کا کام ملا کر بیان کرنا، چنانچہ اللہ عز وجل فرماتا ہے:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَآطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ (۲۴۸)

ترجمہ: اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو۔ (مکمل ایمان)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿إِطِيعُوا اللَّهَ وَطِيعُوا رَسُولَهُ﴾ (۲۴۹)

ترجمہ: اللہ و اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ (مکمل ایمان)

ان دونوں کو او مصطفیٰ کے ساتھ جو مشترک ہوتی ہے جمع کیا ہے، کلام میں حضور ﷺ کے سوا کسی کو اللہ عز وجل کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں۔ (۲۵۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے و فرماتے ہیں کہ اللہ عز وجل کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے مرتبہ کی ایک یہ بھی شان ہے کہ اللہ عز وجل نے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا، چنانچہ فرماتا ہے:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (۲۵۱)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ عز وجل کا حکم مانا۔ (مکمل ایمان)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿إِنْ قُتِلْتُمْ فَجَبْتُمْ اللَّهَ فَتَجَبُّوا إِلَيْهِ﴾ (۲۵۲)

ترجمہ: اے مجھ کو قتل کرنا تو کہہ لو کہ اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے

فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (۲۵۳)

چنانچہ ایک روایت کے مطابق جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار کہنے لگے کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو خدا (رب) بنالیں، جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ

۲۴۸۔ سورۃ آل عمران ۱۳/۳ ۲۴۹۔ سورۃ الحجۃ ۵۷/۷

۲۵۰۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۵

۲۵۱۔ سورۃ التباۃ ۸۰/۴ ۲۵۲۔ سورۃ آل عمران ۳۱/۳

۲۵۳۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۶

علیہ السلام کو خدا بنالیا۔ (۲۵۴) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کرنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل فرما کر ان پر مانبر داری کو رسول کی کفر مانبر داری کے ساتھ ملا دیا:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَاللَّهَ وَالرَّسُولَ﴾ (۲۵۵)

ترجمہ: تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا۔ (۲۵۶)

محمد برائے جناب الہی جناب الہی برائے محمد ﷺ
بہم محمد باندہ ہیں وصل ابد کا رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ
محمد کا دم خاص بہر خدا ہے سوائے محمد برائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے جو آنکھیں ہیں مٹھائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زبان پر محمد محمد خدائے محمد ﷺ

۳۹۔ ﴿أَفِطْرَتَكَ الْخُفُوٰ۟۟ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۚ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ﴾ (۲۵۷)

ترجمہ: اے نبی! تجھے اپنے رب سے محبت ہے! بے شک ہم نے تمہیں بے شاربو خیاں عطا فرمائیں، تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو، بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔ (مکمل ایمان)

شانِ محمدی: ابن سعد و ابن عساکر نے کلی کے طریق سے بروایت ابی صالح و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی ہے کہ جب مکہ میں آپ ﷺ کے فرزند ارشد حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو عباس بن ابی سفیان نے کہا: "قَدْ انْقَطَعَ نَسْلُكَ فَهَوَّ أَبْتُ" بے شک اس کی نسل منقطع ہوگئی تو وہ "ہبتر" ہے جو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ (۲۵۸)

۲۵۴۔ آخر حہد بن المنذر عن معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۲۵۵۔ سورۃ آل عمران ۲۲/۳

۲۵۶۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول، ص ۲۶

۲۵۷۔ سورۃ التکوثر ۱۰۸/۳

۲۵۸۔ اسی طرح تفسیر البیہقی، ۵۴۱/۴، تفسیر القرطبی، ۲۲۲/۲۰/۱۰، تفسیر لمطہری،

۲۱۲/۳، تفسیر ابن کثیر، ۷۴۱/۴، اور اسباب النزول للواحیدی، ص ۴۹۵ میں ہے۔

اگر شافریا: یا انا یعنی ہم نے جو زمین و آسمان کے خالق و مالک ہیں اے حبیب! ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا ہے جو چیز ہم عطا فرمانا چاہیں اُسے کوئی روک نہیں سکتا جو چیز ہم عطا فرما دیں اُسے کوئی چھین نہیں سکتا۔

یہاں ”اَنْحَنَّا“ کی جگہ ”اعطینَا“ مذکور ہے ان دونوں کے مفہوم میں بہت فرق ہے۔ ”اعطی“ کے لفظ کی انہی تحقیق کرتے ہوئے علامہ ابن عسکون فرماتے ہیں:

اعطی کہتے ہیں اپنے ہاتھ سے کوئی چیز کسی کے حوالے کر دینا۔ (۲۵۹)

اس تحقیق کے مطابق آئیہ کریمہ کا مفہوم یہ ہوا کہ ہم نے اپنے وسیع قدرت سے ”کوثر“ آپ کے حوالے کر دیا، آپ کو اس کا مالک بنا دیا، علامہ شیشا پوری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اس آیت کی ابتداء ”اِنْ“ سے کی گئی ہے جو تاکید پر دلالت کرتا ہے، پھر ضمیر جمع ذکر کی گئی ہے جو تنظیم کا مفہوم دیتی ہے، نیز یہاں ”اعطاء“ کا لفظ استعمال ہوا ہے ”عطاء“ کا نہیں، اور ”اعطا“ میں ملکیت پائی جاتی ہے، ”عطاء“ میں معنی نہیں پایا جاتا، پھر یہاں ماضی کا صیغہ ذکر کیا جو تحقیق پر دلالت کرتا ہے، یعنی یہ کام ہو گیا۔ (۲۶۰)

علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

یہاں ”اعطاء“ کا اسناد ضمیر محکم کی طرف کیا گیا ہے، ”عطاء“ کا نہیں، اس سے اُس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ”کوثر“ کو ”کوثر“ کا مالک بنا دیا۔ (۲۶۱)

کیا شان بخود دیتا ہے دینے والے کی اور کیا رفعت دینے والے کے لیے والا کی۔ (۲۶۲)
اب ذرا ”کوثر“ کو سمجھنے کی کوشش کیجئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس میں فضائل و مکارم کے کتنے سمندر سموئے گئے ہیں، چنانچہ علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

”کوثر“ کثرت سے ماخوذ ہے، اس کا وزن ”فعل“ ہے جو مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا معنی ہے کہ چیز کا اتنا کثیر ہونا کہ اُس کا اندازہ نہ لگایا جا

۲۵۹۔ لسان العربہ۔ حرف وء، فصل العین المعملہ ۶۸/۱۵

۲۶۰۔ تفسیر غرائب القرآن۔ سورة الکون ۱۲/۱۲۵

۲۶۱۔ تفسیر روح المعانی۔ سورة الکون ۱۸/۱۰۱، ۱۸/۱۰۰

نکسے۔ (۲۶۲)

اور علامہ طریقی لکھتے ہیں کہ جو چیز تعداد میں، قدر و قیمت میں اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو، اُسے ”کوثر“ کہتے ہیں (۲۶۳)

یہاں ایک چیز بڑی خواہ طلب ہے، وہ یہ کہ قاعدہ یہ ہے کہ موصوف اور صفت دونوں یکساں مذکور ہوتے ہیں لیکن یہاں ایک اُس کے برعکس ہے۔ ”کوثر“ جو صفت ہے وہ مذکور ہے لیکن اس کا موصوف مذکور نہیں اس میں کیا حکمت ہے، اس کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ایک چیز ”کوثر“ عطا کی ہوئی تو اُس کا ذکر کر دیا ہوتا، اگر چند چیزیں ہوتیں تو اُن کا بیان کیا جاتا، یہاں تو حالت یہ ہے کہ جو عطا فرمایا ہے وہ بے حساب عطا فرمایا، بس کا ذکر کیا جائے اور کس کا نہ کیا جائے، اس لئے صفت ذکر کر دی اور موصوف کو قاری کے ذہن پر چھوڑ دیا

کوثر کا مفہوم یہ ہے کہ اے حبیب! میں نے آپ کو جو جنتیں عطا فرمائی ہیں وہ بے حد دے رہا ہوں، جو دنیا، جہنم، جود جہنم وغیرہ درگزر، الغرض جن جہنم و جہنم سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا، وہ ایک سمندر ہے، جس کی حد کو کوئی پانچ نہیں سکتا۔

علامہ کرامی نے ”کوثر“ کی تفسیر میں متعدد اقوال ذکر فرمائے ہیں، (۲۶۴) چند یہاں بیان کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ”کوثر“ سے مراد جنت کی وہ بہر ہے جس سے جنت کی سب نہریں نکلتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمادی ہیں، اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”کوثر“ ایک نہر ہے جو تنہا رے نبی ﷺ کو عطا کی گئی“ (۲۶۵) اور حضور ﷺ نے فرمایا ”کوثر جنت کی ایک نہر جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، موتیوں اور یاقوت کا فرش بچھا ہوا ہے، اُس کی ٹہنی کتبوری سے زیادہ

۲۶۲۔ تفسیر روح المعانی، سورة (۱۰۸) الکون، الآية ۱۰، ۱۰/۶۶۲

۲۶۳۔ الجامع لاحکام القرآن۔ سورة (۱۰۸) الکون، الآية ۱۰، ۱۰/۶۶۲

۲۶۴۔ امام زرقانی کا لکھتے ہیں ”کوثر“ کی تفسیر میں تقریباً پانچ اقوال ہیں (شرح الترمذی علی المواہب المقصد السادس، النوع الاول، ۱۸/۳۳)

۲۶۵۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة (۱۰۸) الکون، رقم ۴۰۶۶۵، ۳/۳۲۷

خوشبو دار ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ مٹھا اور برف سے زیادہ شفاف ہے۔“ (۲۶۶)

(۲) اُس خوش کا نام (۲۶۷) جو میدانِ حشر میں ہوگا، جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی لبت کے پیاسوں کو سیراب فرمائیں گے، جس کے کناروں پر چیلے اِس کثرت سے ہوں گے جتنے آسمان پر ستارے ہیں (۲۶۸) تاکہ وہ حبیب ﷺ پر آکر کسی چیلے کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ اِس خوش کے بارے میں احادیث متواترہ مذکور ہیں، علماء کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ اِس کے چاروں کونوں پر خلفائے اربعہ (حضرت ابو بکر، و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تشریف فرما ہوں گے، جو شخص اُن میں سے کسی کے ساتھ بغض رکھے گا اُسے خوش کوڑ سے ایک گھونٹ بھی نہیں ملے گا۔

(۳) بوقت (۲۶۹) انبیاء علیہم السلام تو حضور ﷺ سے پہلے بھی تشریف لائے لیکن نبوتِ محمدیہ علیہ السّلام و النّقاء کے فیوض و برکات کی کثرت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، جو بے شمار دامن ساری نوریہ انسانی کو سمیٹے ہوئے ہے بلکہ آپ ساری کائنات کے نبی ہیں، آپ کا سحر رسالت زمان و مکان کی حدود سے آستان نہیں۔

(۴) کثرت سے مراد قرآن کریم ہے، (۲۷۰) انبیاء سابقین بھی صحائف اور کتابیں لے کر آئے، لیکن جو جامعیت اور اُہمیت اِس کی تعلیمات میں سے اِس کی نظر کہاں معلوم ہوا معارف کے خزینے اِس حقیقہ روشنہ و اہمیت میں ستور ہیں جو کہ ہر کلمہ سے روشن۔

(۵) اِس سے مراد دینی اسلام ہے۔ (۲۷۱)

۲۶۶۔ تفسیر ابن جریر، سورة الکثر، برقم: ۷۲۰/۱۲، ۲۸۱۸۰

ایضاً تفسیر ابن عاشور، سورة الکثر، ۵۰۳/۳۰

ایضاً اللؤلؤ المصنوع، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ ۱-۳، ۵۹۱/۱۰

۲۶۷۔ تفسیر ابن جریر، سورة الکثر، برقم: ۳۸۱۶۶، ۷۱۹/۱۲

۲۶۸۔ تفسیر ابن جریر، سورة الکثر، برقم: ۳۸۱۵۴، ۷۱۷/۱۲

۲۶۹۔ تفسیر ابن جریر، سورة الکثر، برقم: ۳۸۱۵۴، ۷۱۸/۱۲

ایضاً حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶

ایضاً تفسیر ابن عاشور، سورة (۱۰۸) الکثر، ۵۰۳/۳۰، ۲۰۳/۳۰

۲۷۰۔ تفسیر ابن جریر، سورة الکثر، برقم: ۳۸۱۵۴، ۱۸۸/۱۲

ایضاً حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶

۲۷۱۔ حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶

(۲) اِس سے مراد صحابہ کرام کی کثرت ہے (۲۷۲) جتنے صحابہ حضور ﷺ کے متبع کی و در سے نبی یا رسول کو اتنے صحابہ پیغمبر نہ آئے۔

(۴) اِس سے مراد رفیق و کسبہ (۲۷۳) ہماری کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جس طرح اِس ہی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ذکر کا ذکر کا کتب و لہجہ اِس کی مثال نہیں ملتی۔ امام اہلسنت فرماتے ہیں:

عرش پہ تازہ چھبیر چھاؤ، فرش میں طرفہ ووم حمام

کان جودہم لگائے تیری ہی داستان ہے

(۸) امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ”کثر“ سے مراد حضور ﷺ کے دل کا نور ہے جس نے آپ کی اللہ تعالیٰ تک رہنمائی کی اور اس سے ہر کم کار شریعت کو بردا (۲۷۴)

(۹) مقام محمود (۲۷۵) رو بہ پیش جب شیخ المذنبین شفاعت عامہ فرمائیں گے۔ ﷺ

(۱۰) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ”کثر“ کی تفسیر بیان کی، الخیر الکثیر (یعنی قدر کثیر) (۲۷۶)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا

”خبر لے کر آئے“ کہ ”کثر“ جنت کی ایک نہر کا نام ہے تو آپ نے فرمایا وہی اِس خبر کثیر میں

علیہ السلام ملے گی ”کثر“ کے بارے میں متعدد اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری ظاہری و باطنی نعمتیں ”کثر“ میں داخل

ہیں، ظاہری نعمتوں سے مراد دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور باطنی

۲۷۲۔ حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶، ۱۰۳/۳۰

۲۷۳۔ حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶، ۱۰۳/۳۰

۲۷۴۔ حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶، ۱۰۳/۳۰

۲۷۵۔ حاشیہ الصّافی علی تفسیر الحلّالین، سورة (۱۰۸) الکثر، الآیۃ: ۳۴۱/۶، ۱۰۳/۳۰

ایضاً تفسیر ابن عاشور، ۵۰۳/۳۰

۲۷۶۔ ان میں سے اکثر اقوال تصحیح احکام القرآن ۲۱۷/۲۰۱، ۲۱۷/۲۰۱ میں مذکور ہیں

۲۷۷۔ صحیح البخاری، کتاب الصّیو، سورة ﴿وَإِنَّا أَفْطَنُكُمُ الْكُتُوبِ﴾، برقم: ۴۹۶۶، ۲۳۷/۳

ایضاً المعتمد للإمام احمد: ۱۱۲/۲

ایضاً المُنْتَقَاةُ الکُبْرٰی لِلسَّیْفِی، کتاب التفسیر، سورة الکثر، برقم: ۱۱۱۶، ۳۴۱/۶، ۱۰۳/۳۰

و فی نسخة أخرى، برقم: ۱۱۷/۴

نفتوں سے مراد وہ علم لدنی ہیں جو بغیر عجب کے شخص فیضان الہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ (۲۷۸)

علامہ قرطبی نے بھی اس سے ملتی تشریح کی ہے (۲۷۹) اور علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں: ”کمز“ سے مراد حیر کثیر ہے اور دنیوی و دُور دنیوی تئیں جن میں فضیلتیں اور فضائل سب شامل ہیں اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ احادیث میں ”کمز“ کا یہ نہر بتایا گیا ہے یہ بطور محسوس ہے۔ (۲۸۰)

امام اہلسنت فرماتے ہیں:

إِنَّمَا أَفْطَلَيْتُكَ الْكُمُوفُ ساری کثرت پاتے یہ ہیں (الاستعداد)
امام سیوطی نے لکھا ہے کہ نبی ﷺ نے ”کمز“ کی تفسیر حوض کے ساتھ فرمائی جو قیامت کے دن مؤقف میں ہوگا اور اُس نہر کے ساتھ فرمائی جو جنت میں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ متواترہ میں ہے لہذا اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ (۲۸۱)

پہلے آتی ہے پاپاں نمایاں۔ سائے صیب کو سر فراز فرماتے کا ذکر کیا، اب اُن انعامات احسانات کا شکر ادا کرنے کی تلقین ہو رہی ہے، چنانچہ ارشاد ہوا، اے صیب! اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کرو اور اُن کی خاطر قربانی دیا کرو، تم فہم کھاتے تو اللہ تعالیٰ کا ہیں، چاہتے ہو کہ ان کی نعمت کے گدوں پر ہیں، بشود نماں کے خوش الحلقہ کرم میں پاتے ہیں، یہ سب کچھ ان کا ادا کرتے ہیں، عبادت مہجور باطل کی کرتے ہیں، قربانیاں انہوں نے کما کر دی ہیں۔

اے محبوب کرم! یہ سب سے بڑی ناشکری اور کفر امتی ہے۔
(فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَافْتَخِرْ)

ترجمہ: تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھا اور قربانی کر۔ (کمز الامان)

ترتیب مضمون کے طور پر ہے جو اس کے بعد ہے یا جو اس سے پہلے گزرا تو اگر آپ ﷺ کو حق تعالیٰ نے بے شمار خوبیاں عطا کیں جیسا علیہ (الکفر) کے ذکر میں گزرا، جو جہانوں میں کسی ایک کو ہرگز نہ دیا گیا ہو، عظیم ماسور ہے (جس کا حکم دیا گیا) ہے یعنی آپ ﷺ پر لازم و واجب ٹھہرتا ہے کہ سب اہل ارشاد کریں (قول فرمائیں)، یعنی اپنے پروردگار کے

۲۷۸۔ تفسیر روح البیان، سورۃ (۱۰۸) الْکُوفُ، الآية: ۱، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰،

بیان اسے محیط کیسے ہوا ایک قول یہ ہے کہ اسے محبوب! جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں ساتھ ہی تمہارا ذکر ہو گا تمہارا ذکر اذانوں میں کوئی گناہ و گنہگاروں پر پلے ہو گا، قیامت تک آپ ﷺ کا بکثرت ذکر ہو گا، آپ پر آپ کا رب اس کے فرشتے اور تمام مومنین و مومنات کو سلام کی کثرت کریں گے۔ اور میری آخرت تو میرا وہ آپ کی شان مجبویٰ اور عظمت کا اظہار کا حق حقیقی دن ہے۔

شافعی: اسم فاعل ہے اور مفعول نے کہا کہ باطنی کے معنی میں ہے تو مطلب یہ ہے اگر کوئی بحالہ کفر بغض رکھے پھر ایمان لائے اور آپ ﷺ کو محبوب رکھے تو وہ اس و غیر سے خارج ہے، جیسا کہ بغض اکابر صحابہ کے معاملہ میں ہے کہ اول و غیر و مخالف تھے پھر ایمان لا کر جان نثار بن گئے، اُن کا نفور میں آپ ﷺ برسرے یہاں تک کہ اپنی جان سے بڑھ کر محبوب و مطلوب ہو گئے اور حق یہ کہ ایمان کی روح داخل آپ ﷺ کی محبت ہی تو ہے اور جو محبت رسول اللہ ﷺ سے خرم ہے وہ مومن ہی نہیں ہو سکتا (۲۸۰)

یہ ہے شانِ مصطفیٰ ﷺ، دشمن گناہی کرتا ہے رجب خداوندی جوش میں آ جاتی ہے دشمن کو عذاب کا مژدہ دینا چاہتا ہے اور محبوب کریم ﷺ کل طرح کی تہمتیں یا دولا کر خوش فرمایا جاتا ہے۔ فکل بشر میں ثور الہی اگر نہ ہو کیا قدر اس خیرہ ماہِ مدہ کی ہے جس دل میں یہ نہ وہ جگہ جو تک نہ ہو

۳۵۔ ﴿ثَبَّتْ يَدَايَ أَبِي لَهَبٍ وَثَبَّتْ مَا أَهْلِي عَنْهُ عَذَابُهُ ذَاتَ ظُلْمٍ فَسُحُورِي نَارًا دَامَتْ لَهَبٌ وَهُوَ غَدَقَتْ مِنْ عَذَابِ الْعَذَابِ فِي يَوْمِ ذُنُوبِهِ﴾ (۲۸۱)

ترجمہ: تاجہ ماہ جہاں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تاجہ ہوئی اور اُسے بھرے کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنسا ہے پیٹ مارتی آگ میں وہ دھنسا ہے اور اس کی جوار لکڑیوں کا گھاس پر اٹھاتی، اُس کے گلے میں بھجوری پھال کا رسا۔ (سُورَةُ الْاِيْمَانِ)

شانِ نوحول: امام احمد، بخاری (۲۸۷)، مسلم (۲۸۸) و ترمذی (۲۸۹) نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو ارشاد فرمایا:

۲۸۵۔ تفسیر الحسنات، الجزء الثلاثون، سورة الكوثر، ۱۵۴/۷

۲۸۶۔ سورة الفلق: ۱/۱۱۱

۲۸۷۔ صحيح ليخزري، كتاب التفسير، باب تفسير سورة الفلق، رقم: ۹۷۲، ۳۲۹/۳

۲۸۸۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب في قوله تعالى: ﴿وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ الْآفَاقِينَ﴾، رقم: ۲۸۸، ۴۷۸، ۳۳۰، ۱۲۴، ص ۲۰۸

۲۸۹۔ سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورة ثبت، رقم: ۳۳۶، ۴۳، ۲۹۰، ۲۹۱

﴿وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ الْآفَاقِينَ﴾ (۲۹۰)

ترجمہ: اور اے کفر سے محبت والے! تمہاری سزا تو رشتہ داروں کو ڈرائے۔ (سُورَةُ الْاِيْمَانِ)

نازل ہوئی تو حضور ﷺ کو عطا ہوا چڑھ کر میری غیر، بنو عدی سرادان قریش کو بلانا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ سب کے سب جمع ہو گئے، جو شخص خود نہ آ سکا اس نے اپنا کوئی آدمی بھیج دیا تاکہ دیکھ کیوں جمع کیا جا رہا ہے، تو ابولہب اور سب قریش آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے، مگر میں تمہیں خبروں کے دوا کی کہ اس بار ایک عظیم تر قسم کے عذاب کا ارادہ رکھتا ہے، تو کیا تم میری تصدیق کرو گے سب بولے ہاں، ہمیں آپ سے بجز چٹائی و بھلائی کے اور کوئی تجربہ ہی نہیں، ارشاد فرمایا تو میں تمہارے لئے مذہبوں، اور تمہیں آنے والے عذاب شدید سے ڈراتا ہوں، تم قریش کے باز آ جاؤ، ابولہب نے اپنے ہاتھ بندھ کر اٹھ کر اشارہ کیا، اور بولا: تَبَّ لَكَ اَمَّا حَتَمًا اِلَّا اِيْهَا وَمَسِيئًا، اللہ تمہیں تباہ کرے کیا اس لئے ہمیں جمع کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

اس پر یہ سورت نازل ہوئی، چونکہ ابولہب نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تھا کہ میں تمہارے لئے آگ کے دونوں پہلوؤں کا ذکر خصوصیت سے آیا۔

ترجمہ: اے ابولہب! کیا گیا ہے کہ ابولہب کی بیوی اُمّ جمیل بنت حرب کاٹنے اٹھا کر لاتی تھی اور اُس کے پیچھے رہتا تھا، راستے میں بچھاؤ دیتی تھی تو اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ (۲۹۱)

مفسرین علما کا خیال ہے کہ ”ثَبَّت“ یہ جملہ خبریہ ہے، اور ”تَبَّ“ بھی جملہ خبریہ اور اس کے ساتھ ”لَكَ“ کے ساتھ یہ علامہ قرطبی نے ”فَرَاءَ“ کا قیول لکھ لیا ہے کہ ”ثَبَّتْ يَدَايَ“ اس کے خلاف دعا ہے اور ”تَبَّ“ جملہ خبریہ ہے، پہلے فرمایا دیا ہو جائے گا پھر تباہ دیا ہو گیا:

”قال الفراء: التَّبُّ الْأَوَّلُ: دَعَا، وَالتَّابِيُّ خَيْرٌ“ (۲۹۲)

یعنی فرماتے کیا: پہلا ”تَبَّ“ دعا ہے اور دوسرا خبر ہے۔

قاضی شاعر اللہ پانی پتی بھی تفسیر میں فرماتے ہیں:

إِعْبَارٌ بِعَدِّ إِعْبَارِ التَّائِيدِ، أَوِ الْأَوَّلَى دَعَايَةِ وَالتَّابِيُّ إِبْرَاقِيَّةٌ وَالتَّعْبِيرُ بِالْمَاضِي لِتَحَقُّقِ وَقْعِهِ (۲۹۳)

۲۹۰۔ سورة الفجر: ۲۶/۲۱

۲۹۱۔ الرازي، الألف: لم يحمل وما نزل فيها، ۱۱۱/۲

۲۹۲۔ الجامع لأحكام القرآن، سورة (۱۱)، المسند، الآية: ۱۰۰، ۲/۲۰، ۳۳۶

۲۹۳۔ تفسير المظهری، سورة الفلق: ۱۰، ۳۵۲

یعنی، خبر کے بعد خبر تاکید کے لئے ہے، یا پہلا دعائیہ ہے اور دوسرا اختیاریہ اور ماضی سے تعبیر کرنے کی وجہ اس کے وقوع کا تحقق ہے۔

ابولہب کا نام عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کا چچا تھا، آپ ﷺ سے خستہ عداوت و مینا در رکھتا تھا، ابولہب اس کی تکلیف دہی اور تکلیف سے ذکر کرنے میں اشارہ ہے کہ وہ جتنی ہے کہ لبہ حقیقی تو وہ ہے جو لب جنہم ہے، ”لہب“ کے معنی شعلہ، لپٹ کے ہیں اور ایسی طرح کا ذکر اس کے حال کے مناسب تھا۔
یہ شخص بہت کورا (بظاہر) خوبصورت تھا اس کا چہرہ لگا روں کی طرح دمسک تھا، اس وجہ سے اُسے ابولہب کہتے تھے۔

”المصنوع“ میں طائر بخاری سے منقول ہے کہ میں لوگوں کے درمیان ذوالجناز کے بازار میں موجود تھا، میں نے ایک شخص کو بیان کرتے سنا جو لوگوں کو کہہ رہا تھا، اے لوگو! کوئی اللہ (باللہ) کہو اور کاسیا یا بولناں پاؤ، اس کے پیچھے ایک اور شخص کو دیکھا کہ اُسے پھر مانتا ہے جس سے اُس کی چڑلیاں اور پاؤں کی جڑیں خون آلودہ رہی تھیں، وہ لوگوں سے کہتا تھا، یہ شخص جھوٹا ہے تم اس کی تصدیق نہ کرو، اسے سچا نہ جانو، تو میں نے پوچھا وہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ مجھ (ﷺ) ہیں جو جی کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، اور یہ سچا ہے؟ انہی کا چچا ابولہب ہے جو یہ سچ تو نہیں نہیں جھوٹا جانتا ہے۔ (۹۶:۱۰۰)
اُس کے خلاف یہ دعائیں کی مکمل بلاکت کے لئے لکھی گئیں تھیں کہ یہ دونوں امور کے بارے میں خبریوں، کہ ”قیئت“ سے مراد اس کے خلاف دعائیہ ہے جو قریشی کے کس کی دغا باری ہوئی تو ”قُب“ میں دوسری خبر ہے کہ وہ آخرت میں بھی یقینی طور پر جہنم اور جہنم کے دروازے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابولہب نے کہا اگر میرے بیٹے اپنے قول میں سچا ہے تو میں اپنا مال و اولاد اپنی جان کے بدلے فدیہ کر دوں گا تو یہ آیت نازل ہوئی، (۹۶:۱۰۰) جس میں اُس کے قول کی تردید ہے کہ اُس کا مال اُس سے جاری اور عذاب کو نہیں روک سکے گا، اور وہ عذاب سے ہرگز نہ بچ سکے گا، ابولہب بڑا دولت مند تھا، یہ کہہ کے چار دولت مندوں میں سے ایک تھا، اُس کے پاس آٹھ سیر سے زیادہ دھن کی اینٹیں تھیں دیگر جائیداد و سامان، مال و سونے اس کے ماسوا تھے اور صاحب اولاد بھی تھا، اُس کے کئی بچے تھے

جو اُس کی موجودگی میں پورے جوان تھے، جب یہ سورت نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں (جن کی شادی نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں سے ہو چکی تھی) سے کہا ان دونوں کے لئے میرا سر اور تم دونوں کا سر حرام ہے اگر تم نے محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دی، تو میں اپنی جائیداد سے عہد کر دوں گا، عہد اور عہد کے گھر حضور ﷺ کی دونوں صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں، عہد نے باؤب حاضر خدمت ہو کر حضرت رقیہ کو طلاق دی، لیکن عہد نے گھناؤنے طور پر طلاق دی اور اپنے گھسے کفر اور باطنی خیانت کا اظہار بھی کیا، جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رنج و آہ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”فانکلفتم سبطاً علیہ علیہ بن کلاب“، یعنی، اے اللہ! انہوں میں سے کوئی کنائیں پر مسلط کر دے۔

ابولہب اُس وقت وہاں موجود تھے، تو انہوں نے کہا اے مراد زادے! میرے خلاف اس سے تجھے کون بچا سکے گا، وہ اپنے سامان تجارت کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوا، ابولہب نے اپنے نوکروں سے کہا کہ رات کو خیر کو اپنے درمیان میں سلا، اتفاق سے ایک جنگل میں آئے، ہو گئی، سب سو گئے، جنگل سے شیر نکلا، سب کا منہ سو گھٹا ہوا چھوڑنا گیا جب صبح ہوئی تو وہاں اُسے پھاڑ کر رکھ دیا۔ (۹۶:۱۰۱)

ابولہب کے واقعے کے باعث جب بد رشتہ شریک نہ ہوا، لیکن بد رشتہ تک شکست کے بعد کدو صرف ایک آدمی نماز راہوگا، کہ اس کے جسم پر ایک نہر پلا چھلا نکلا (العسد) چیچک دانہ اور دوا، چھروں میں اس کے سارے جسم میں پھیل گیا، ہر جگہ سے بدبو اور بپھرنے لگی، کشتہ گل گل کرنے لگا اُس کے بیٹوں نے جب دیکھا تو اُسے ایک متحدہ بیاری لگی تھی جو انہوں نے اُسے اپنے گھر سے باہر نکال دیا، اور ترپے ترپے اُس نے جان دے دی، اب اُس کی نعش کو کھانے لگانے کے لئے کوئی عزیز اُس کے کرب نہ کیا، تین دن تک اُس کی لاش پڑی رہی جب اُس کے تحفے اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے تو اس کے بیٹوں کو کشتہ ملامت کی، تب انہوں نے چند حشیشی غلاموں کو اس کی لاش کھانے لگانے پر مقرر کیا، انہوں نے ایک گڑھا کھودا، اور گڑھوں سے اُس کی لاش کو کھیل کر اس گڑھے میں پھینک دیا اور اوپر پتھر ڈال کر ڈھک دیا (۹۶:۱۰۲) یہ اللہ کے غضب کی مارتھی، جس سے اُس کا سارا خرد و بکسر سمار ہو کر رہ گیا، جس اولاد پر

اور مال پر اس کو کفر تھا، سب نے بے پارودہ دگا رچھڑ دیا، اس طرح سے گستاخ رسول اللہ ﷺ کا انجام سب تکفار نے دیکھا لیکن پھر بھی اپنے کفر و ستادے باز نہ آئے۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ خُطْبَةٍ وَمِنْ خُطْبٍ رَّسُولُهُ ﷺ

﴿سُتُفْضَلُ نَارًا خَالَتْ لَهَبٍ﴾ اب دھنسا ہے، لپٹ مار لی آگ میں وہ یعنی جلد ہی آخرت میں ہر نوع جہنم میں ضرور داخل ہوگا، اور اس کی آگ میں جلے گا، یعنی شعلے مار لی ہمز کی آگ میں جلے گا۔

ابوہب کی بیوی کا نام آؤ تو تھا اور کنیت اُمّ جمیل تھی، ایک آنکھ سے کانٹا تھی، انتہائی بخیل تھی، حرب بن اُمیہ بن عبدالمطلب کی بیٹی تھی، ابوسفیان بن حرب کی بہن تھی، نبی کریم ﷺ سے خست عداوت و دشمنی رکھتی تھی اور آپ ﷺ کی ایذا رسالتی کے لئے خواہر پر کاٹوں کا گھٹا لاکر آپ ﷺ کی گزرگاہ پر ڈالتی تھی کہ آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو تکلیف ہو، دشمنی ہو، دولت مند اور انتہائی مالدار ہونے کے باوجود خود ہی یہ کام کرتی تھی (۶۸۸) جس سے اس کی شکایت اور عداوت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

صدور افاضل لکھتے ہیں باوجودیکہ بہت دباؤ اور بڑے گھرانے کی بیوی لیکن تیرے عاقلانہ کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کاٹوں کا گھٹا لاکر رسول کریم ﷺ کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور ﷺ کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو، اس کی ایذا رسالتی اس کا اتنی بیکاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی (۶۸۹) ایسے ہی بد بختوں کا حال اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے:

﴿وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكْفِرِينَ الضَّالِّينَ ۖ يَنْتَوُونَ مِنَ الْحَبِيبِ وَيُحِيقُونَ

نُصْلَهُ جُنُوجًا ۖ﴾ (۳۰۰)

ترجمہ: اور اگر گھٹلانے والے کفر ہوں میں سے ہو، تو اس کی مہمانی گھسول پانی اور ہیز کی آگ میں دھنسا نا۔ (تکواریمان)

ابن جریر ابن ابی حاتم نے ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ابوہب کی بیوی اُمّ جمیل حضور ﷺ کے راستوں میں کانٹے وغیرہ ڈالتی تھی تاکہ آپ دشمن ہو جائیں، اور آپ کو

۲۹۸۔ تفسیر روح المعانی، سورۃ (۱۱۱) المائدہ، ۱۰/۲۰/۲۸۸

۲۹۹۔ خزائن العرفان، سورۃ (۱۱۱) المائدہ، ص ۷۱۵

۳۰۰۔ سورۃ الواقعة ۶۶/۵۶ تا ۹۴

تکلیف پہنچے۔ خنساک، نکر مرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی مقول ہے۔
قادرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ﴿خُتْمَالَةُ الْخُطْبِ﴾ سے مراد ہے پتھلیاں کھانے والی یا لگانا کی کھائی کر کے عداوت کی آگ میں پھیلانے والی۔

ابن جریر کا قول ہے: ﴿خُتْمَالَةُ الْخُطْبِ﴾ یعنی محو ہوں کا بوجھ اٹھانے والی۔
قصی کا قول ہے کہ اُمّ جمیل ایک مضبوط رتے سے گلا یوں کا گھٹا باندھ کر لاتی تھی، ایک روز تھک کر ایک پتھر پر سانس لینے کے لئے ٹھہر گئی، پیچھے سے ایک فرتشہ نے رتی کھینچ کر اس کو ہلاک کر دیا۔ (۳۰۱)

قادرہ اور ابن مسنب کا قول ہے کہ اس کے گلے میں بڑا ہوا چمچی ہمارا ہے جس کے بارے میں وہ کہتی تھی کہ اسات خنزری کی قسم کہ اسے آپ ﷺ کی دشمنی میں ضرور شہید کر دیں گی (۳۰۲)
روایت میں ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو وہ بڑی براہِ فہم و خدہ ہو کر ابوہب کو صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد حرام میں تھے، اور اس کے لئے تمہ میں ایک بڑا پتھر تھا تو وہ بولی مجھے فری ہے کہ تمہارے صاحب نے میری بھوک (بد) میں کھانسی ہوئی (کیوں کہنے لگی) تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اندھا کر دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گھسول پانی اور ہیز کی آگ میں دھنسا کر رسول کریم ﷺ کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور ﷺ کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو، اس کی ایذا رسالتی اس کا اتنی بیکاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی (۶۸۹) ایسے ہی بد بختوں کا حال اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے:

﴿وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكْفِرِينَ الضَّالِّينَ ۖ يَنْتَوُونَ مِنَ الْحَبِيبِ وَيُحِيقُونَ

نُصْلَهُ جُنُوجًا ۖ﴾ (۳۰۰)

ترجمہ: اور اگر گھٹلانے والے کفر ہوں میں سے ہو، تو اس کی مہمانی گھسول پانی اور ہیز کی آگ میں دھنسا نا۔ (تکواریمان)

ابن جریر ابن ابی حاتم نے ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ابوہب کی بیوی اُمّ جمیل حضور ﷺ کے راستوں میں کانٹے وغیرہ ڈالتی تھی تاکہ آپ دشمن ہو جائیں، اور آپ کو

۲۹۸۔ تفسیر روح المعانی، سورۃ (۱۱۱) المائدہ، ۱۰/۲۰/۲۸۸

۲۹۹۔ خزائن العرفان، سورۃ (۱۱۱) المائدہ، ص ۷۱۵

۳۰۰۔ سورۃ الواقعة ۶۶/۵۶ تا ۹۴

۳۰۱۔ تفسیر المصنف، الجزء الثانی، سورۃ المائدہ، ۱۰/۲۰/۲۸۸

۳۰۲۔ تفسیر المصنف، الجزء الثانی، سورۃ المائدہ، ۱۰/۲۰/۲۸۸

